حَسْبُنَا اللّٰہِ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

پند نامہ منظوم مترجم

مصنف: حضرت مولانا شیخ فریدالدین صاحب عطارؒ

مترجم: مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی
دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

حَسبُنَا اللهُ وَنِعمَ الوَكِیل

پندنامہ منظوم مترجم

مُصنّف: حضرت مولانا شیخ فریدالدین صاحب عطارؒ

مترجم: مفتی کفیل الرحمن نشاط عثمانی
دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ
اقراسنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

شیخ فریدالدین عطارؒ کا شمار ان ممتاز و نامور علمائے روزگار میں ہے جن کی شہرت چاردانگِ عالم میں پھیلی اور جن کے مواعظ و نصیحتوں سے صرف مشرقی اقوام نے ہی استفادہ نہیں کیا بلکہ اہلِ مغرب بھی مستفیض ہوتے۔ وہ ایسی حیاتِ جاوید کے مالک ہیں کہ اُن کی شہرت مرورِ ایام کے ساتھ دن دونی رات چوگنی ہوجاتی ہے، وہ ایک ایسا چراغ ہیں جس کی روشنی پر نہ انقلاباتِ وقت کا اثر پڑتا ہے نہ تیز آندھیاں اسے بجھا پاتی ہیں بلکہ جس قدر دائرہ علم و تحقیق وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ان کی پاکیزہ حیات اور صلاحیتوں کے اوراق کھلتے جاتے ہیں اور بے اختیار لوگوں کو ان کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ان کے یہاں ادب کی اعلیٰ درجہ کی چاشنی بھی ہے، اُونچے درجہ کا تصوف بھی، اخلاق و جواہر پارے بھی، ان اوصافِ عالیہ کو شیخ نے اپنے اشعار میں اس طرح سمویا کہ اہلِ معرفت اور صاحبِ بصیرت حضرات ان سے تسکین روح و قلب کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔

شیخ کی جائے پیدائش نیشاپور کا گدکن نامی قصبہ ہے، یہیں شیخ ۵۱۳ھ میں رونق افروز عالم ہوتے۔ ان کے والد ابراہیم ابن اسحٰق نے ان کا نام نور محمد رکھا فریدالدین لقب اور ابوحامد کنیت ہے۔

عطار سے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا آبائی پیشہ یہی تھا، ابراہیم ابن اسحٰق والدماجد

اپنے وقت کے معروف عطّار تھے۔ شیخ بھی آغاز عمر میں یہی کام کرتے تھے اسی زمانہ میں آپ نے طب کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور طبیب کی حیثیت سے بھی لوگوں کیلئے نفع رساں ثابت ہوئے۔

اپنے کام کے دوران شیخ کی تکمیل تصوّف اور تصانیف کی طرف کامل توجہ رہی، رنگِ تصوّف غالب آیا تو شیخ دوکان کا مال واسباب خیرات کر کے سیاحت کے لیے نکل گئے۔

شیخ کی خصوصیات میں یہ خصوصیّت نمایاں اور ممتاز ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر تالیفات و تصانیف سے غافل نہیں ہوتے۔ نتیجتاً بہت سی نادر روزگار کتابیں " اسرار نامہ، الہی نامہ، مصیبت نامہ، جواہر الذات وصیت نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، شتر نامہ، مختار نامہ، شاہنامہ، منطق الطیر، پند نامہ" بطور علمی یادگار چھوڑ گئے۔

شیخ کے انتقال کی تاریخ کے بارے میں مختلف قول ہیں، مولانا جامی نے سن وفات ۶۲۷ھ لکھا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مشہور چنگیزی فتنہ کے دوران ایک مغل نے لاعلمی میں انہیں شہید کر دیا لیکن جب اسے ان کے مقام اعلیٰ اور بزرگی سے واقفیت ہوئی تو اپنی غلطی پر شرمندہ ہوا اور اسلام قبول کر کے قبر کا مجاور بن گیا۔

شیخ کا مزار نیشاپور کے اطراف میں اب تک ہر طبقۂ اشخاص کا مرجع ہے بعض حضرات نے شیخ کی طرف شیعیت کا انتساب کیا ہے مگر ان کے اشعار سے ان حضرات کے لغو خیال کی تردید ہوتی ہے۔

کفیل الرحمٰن نشاطؔ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در حمد باری تعالےٰ عزّ اسمہٗ

اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف میں

حمد بے حد مر خدائے پاک را
بیشمار تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے
آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را
جس نے انسان کو ایمان کی دولت عطا فرماتی

آنکہ در آدمؑ دمید او روح را
جس نے حضرت آدمؑ کے پتلے میں روح ڈالی
داد از طوفاں نجات او نوحؑ را
حضرت نوحؑ کو طوفان سے نجات دی

آنکہ فرماں کرد قہرش باد را
جس نے ہوا کو اظہار غضب کا حکم فرمایا
تا سزائے کرد قومِ عاد را
تاکہ قوم عاد کو ان کی نافرمانی کی سزا دے

آنکہ لطفِ خویش را اظہار کرد
جس نے اپنے لطف کا اظہار کیا
بر خلیلش نار را گلزار کرد
حضرت ابراہیمؑ کیلئے آگ کو گلزار بنا دیا[۱]

آں خداوندے کہ ہنگامِ سحر
وہ آقا جس نے صبح کے وقت
کرد قومِ لوط را زیر و زبر
حضرت لوط کی قوم کو[۲] ہلاک و تہ و بالا کیا

سوئے او خصمے کہ تیر انداختہ
جسکی طرف دشمن نے تیر[۳] اندازی کی تو
پشۂ کارش کفایت ساختہ
اسے ایک مچھر سے ہلاک کرا دیا

---

۱ اور نمرود کا حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنا بے سود رہا ۱۲
۲ انکی بدکاری و نافرمانی کے باعث ۱۲
۳ نمرود نے اپنی خرد ماغی اور سرکشی کی بنا پر ۱۲

آنکہ عدا را بدریا در کشید!

جس نے دشمنوں (فرعون اور قوم فرعون) کو دریا میں

چوں عنایت قادرِ قیوم کرد

جب قادر و قیوم اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی

با سلیمانؑ داد ملک و سروری

حضرت سلیمانؑ کو ملک و سرداری عطا کی

از تنِ صابر بکرماں قوت داد

حضرت ایوبؑ کے بدن سے کیڑوں کو رزق عطا کیا[۵]

آں یکے را ارہ برسر می کشد

وہ جو ایک کے سر پر آرہ چلوا دیتا[۶] ہے

او ست سلطاں ہرچہ خواہد آں کند

وہ بادشاہ کہ جو چاہے کرے

ہست سلطانی مسلّم مر او را

اسی کی بادشاہت مسلّم ہے

آں یکے را گنج و نعمت میدہد

وہ ایک کو خزانہ اور نعمت عطا فرماتا ہے

آں یکے را زر دو صد ہمیاں دہد

وہ ایک کو سونے کی دو سو تھیلیاں دیدے[۸]

آں یکے بر تخت باصد عزّ و ناز

وہ ایک کو تخت پر بصد اعزاز و افتخار بٹھاتا ہے

ناقہ را از سنگِ خارا بر کشید

کھینچا اور جس نے سنگ خارا[۱] سے اونٹنی پیدا[۲] کردی

در کفِ داؤد آہن موم کرد

حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہے کو موم[۳] کردیا

شد مطیعِ خاتمش دیو و پری

اور انکی انگوٹھی کا جنات کو فرمانبردار بنا دیا[۴]

ہم ز یونسؑ لقمۂ باحوت داد

حضرت یونسؑ کو مچھلی کا لقمہ بنایا[۶]

دیگرے را تاج برسر می نہد

دوسرے کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے

عالمے را در دمے ویراں کند

عالم کو ایک لمحہ میں ویران و برباد کردے

نیست کس را زہرۂ چون و چرا

کسی کو چون و چرا کی مجال نہیں

دیگرے را رنج و زحمت میدہد

دوسرے کو رنج اور تکلیف دیتا ہے

دیگرے در حسرتِ ناں جاں دہد

دوسرا روٹی کی حسرت میں مرجائے[۹]

دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز

دوسرے کا منہ فاقہ سے کھلا رکھتا ہے

---

۱ خاص نوع کا پتھر ۱۲ ۲ حضرت صالح کی اونٹنی ۱۲ ۳ حضرت داؤد زرہیں وغیرہ بناتے تھے اور لوہے کو جس طرح موڑنا چاہتے وہ موم کی طرح مڑجاتا تھا ۱۲ ۴ حضرت سلیمانؑ جنات پر بھی حکمران تھے ۱۲ ۵ مشہور ہے کہ حضرت ایوبؑ کے جسم مبارک میں کیڑے پڑ گئے تھے شیخ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے مگر روایت غیر معتبر ہے ۱۲ ۶ حضرت یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا مگر پھر بحکم ربانی جوں کا توں زمین پر اگل دیا ۱۲ ۷ حضرت زکریا کو لوگوں نے آرہ سے چیر دیا تھا ۱۲ ۸ بیشمار دولت بخش دے ۱۲ ۹ اور اسے روٹی بھی میسر نہ ہو ۱۲

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور
وہ ایک کو سنجاب و سمور (جانوروں) کی (بیش قیمت) کھال پہناتا ہے
دیگرے خفتہ برہنہ در تنور
(اور) دوسرے کو برہنہ (بے لباس) تنور پر سلاتا ہے

آں یکے بر بسترِ کمخاب و نخ
وہ ایک کو کمخواب و نخ (ریشمیں کپڑوں) کے بستر پر آرام کراتا ہے
دیگرے بر خاک خواری بستہ یخ
(اور) دوسرے کو ذلت کی برف آلود خاک دیتا ہے

طرفۃ العینے جہاں برہم زند
پلک جھپکتے عالم کو درہم برہم کر دیتا ہے
کس نمی آرد کہ آنجا دم زند
کسی کی مجال نہیں کہ دم مارے

آنکہ با مرغِ ہوا ماہی دہد
وہ جو پرندوں کو مچھلی عطا کرتا ہے
بندگاں را دولت و شاہی دہد
غلاموں کو دولت و بادشاہی بخشتا ہے

بے پدر فرزند پیدا او کند
جو بے باپ کے لڑکا پیدا کرتا ہے [1]
طفل را در مہد گویا او کند
بچہ کو گہوارہ میں قوتِ گویائی عطا کرتا ہے [2]

مردہ صد سالہ را حے می کند
سو سالہ مُردہ کو زندگی بخش دیتا ہے [3]
ایں بجز حق دیگرے کے می کند
یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون کر سکتا ہے

صانعے کز طیں سلاطیں مے کند
جو مٹی کے برتن بنانیوالوں (معمولی لوگوں) کو بادشاہ بنا دیتا ہے
نجم را رجم شیاطیں می کند
شیطانوں کو ستاروں سے مارتا ہے [4]

از زمینِ خشک رویاند گیاہ
جو خشک زمین سے گھاس اُگاتا ہے
آسماں را بے ستوں دارد نگاہ
آسمان کی بغیر ستون کے حفاظت کرتا ہے

ہیچ کس در ملکِ او انباز نے
اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں
قول او را لحن نے آواز نے
اسکے قول و فرمان میں نہ آواز ہے اور نہ آواز کا لہجہ

[1] مثلاً حضرت عیسیٰ جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے ۱۲ [2] حضرت عیسیٰ نے گہوارہ میں فرمایا تھا انی عبداللہ ۱۲ [3] اصحاب کہف وغیرہ کے واقعات اس کے شاہد ہیں ۱۲ [4] خاص طور پر بعثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ آسمانوں پر شیاطین کا جانا ممنوع ہو گیا تھا اور شہاب ثاقب سے انکی تواضع کی جاتی جو شیطان کو جلا دیتا ۱۲

در نعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف ہیں

بعد ازیں گویم نعتِ مصطفےٰ
حمد کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف
آنکہ عالم یافت از نورش صفا
کرتے ہیں جنکے وجود پر نور سے عالم پاک و صاف (و منور) ہوا

سیدِ کونین ختمِ المرسلیں
دونوں جہان کے سردار آخری رسول
آخر آمد بود فخرُ الاوّلیں
آخر میں پچھلے انبیاء کیلئے باعث فخر بن کر تشریف لائے

آنکہ آمد نہ فلک معراجِ او
جو شب معراج (میں) نو آسمانوں تک[1] تشریف
انبیاء و اولیاء محتاجِ او
لے گئے انبیاء اور اولیاء آپ کے نیاز مند ہیں

شد وجودش رحمۃً للعالمیں
آپ کا وجود مبارک عالم کیلئے باعث رحمت ہوا
مسجد او شد ہمہ روئے زمیں
آپ کے لیے ساری زمین مسجد[2] بن گئی

صد ہزاراں رحمتِ جاں آفریں
اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں
بر روے و بر آلِ پاکِ طاہریں
آپ اور آپ کی آلِ پاک پر

آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ
وہ ذاتِ مبارک کہ آپکے رفیق حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ہوتے
از سرِ انگشتِ او شق شد قمر
آپکی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے

آں یکے اورا رفیقِ غار بود
ان دو میں سے ایک (حضرت ابوبکرؓ) غار (ثور) کے ساتھی تھے
واں دگر لشکر کشِ ابرار بود
اور دوسرے (حضرت عمرؓ) نیکوں کے سردار[3] تھے

صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق حضرت عثمانؓ و علیؓ تھے[4]
بہر آں گشتند در عالم ولی
انہیں کیوجہ (واسطہ) سے عالم میں ولی[5] ہوتے

آں یکے کانِ حیا و حلم بود
ایک ان دو میں سے[6] حضرت عثمانؓ حیا و بردباری کی کان (معدن) تھے
واں دگر بابِ مدینۂ علم بود
اور دوسرے[7] (حضرت علیؓ) علم کے شہر کا دروازہ تھے

[1] یعنی سات آسمان اور عرش و کرسی تک ۱۲
[2] کہ جس حصہ زمین پر چاہیں نماز پڑھ لیں ۱۲
[3] صحابہؓ میں حضرت ابوبکرؓ کے بعد بالاتفاق حضرت عمرؓ افضل ہیں ۱۲
[4] حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے بعد یہ دونوں صحابہ بالترتیب سب سے افضل ہیں ۱۲
[5] اور سلسلہ اولیاء پھیلا ۱۲
[6] حضرت عثمانؓ کے بارے میں حدیث شریف میں ہے کہ ان کی حیا سے فرشتے بھی شرماتے ہیں ۱۲
[7] حدیث شریف میں ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں ۱۲

آں رسولِ حق کہ خیر الناس بود — عمّ پاکش حمزہؓ و عباسؓ بود

وہ رسول برحق جو لوگوں میں سب سے بہتر تھے — آپ کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ تھے

ہر دم از ما صد درود و صد سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام

ہماری طرف سے ہر وقت سینکڑوں درود و سلام — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی آل و اصحاب سب پر

در فضیلت ائمہ دین مجتہدین

ائمہ دین مجتہدین کی فضیلت کے بیان میں

آں اماما نے کہ کردند اجتہاد — رحمتِ حق بر روان جملہ باد

وہ امام جنہوں نے اجتہاد کیا — ان سب کی روحوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو

بو حنیفہؒ بُد امام باصفا — آں سراج اُمتاں مصطفاؐ

امام[1] ابو حنیفہؒ متقی امام تھے — (اور) اُمت محمدیہ کے چراغ تھے

باد فضلِ حق قرینِ جان او — شاد باد ارواحِ شاگردانِ او

انکی روح سے اللہ تعالیٰ کا فضل قریب و ساتھ ہے — انکے شاگردوں کی روحیں (بھی) خوش رہیں

صاحبش بو یوسفؒ قاضی شدہ — وز محمدؒ ذوالمنن راضی شدہ

انکے ساتھی امام ابو یوسفؒ منصبِ قضا پر (بغداد میں) فائز ہوئے — اور امام محمدؒ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا

شافعیؒ ادریسؒ و مالکؒ با زفرؒ — یافت زیشاں دینِ احمدؐ زیب و فر

امام شافعیؒ اور امام مالکؒ (اور) امام زفرؒ — ان سب کے ذریعہ دینِ اسلام کو شوکت و آراستگی عطا ہوئی

احمدِ حنبلؒ کہ بود او مردِ حق — در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق

امام احمد ابن حنبلؒ جو حق پرست شخص تھے — سب چیزوں میں سب سے سبقت[2] لے گئے

روحِ شاں در صدرِ جنت شاد باد — قصرِ دیں از علمِ شاں آباد باد

ان کی روح جنت الفردوس میں خوش رہے — دین کا محل ان کے علم سے آباد رہے

[1] اصل نام نعمان بن ثابت ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی ۱۲
[2] فتنۂ خلق قرآن میں جس ثابت قدمی کا آپ نے ثبوت دیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے ۱۲

مناجات بجناب مجیب الدعوات

بارگاہ خداوند میں مناجات

بادشاہا جُرمِ ما را درگذار
اے بادشاہ ہمارے جُرم سے درگذر فرما
ما گنہگاریم و تو آمرزگار
ہم گنہگار ہیں اور تو بخشنے والا

تو نکوکاری و ما بدکردہ ایم
تو بھلائی کرنے والا اور ہم بُرائی کرنیوالے ہیں
جُرمِ بے اندازہ بےحد کردہ ایم
ہم نے بے انتہا اور بے شمار جُرم کئے ہیں

سالہا دربندِ عصیاں گشتہ ایم
برسوں گناہوں ونافرمانیوں کی قید میں رہے
آخر از کردہ پشیماں گشتہ ایم
آخر اپنے کئے پر شرمندہ ہیں

دائماً در فسق وعصیاں ماندہ ایم
ہمیشہ گناہ و نافرمانی میں مبتلا رہے
ہمقرینِ نفس و شیطان ماندہ ایم
نفس اور شیطان کے ساتھی رہے ہیں

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم
شب و روز گناہوں میں غرق رہے
غافل از امر و نواہی بودہ ایم
کرنے کے کاموں اور رُکنے کی باتوں سے لاپروا رہے

بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے
ہماری کوئی گھڑی گناہ کے ارتکاب کے بغیر نہیں گزری
با حضورِ دل نہ کردم طاعتے
ہم نے صدقِ دل سے فرمانبرداری نہیں کی

بر در آمد بندۂ بگریختہ
تیرے در پر بھاگا ہوا غلام حاضر ہے
آبروئے خود بعصیاں ریختہ
گناہوں کے باعث اپنی عزت وآبرو گنوائے ہوئے

مغفرت دارد اُمید از لطفِ تو
تیری مہربانی سے مغفرت وبخشش کا اُمیدوار ہے
زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطوا
اس لئے کہ خود تو نے فرمایا مایوس مت ہو[1]

بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود
تیری مہربانیوں کے سمندر کی کوئی انتہا نہیں
نااُمید از رحمتت شیطان بود
تیری رحمت سے نااُمید شیطان ہوتا ہے

[1] اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ۱۲
[2] انسان تیری رحمت سے نااُمید نہیں ہوتا ۱۲

نفس و شیطاں زد کریما راہِ من
رحمتت باشد شفاعت خواہِ من

نفس اور شیطان میری راہ میں حائل ہیں
تیری رحمت میری سفارش کرنے والی ہے

چشم دارم از گنہ پاکم کنی
پیش ازیں کاندر لحد خاکم کنی

توقع ہے کہ تو مجھے گناہوں سے پاک کر دیگا
اس سے پہلے کہ میں قبر میں مٹی بن جاؤں

اندر آں دم کز بدن جانم بری
از جہاں با نورِ ایمانم بری

جس وقت جسم سے میری روح قبض ہو
دنیا سے با ایمان میرا خاتمہ ہو

در بیان مخالفت نفس امارہ

برائی پر آمادہ کرنے والے نفس کی مخالفت

عاقل آں باشد کہ او شاکر بود
وانکہے بر نفسِ خود قادر بود

عقل مند وہ ہے کہ شکر گذار ہو
اور ہر وقت اپنے نفس پر قادر و قابو پاتے ہوتے ہو

ہر کہ خشمِ خود فرو خورد اے جواں
باشد او از رستگاران جہاں

جو شخص اے جوان اپنے غصہ کو پست کر دے (اور قابو پالے)
وہ دنیا کے نجات یافتہ لوگوں میں سے ہو گا

آں بود ابلہ ترینِ مردماں
کز پئے نفس و ہوا باشد دواں

وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بیوقوف شخص ہے
جو نفسانی خواہشات کے پیچھے دوڑتا[۱] ہو

وانکہے پندارد آں تاریک رای
خواہد آمرزیدنش آخر خدای

وہ ناسمجھ سوچتا ہو کہ آخر کار
اللہ اسے بخش دیگا (اس لیے من مانی کرتا ہے)

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر
ہم ز درویشی نباشد خوب تر

اگرچہ اے لڑکے درویشی دشوار ہے
(لیکن) درویشی سے بہتر کچھ نہیں

ہر کہ او را نفسِ توسن رام شد
از خردمندانِ نیکو نام شد

جس کے نفس کا سرکشی کرنے والا گھوڑا مطیع و
فرمانبردار ہو جاتے (وہ) عقلمندوں میں شمار ہو گا

۱ اسی دھن میں لگا ہے ۱۲

برمرادِ نفس تا گردی اسیر
نفس کی مراد کا کب تک قیدی رہے گا
در ریاضت نفس بدرا گوش مال
عبادت میں جفاکشی سے بُرے نفس کو سزا دے
ہر کہ خواہد تا سلامت ماند اُو
جو شخص عذاب خداوندی سے محفوظ رہنا چاہے
مرد ماں را سربسر در خواب دان
لوگوں کو مکمل خواب (نیند) میں سمجھ
آں کہ رنجاند ترا عذرش پذیر
جس سے تجھے تکلیف پہنچے اس کا عذر قبول کرلے
حق ندارد دوست خلق آزار را
اللہ تعالیٰ اسے دوست نہیں رکھتا جو مخلوق کو تکلیف
از ستم ہر کو دلے را ریش کرد
جس نے کسی کے دل کو ظلم سے زخمی کیا
آنکہ در بندِ دل آزاری بود
جو شخص دل آزاری کی فکر میں لگا رہے
اے پسر قصدِ دل آزاری مکن
اے لڑکے دل آزاری کا ارادہ مت کر
خاطر کس را مرنجاں اے پسر
اے لڑکے کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچا

صبر بگزیں و قناعت پیشہ گیر
صبر سے کام لے اور قناعت اختیار کر
تا نیندازد ترا اندر وبال!
تاکہ یہ تجھے وبال و مصیبت میں مبتلا نہ کرے
از جمیعِ خلق رو گرداند اُو
ساری مخلوق سے منہ موڑ کر اس کا ہو جائے
گشت بیدار آنکہ او رفت از جہاں
جو دُنیا سے گیا وہ بیدار ہو گیا[1]
تا بیابی مغفرت بروے مگیر
اس سے باز پرس نہ کر تاکہ (اللہ تعالیٰ) تجھ[illegible]
نیست ایں خصلت یکے دیندار را
پہنچائے یہ خصلت کسی دیندار کی نہیں ہوتی
آں جراحت بر وجود خویش کرد
اس نے (گویا) اپنے وجود پر زخم لگایا
در عقوبت کارِ او زاری بود
اس کی سزا ذلت و رسوائی (اور) رونا ہے
وز خدائے خویش بیزاری مکن
اور اپنے خدا کی مخالفت پر کمر بستہ نہ ہو
ورنہ خوردی زخم بر جان و جگر
ورنہ تیرے قلب و جگر (و روح) زخم خوردہ ہوں گے

[1] یعنی آخرت کی زندگی ہی اصل بیداری ہے ۱۲

نامِ مردم جز بہ نیکوئی مبر	گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
لوگوں کا ذکر بھلائی سے کر	اگر تو اللہ کے نزدیک قابل اعتبار (اور معتمد) ہونا چاہے
قوّتِ نیکی نداری بَد مکن	بر وجودِ خود ستم بے حد مکن
بھلائی کی طاقت نہیں تو کم از کم بُرائی نہ کر	اپنے آپ پر لا انتہا ظلم سے بچ
روز باں از غیبتِ مردم بہ بند	تا نہ بینی دست و پائے خود بہ بند
زندگی اسطرح بسر کر کہ اپنی زبان سے لوگوں کی غیبت نہ کرے	تاکہ اپنے ہاتھ پیر بندھے ہوئے (اور) قید میں نہ دیکھے
ہر کہ از غیبت زبانش بستہ نیست	آنچناں کس از عقوبت رستہ نیست
جس نے اپنی زبان پر بندش نہیں لگائی	اسے سزا سے مفر نہیں

لہ ایران توران کی ہانکتا ہے ۱۲

در بیان فوائد خاموشی

خاموشی کے فائدوں کے بیان میں

اے برادر گر تو ہستی حق طلب	جز بہ فرمانِ خدا مکشائی لب
اے بھائی اگر تجھے حق کی تلاش ہے	تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے علاوہ لب مت کھول
گر خبرداری ز حیِّ لایموت	بر دہانِ خود بنہ مُہرِ سکوت
اگر زندہ اور کبھی نہ مرنے والی (ذاتِ ربّانی سے) آگاہ ہے	تو اپنے مُنہ پر (نازیبا باتوں سے) خاموشی کی مُہر لگالے
اے پسر پند و نصیحت گوش کن	گر نجاتے بایدت خاموش کن
اے لڑکے وعظ و نصیحت سُن لے	اگر نجات کا طلبگار ہے تو خاموشی اختیار کر
ہر کہ راگفتارِ بسیارش بود	دل درونِ سینہ بیمارش بود
جو شخص زیادہ بولتا ہے	اس کا سینہ میں رہنے والا دل بیمار (مُردہ) ہو جاتا ہے
عاقلاں را پیشہ خاموشی بود	پیشۂ جاہل فراموشی بود
عقل مندوں کا طریقہ چُپ رہنا ہے	(اور) جاہل (بیوقوف) کا شیوہ بھول جانا (اور بکواس ہے)

خامشی از کذب و غیبت واجب است

جھوٹ نہ بولنا اور غیبت نہ کرنا (چپ رہنا) ضروری ہے

ابلہ است آں کو بہ گفتن راغب است

ان دونوں میں مبتلا شخص بے وقوف ہے

اے برادر جز ثنائے حق مگو

اے بھائی اللہ تعالیٰ کی تعریف کے علاوہ کچھ نہ کہو

قولِ خود را از برائے دق مگو

دوسروں کو پریشان کرنے کی خاطر گفتگو نہ کرو

ہر کہ در بندِ عمارت می شود

جو شخص تعمیر (ہی) کی[2] فکر میں لگا رہتا ہے

ہر کہ دارد جملہ غارت می شود

جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے (سب) غارت کر دیتا ہے

دل زِ پُر گفتن بمیرد در بدن

زیادہ بولنے سے دل جسم میں مُردہ ہو جاتا ہے

گرچہ گفتارش بود دُرِّ عدن

خواہ بولنے والے کی گفتگو عدن کا موتی ہی کیوں نہ ہو[3]

آنکہ سعی اندر فصاحت میکند

جو زیادہ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے

چہرۂ دل را جراحت می کند

دل کے چہرہ کو زخمی کر لیتا ہے

رو زباں را در دہاں محبوس دار

زبان مُنہ میں قید رکھ کر (کم بولکر) زندگی بسر کر

وز خلائق خویش را مایوس دار

اور لوگوں سے زیادہ توقعات نہ رکھ

ہر کہ او بر عیبِ خود بینا شود

جسے اپنے عیب دکھائی دینے لگتے ہیں

روحِ او را قوتے پیدا شود

اس کی روحانی قوت بڑھ جاتی ہے

دربیان عمل خالص

(عمل خالص (بے ریا) کا بیان)

ہر کہ باشد اہلِ ایماں اے عزیز

اے پیارے ایماندار شخص

پاک دارد چار چیز از چار چیز

چار چیزوں کو چار چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے

از حسد[4] اول تو دل را پاک دار

پہلے حسد کو دل میں جگہ نہ دے

خویشتن را بعد ازاں مومن شمار

پھر اپنے کو مومن (کامل) خیال کرے[5]

[1] اور اچھی بات ۱۲
[2] اور محلات بنانے کی ۱۲
[3] بظاہر بیش قیمت اور مفید ہی کیوں نہ ہو ۱۲
[4] حسد شانِ مومن کے خلاف ہے ۱۲

پاک دار از کذب و از غیبت زباں
زبان کو غیبت اور جھوٹ سے بچا
تاکہ ایمانت نیفتد در زیاں
تاکہ تیرے ایمان کو نقصان نہ پہنچے

پاک گرداری عمل را از ریا
اگر عمل (ہر کام) ریا و دکھاوے سے محفوظ رکھے
شمعِ ایمانِ ترا باشد ضیا
تو تیری ایمان کی شمع روشن (پُر نور) ہو گی

چوں شکم را پاک داری از حرام
اگر تیرے پیٹ میں حرام غذا نہ جائے
مردِ ایماں دار باشی والسّلام
تو تو ایماندار اور سلامت رو شخص ہو گا

ہر کہ دارد ایں صفت باشد شریف
جس شخص میں یہ اوصاف ہوں وہی شریف (و بلند مرتبہ) ہو گا
ورنہ دارد دار ایمانِ ضعیف
اور اگر یہ نہ ہوں تو اس کا ایمان کمزور ہے

ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست
جسکا پیٹ حرام سے پاک (وصاف) نہ ہو
روحِ او را رہ سوئے افلاک نیست
اس کی روح آسمانوں تک نہیں پہنچ سکتی[۱]

چوں نباشد پاک اعمال از ریا
اعمال (کام) دکھاوے سے (اور نام و نمود سے) پاک نہ ہوں
ہست بے حاصل چو نقشِ بوریا
تو ان کی حیثیت زمین پر بوریے کے نقش بن جانے کی سی[۲] ہے

ہر کہ را اندر عمل اخلاص نیست
جس کا عمل اخلاص پر مبنی نہیں
در جہاں از بندگانِ خاص نیست
دنیا میں (اس کا شمار) خاص بندوں میں نہیں ہے

ہر کہ کارش از برائے حق بود
جس کا عمل محض اللہ ہی کے لیے ہو
کار او پیوستہ بارونق بود
اس کا عمل بارونق (اور ممتاز) ہو گا

۱؎ مقام بلند نصیب نہیں ہو سکتا ۱۲
۲؎ کہ بے سود ہے ۱۲

در سیرتِ ملوک

بادشاہوں کی عادات کا بیان

چار خصلت اے برادر در جہاں
اے بھائی چار عادتیں دنیا میں
پادشاہاں را ہمی دارد زیاں
بادشاہوں کے لیے نقصان دہ ہوتی ہیں

پادشہ چوں بر ملا خنداں بود
بادشاہ مجمع عام میں ہنستا رہتا ہے

بیگماں در ہیبتش نقصاں بود
تو بلا شبہ اس کی ہیبت میں کمی آجاتی ہے[1]

باز صحبت داشتن با ہر فقیر
ہر درویش کے ساتھ (بلا امتیاز) رفاقت سے

پادشاہاں را ہمی سازد حقیر
بادشاہ حقیر (و کمتر) ہو جاتے ہیں

باز ناں بسیار اگر خلوت کند
عورتوں کے ساتھ زیادہ تنہائی سے

خویشتن را شاہ بے ہیبت کند
خود بادشاہ کا رعب کافور ہو جاتا ہے

ہر کہ را فرِّ جہاں داری بود
جسے شاہی رعب برقرار رکھنا ہو

میل او سوئے کم آزاری بود
اس کا میلان لوگوں کو تکلیف نہ پہنچنے[2] کا خیال ہونا چاہیئے

عدل باید پادشاہاں را و داد
بادشاہوں کو عدل و انصاف سے کام لینا چاہیئے

تا ز عدلش عالمے گردند شاد
تاکہ ان کے عدل و انصاف سے عالم خوش رہے

گر کند آہنگ ظلمے پادشاہ
اگر بادشاہ ظلم کا وطیرہ اپنا لے

سود نکند مر ورا گنج و سپاہ
تو اس کے کام خزانہ اور سپاہی نہیں آتے

باز نان شاہے کہ در خلوت نشست
جو بادشاہ عورتوں کے ساتھ تنہائی میں (زیادہ) بیٹھنے لگے

دور نبود گر رود ملکش ز دست
اس کا ملک جلد ہی اس کے ہاتھ سے نکل جائیگا

چونکہ عادل باشد و میموں لقا
بادشاہ مبارک ملاقات والا اور منصف ہو

باشد اندر مملکت شہ را بقا
تو اس کی بادشاہت برقرار رہتی ہے

چوں کند سلطاں کرم با لشکری
جب بادشاہ کا سلوک سپاہیوں کے ساتھ کریمانہ ہو

بہر او بازند صد جاں سر سری
تو اسکے لیے سینکڑوں سپاہی سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں

[1] اور رعب و دبدبہ جاتا رہتا ہے ۱۲
[2] اور راحت رسانی ۱۲

دربیان حسن خلق

اچھے اخلاق کا بیان

چار چیز آمد بزرگی را دلیل
چار چیزیں بڑائی کی علامتیں ہیں
ہر کہ ایں دارد بود مرد جلیل
جسمیں یہ چار چیزیں موجود ہوں وہ بزرگ و بلند مرتبہ شخص ہے

علم را اعزاز کردن بے حساب
علم (اور اہل علم) کا بے انتہا اعزاز و احترام کرنا
خلق را دادن جوابِ باصواب
مخلوق کو ٹھیک جواب دینا

ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
صاحب شعور اور عقل مند
اہل علم و حلم را دارد عزیز
اہل علم اور بردبار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے

دیگراں باشد کہ جوید وصل دوست
دوسرے یہ کہ وصل کا خواہاں رہے
زانکہ از دشمن حذر کردن نکوست
اس لیے کہ دشمن سے احتراز بہتر ہے

اے برادر گر خرد داری تمام
اے بھائی اگر تو مکمل صاحبِ عقل ہے
نرم و شیریں گوئی با مردم کلام
تو لوگوں سے نرم و میٹھی گفتگو کر

ہر کہ باشد تلخ گوی و ترش روے
سخت و بد مزاج شخص سے
دوستاں از وے بگردانند روے
دوست بھی چہرہ موڑ لیتے ہیں لہ

ہر کہ از دشمن نباشد پُر حذر
دشمن سے احتیاط نہ برتنے والا شخص
عاقبت بیند از و رنج و ضرر
انجام کار دشمن سے تکلیف و نقصان اُٹھاتا ہے

درمیانِ دوستاں مسرور باش
دوستوں کے درمیان خوش رہو
گر خبر داری ز دشمن دور باش
اگر صاحب فہم ہو تو دشمن سے دوری اختیار کرو

در جوارِ خود عدو را رہ مدہ
اپنے پڑوس میں دشمن کو جگہ مت دے
از برائے آنکہ دشمن دور بہ
کیونکہ اچھا یہی ہے کہ دشمن سے دُور رہا جائے

با محبّاں باش دائم ہم نشیں
ہمیشہ محبت کرنیوالوں اور دوستوں کی ہم نشینی اختیار کر
تا توانی روئے اعدا را مبیں
جب تک ممکن ہو دشمنوں کے چہرے نہ دیکھ

لہ اور بچنے لگتے ہیں ۱۲

اے پسر تدبیرِ رہ را توشہ کن ۔۔۔ پس حدیثِ این و آں یک گوشہ کن
اے لڑکے تدبیر کو زادِ راہ بنا ۔۔۔ (اور) ہر ایک کے کہنے پر عمل پیرا نہ ہو

در بیانِ مُہلکات

ہلاک کرنے والی اشیاء کا بیان

چار چیز ست اے برادر باخطر ۔۔۔ تا توانی باش زنہا پُر حذر
اے بھائی چار چیزیں خطرناک ہیں ۔۔۔ بحدِ امکان ان سے بچ

قربتِ سلطان و اُلفت با بداں ۔۔۔ رغبتِ دنیا و صحبت با زناں
بادشاہ سے نزدیک ہونا (مقرب بنا) اور بروں کی محبت ۔۔۔ دنیا کی رغبت[۱] اور عورتوں کی ہم نشینی[۲]

قربِ سلطان آتشِ سوزاں بود ۔۔۔ با بداں اُلفت ہلاکِ جاں بود
بادشاہ سے نزدیکی جلانیوالی آگ ہوتی ہے ۔۔۔ (اور) بروں سے محبت زندگی تباہ کر دیتی ہے

زہر دارد در دروں دنیا چوں مار ۔۔۔ گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار
دنیا کا باطن سانپ کی طرح زہریلا ہوتا ہے ۔۔۔ اگرچہ بظاہر نقش و نگار نظر آتے ہیں[۳]

می نماید خوب و زیبا در نظر ۔۔۔ لیک از زہرش بود جاں را خطر
یہ دنیا اچھی اور خوبصورت دکھائی دیتی ہے ۔۔۔ مگر اس کے زہر سے زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے

زہر ایں مارِ منقش قاتل ست ۔۔۔ باشد از وے دور ہر کو عاقل ست
اس نقش و نگار والے سانپ کا زہر ہلاک کرنیوالا ہے ۔۔۔ اس سے ہر عقلمند دُور رہتا ہے

ہمچو طفلاں منگر اندر سُرخ و زرد ۔۔۔ چوں زناں مغرورِ رنگ و بو مگرد
بچوں کی طرح سُرخ و زرد کو نہ دیکھ[۴] ۔۔۔ عورتوں کی طرح رنگ و خوشبو کو نہ دیکھ

زالِ دُنیا چوں عروس آراستہ ست ۔۔۔ در دو روزے شوئے دیگر خواستہ ست
بوڑھی دُنیا آراستہ (سجی ہوئی) دلہن کی طرح ہے ۔۔۔ دو دن میں دوسرے شوہر کی طلبگار ہوتی ہے[۵]

[۱] طلبِ دنیا میں سرگرداں رہنا ۱۲
[۲] ان سے بچنا چاہیے ۱۲
[۳] اور بڑی دلآویز معلوم ہوتی ہے ۱۲
[۴] کہ وہ ظاہری خوبصورتی پر نظر کرتے اور باطنی نقصان سے غافل ہوتے ہیں ۱۲
[۵] کسی ایک کی ہوکر نہیں رہتی ۱۲

مقبل آں مرد یکہ شد زیں جفت طاق
خوش نصیب وہ ہے جسنے اس سے علیحدگی اختیار کی

پشت بر وے کردو وادش سہ طلاق
اور اسے تین طلاقیں دے کر پیٹھ پھیر لی

لب بہ پیشِ شوی خنداں می کند
شوہر کے سامنے ہنس کر ہونٹ کھولتی ہے

پس ہلاک از زخمِ دنداں می کند
پھر دانتوں سے زخم لگا کر ہلاک کر دیتی ہے

در بیانِ اہلِ سعادت

نیک بختوں کا بیان

شد دلیلِ نیک بختی چار چیز
خوش نصیبی کی علامت چار چیزیں ہیں

ہر کہ ایں چارش بود باشد عزیز
جسمیں یہ چاروں موجود ہوں وہ صاحب عزت[۱] ہے

اصلِ پاک آمد دلیلِ نیک بخت
نیک بختی کی علامت شریف النسب ہونا ہے

نیست بد اصلے سزائے تاج و تخت
بداصل تاج و تخت کے قابل نہیں ہوتا

نیک بختاں را بود رائے صواب
نیک بختوں کی رائے ٹھیک ہوتی ہے

آنکہ بد رائیست باشد در عذاب
(اور) غلط رائے رکھنے والے کی رائے تکلیف دہ[۲] ہوتی ہے

ہر کہ ایمن از عذابِ حق بود
عذابِ خداوندی سے بے خوف شخص

نیست مومن کافرِ مطلق بود
مومن نہیں قطعی کافر ہے

عمرِ دُنیا چند روزے بیش نیست
دنیا کی عمر چند روز سے زیادہ نہیں

غافل ست آنکس کہ پیش اندیش نیست
وہ شخص غافل ہے جسے آگ (آخرت) کی فکر نہیں

ترکِ لذّاتِ جہاں باید گرفت
دنیوی لذتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے

دامنِ صاحب دلاں باید گرفت
(اور) اولیاء اللہ کا دامن پکڑ لینا چاہیئے

در پئے لذّاتِ نفسانی مباش
نفسانی لذتوں کی دھن میں مست رہو

دوستدارِ عالمِ فانی مباش
اس فانی دُنیا کو محبوب نہ رکھو

۱؎ اور محبوب ۱۲
۲؎ اور ضرر رساں ۱۲

نیست حاصل رنج دنیا بُردنت
دنیا کی فکر میں مبتلا ہونے کا حاصل کچھ نہیں (بے سود ہے)
عاقبت چوں می بباید مُردنت
آخر کار تجھے مرنا ہے

از تنت چوں جاں رُواں خواہد شدن
جب تیری جان کنی کا وقت آجائے گا
خاک اندر استخواں خواہد شدن
(اور) ہڈیاں خاک میں ملنے والی ہوں گی

مر ترا از دادنِ جاں چارہ نیست
اسوقت تیرے لیے جان دینے کے علاوہ چارہ نہیں
رہزنت جُز نفسکِ امّارہ نیست
تیرا رہزن تیرے برائیوں پر ابھارنیوالے نفس کے علاوہ کوئی نہیں

دربیانِ سبب عافیت
سکون و عافیت کے سبب کا بیان

عافیت را گر بخواہی اے عزیز
اے پیارے اگر عافیت و آرام کا طلب گار ہے
می تواند یافتن در چار چیز
تو چار چیزوں سے حاصل ہو سکتا ہے

ایمنی و نعمت اندر خانداں
سکون و اطمینان، دولت، خاندان میں[1]
تندرستی و فراغت بعد ازاں
(اور) تندرستی و فارغ البالی

چونکہ با نعمت امانے باشدت
کیونکہ دولت تیرے لیے باعث سکون و اطمینان ہوگی
عافیت راز و نشانے باشدت
اور اس سے عافیت کی نشاندہی ہو گی

بادلِ فارغ چو باشی تندرست
افکار سے دل خالی ہوگا تو تندرست ہو گا
دیگر از دنیا نباید ہیچ جست
دنیا سے مزید[2] کچھ نہ تلاش کرنا چاہیئے

بر میاور تا توانی کامِ نفس
جس قدر ممکن ہو نفس امارہ کا مقصد پورا نہ ہونے دے
تا نیفتی اے پسر در دامِ نفس
تاکہ تو اے لڑکے نفس کے جال میں نہ پھنسے[3]

زیرِ پا آور ہوائے نفس را
نفسانی خواہش کو کچل دے
کم بدہ بہرہ ہائے نفس را
نفس کو اس کا حصہ کم سے کم عطا کر

[1] گھر و کنبہ ۱۲
[2] مذکور چار چیزوں کے سوا ۱۲
[3] محفوظ رہے ۱۲

نفس و شیطاں می برند از رہ ترا
تا بیندازند اندر چہ ترا

نفس اور شیطان تجھے راہ سے بھٹکا دیتے ہیں
تا کہ تجھے کنوئیں میں پھینک دیں

نفس را سرکوب و دائم خوار دار
تا توانی دور شش از مردار دار

نفس کا ہمیشہ سر کچل اور ذلت کا برتاؤ کر
تا کہ تو حرام سے دُور رہے

نفسِ بدرا ہر کہ سیرش می کند
در گنہ کردن دلیرش می کند

نفس امارہ کا پیٹ بھرنے والا
اسے گناہ کرنے میں دلیر و جری بنا دیتا ہے

خلقِ خود را دور دار از ہر مزہ
تا نیفتی در بلاؤ در بزہ

اپنی ذات کو ہر مزہ (یعنی نفسانی لذت) سے دور رکھ
تا کہ مصیبت و گناہ سے محفوظ رہے

ز آب و نان تا لب شکم را پر مساز
ہمچو حیواں بہرِ خود آخور مساز

پانی اور روٹی سے پیٹ منہ تک مت بھر
حیوان (جانور) کی طرح اپنے لیے چراگاہ نہ بنا

روز کم خور گرچہ صائم نیستی
پُر مخور آخر بہائم نیستی

ہر دن کم کھا خواہ روزہ دار نہ ہو
منہ تک مت بھر کہ تو جانور نہیں

اے کہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز
بہرِ گورِ خود چراغے بر فروز

اے رات بھر صبح تک سونے والے
اپنی قبر کے لیے چراغ فروزاں (روشن) کر

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست
خفتگاں را بہرہ از انعام نیست

کھانا اور سونا صرف چوپایوں کا طریقہ ہے
سونیوالوں کا انعام[۲] میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

اے پسر بسیار خواہی خفت خیز
گر خبر داری ز خود بے گفت خیز

اے لڑکے اگر قبر میں بہت (آرام) سے سونا چاہتے ہے[۳]
اگر اپنا خیال ہے تو بغیر کہے اُٹھ

دل دریں دُنیائے دون بستن خطاست
دامن از وے گر تو بر چینی رواست

اس ذلیل دنیا میں دل لگانا غلطی ہے
تیرا اس سے پہلو تہی اختیار کرنا ہی درست ہے

[۱] اور تو تباہ و برباد ہو جاتے ۱۲
[۲] انعام ربانی میں ۱۲
[۳] تورات میں بیدار ہو عبادت رب کر ۱۲

از چہ دل بندی بدنیائے دنی
ذلیل دنیا سے کس واسطے دل لگایا جائے

ظاہرِ خود را میارا اے فقیر
اے فقیر اپنی ظاہری زیب و زینت کا (زیادہ) خیال نہ کر

طالبِ ہر صورتِ زیبا مباش
ہر دل آویز شکل کا طلب گار نہ ہو

از ہوا بگذر خدا را بندہ شو
خواہش کو تج کر اللہ کا (شکرگزار) بندہ ہو جا

خرقۂ پشمینہ را بر دوش کن
اونی موٹا لباس کاندھے پر ڈال

ایکہ در بر میکنی پشمینہ را
اے اونی موٹے لباس کو بغل میں رکھنے والے

گر ہمی خواہی نصیب از آخرت
اگر تو آخرت کے کچھ حصہ کا طلب گار ہے

بے تکلف باش و آرائش مجو
تکلف سے بچ اور زیب و زینت کی جستجو نہ کر

در برت گو کسوتِ نیکو مباش
تجھے اگرچہ لباس فاخرہ میسر ہو (مگر) نہ پہن

ہمچو صوفی در لباسِ صوف باش
صوفی کی طرح اونی لباس اختیار کر

چوں نہ جاوید در وے بودنی
جبکہ دنیا میں ہمیشہ رہنا (ہی) نہیں

تا کہ گردد باطنت بدرِ منیر
تاکہ تیرا باطن روشن چاند (کی طرح) ہو جائے

در ہوائے اطلس و دیبا مباش
اطلس و دیبا کی آرزو میں مت رہ

زندگی می بایدت در ژندہ شو
تجھے زندگی چاہیئے تو فنا فی اللہ ہو جا

شربتے از نامرادی نوش کن
دنیوی مقاصد سے پہلوتہی کا شربت پی لے

پاک ساز از کینہ اوّل سینہ را
اول سینہ کو کینہ و عداوت سے پاک و صاف کر

رو بدر کن جامہائے فاخرت
تو (دنیوی) زندگی میں فخر کا لباس اتار دے

ترکِ راحت گیر و آسائش مجو
راحت و آرام (اور دنیوی عیش) تج دے

زیر پہلو جامہ خوبت گو مباش
(اور) تیرے پاس اگرچہ عمدہ ترین کپڑا موجود ہو زیب تن کر

در صفتہائے خدا موصوف باش
صفات ربانی سے مشابہت اختیار کر

لہ مفلس و محتاج یا درویش ١٢
٢ ہر اچھی چیز ١٢
٣ ریشمی کپڑے ١٢
٤ خواہش نفسانی ١٢
٥ صوفیا کا لباس ١٢
٦ اور اس سے احتراز کر ١٢
٧ مثلاً عفو و حلم وغیرہ اوصاف خود میں پیدا کر ١٢

مردِ رہ را بوریا قالین بود
سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کے لیے بوریا

زانکہ خشتش عاقبت بالیں بود
بھی قالین ہوتا ہے اس لئے آخر کار اونٹوں کا سرہانا (قبر میں) ملتا ہے

مردِ رہ را بودِ دُنیا سود نیست
سلوک (تصوف) کی راہ میں چلنے والے کیواسطے دنیا کا [1]

ہر گزش اندیشۂ نابود نیست
ہونا بے فائدہ ہے۔ اس لئے اسکے جاتے رہنے کا خطرہ (وغم) نہیں ہوتا

دربیانِ تواضع وصحبتِ درویشاں
تواضع اور درویشوں کی ہم نشینی کا بیان

گر ترا عقل ست با دانش قریں
اگر تو صاحب عقل و سمجھ دار ہے

باش درویش و بدرویشاں نشیں
تو درویش بنجا اور درویشوں کی ہم نشینی اختیار کر

ہم نشینی جُز بدرویشاں مکن
درویشوں کے علاوہ کسی کی ہم نشینی مت اپنا

تا توانی غیبتِ ایشاں مکن
(اور) انکی پیٹھ پیچھے برائی سے احتراز کر

حبِّ درویشاں کلیدِ جنت است
درویشوں سے محبت جنت کی کنجی ہے

دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است
(اور) ان سے دشمنی باعثِ لعنت ہے

پوششِ درویش غیر از دلق نیست
درویش کا لباس محض گدڑی ہے

در پئے کام و ہوائے خلق نیست
(دوسری) مخلوق (کیطرح) مقصد و خواہش (نفسانی) کی فکر میں لگے رہتا نہیں ہے

مرد تا ننہد بفرقِ نفس پائے
جب تک آدمی نفس کی مانگ پر پاؤں نہ رکھے [2]

رہ کجا یابد بدرگاہِ خدائے
بارگاہ خداوندی کا راستہ کیسے پا سکتا ہے

مردِ رہ در بند قصر و باغ نیست
راہ خداوندی کا راہ رو محل اور باغ (کی طلب) کا اسیر نہیں

در دلِ او غیر درد و داغ نیست
اسکے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے درد اور داغ کے علاوہ کچھ نہیں

گر عمارت را بری بر آسماں
اگرچہ تعمیر (بلند عمارتیں) آسمان تک لے جائے

عاقبت زیرِ زمیں گردی نہاں
لیکن تجھے آخر کار زمین کے نیچے چھپنا ہے

[1] دنیا کا کچھ حصہ حاصل ہوتا ۱۲
[2] اس کا سر نہ کچلے ۱۲

گر چو رستم شوکت و زورت بود

اگرچہ تیری طاقت و دبدبہ رستم کی مانند ہو

جائے چوں بہرام در گورت بود

اگرچہ تیرا مقام بہرام گور (بادشاہ) جیسا ہو

اے پسر از آخرت غافل مباش

اے لڑکے آخرت سے غافل نہ ہو

با متاعِ ایں جہاں خوشدل مباش

دنیوی ساز و سامان سے خوش دل و مسرور نہ ہو

در بلیاتِ جہاں صبّار باش

دُنیا کے مصائب پر صبر کر

گاہ نعمت شاکرِ جبّار باش

کبھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر (بھی) ادا کر

در بیانِ دلائلِ شقاوت

بدنصیبی کے دلائل کا بیان

چار چیز آثارِ بدبختی بود

چار چیزیں بد نصیبی کی علامت ہیں

جاہلی و کاہلی سختی بود

جہالت اور سستی باعث دشواری ہوتی ہیں

بیکسی[1] و ناکسی[2] مر چار شد

بے کسی اور ناکسی خاص طور پہ یہ چار چیزیں

بختِ بد را ایں ہمہ آثار شد

سب بد نصیبی کی علامتیں ہیں

آنکہ در بندِ عبادت می شود

عبادتِ ربانی کا اسیر شخص

بیشک از اہلِ سعادت می شود

بلاشبہ سعادت مندوں میں سے ہوتا ہے

بر ہوائے خود قدم ہر کو نہاد

جس نے اپنی خواہشات کی پیروی اختیار کی

کے تواند کرد بانفسک جہاد

کب تک اپنے نفس امارہ سے جہاد کر سکتا اور لڑ سکتا ہے

ہر کہ سازد در جہاں با خواب و خور

جو دنیا میں کھانے اور پینے کو وطیرہ بنائے

در قیامت باشدش ز آتش گذر

قیامت میں وہ جہنم میں بسر کرے گا

رو بگرداں از مراد و آرزوی

نفسانی خواہش و آرزو اور مراد سے منہ موڑ لے

پس بدرگاہِ خدا می آر روی

پھر بارگاہ ربانی کی طرف متوجہ ہو جا

[1] تنہا بے یار و مددگار ہونا ۱۲
[2] اور فکر میں رہنے والا ۱۲
ہ

کامرانی سر بناکامی کشد
(نفس امارہ کی) فتح و کامیابی کا انجام ناکامی ہوتا ہے

مرد رہ خط در نکو نامی کشد
حق کا طلبگار نیک نامی[1] پر خط کھینچتا ہے[2]

امر و نہی حق چو داری اے ولید
اے لڑکے اللہ کے فرمان کی تعمیل[3] اور رُک جانے پر کاربند رہ

پس مرو دنبالہ نفسِ پلید
ناپاک نفس کے پیچھے مت جا (اس سے دُور بھاگ)

ہر کہ ترک کامرانی می کند
جو آخرت کی کامیابی سے گریز کرتا ہے

بر خلافش زندگانی می کند
وہ (امر حق کے) خلاف زندگی بسر کرتا ہے

امر و نہی حق ز قرآں گوش دار
قرآن شریف میں بتلائے ہوئے امر و نہی کو محفوظ رکھ

جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
یہ خیال رکھ کہ دُنیا خوش ہونے کی جگہ نہیں ہے

در بیانِ ریاضت

ریاضت (عبادت میں محنت) کا بیان

گر ہمی خواہی کہ گردی سر بلند
اگر سربلند ہونے کی خواہش ہے

اے پسر بر خود درِ راحت بہ بند
اے لڑکے اپنے آپ پر راحت (کوشی) کا دروازہ بند کرلے

ہر کہ بر بست اُو درِ راحت تمام
جس نے خود پر دنیوی راحت و[4] آسائش کا دروازہ مکمل بند کرلیا

باز شد بروے درِ دار السّلام
اس پر جنت کا دروازہ کھل گیا (جنت کا حق دار ہوگیا)

غیرِ حق را ہر کہ خواہد اے پسر
اے لڑکے! جو شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا طلبگار ہو

کیست در عالم ازو گمراہ تر
اس سے زیادہ گمراہ دُنیا میں کون ہے

اے برادر ترکِ عزّ و جاہ کن
اے بھائی (دنیوی عزت و مرتبہ (کا خیال) ترک کردے

خویش را شائستۂ درگاہ کن
خود کو بارگاہ ربانی کے لائق بنا

عزّ و جاہت سر بہ پستی می کشد
(دنیوی) عزت و مرتبہ زوال و پستی کی طرف لیجاتا ہے

مر ترا بر تن پرستی می کشد
تجھے راحت و تن پرستی کا خوگر بناتا ہے

[1] اور نام و نمود ۱۲
[2] یعنی اسے ناموری کی تمنا نہیں ہوتی ۱۲
[3] اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ۱۲
[4] اور ہمہ تن رضائے خداوندی کی جستجو میں لگ گیا ۱۲

خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوی
دنیوی مرتبہ کا طلب گار ذلیل ہوتا ہے
اے برادر قربِ آں درگاہ جوی
اے بھائی بارگاہ خداوندی کے قرب کی جستجو کر

نفس در ترکِ ہوا مسکیں بود
نفس ترکِ خواہشات سے عاجز ہوتا ہے
گوشمالِ نفسِ ناداں ایں بود
اس بے وقوف نفس کی سزا یہی ہے

چوں دلت از یادِ حق ایمن بود
تیرا دل یادِ حق سے مطمئن ہو گا
نفسک امارہ کے ساکن بود
تو تیرا نفس امارہ (مقابلہ میں) کہاں ٹھہر سکتا ہے

ہر کہ اورا تکیہ بر صانع بود
جس کا اللہ پر بھروسہ ہو
در جہاں با لقمہ قانع بود
وہ دنیا میں ایک لقمہ پر قناعت کر لیتا ہے

اکتفا بر روزئے ہر روزہ کن
روز کے ملنے والے رزق پر اکتفا کر
گر نداری از خدا دریوزہ کن
یہ اگر میسّر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ (طلب کر)

در بیانِ مجاہداتِ نفس

نفس کے مجاہدات کا بیان

نفس نتواں کشت الا با سہ چیز
نفس صرف تین چیزوں سے کچلا جا سکتا ہے
چوں بگویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میرے کہنے کو یاد رکھ

خنجرِ خاموشی و شمشیرِ جوع
خاموشی کے خنجر اور بھوک کی تلوار
نیزۂ تنہائی و ترکِ ہجوع
تنہائی کے نیزہ اور نیند ترک کرنے (اور بیدار رہنے سے)

ہر کہ را نبود مرتب ایں سلاح
جو شخص ان ہتھیاروں کو ترتیب نہ دے (عمل نہ کرے)
نفسِ او ہرگز نیاید با صلاح
اس کا نفس اصلاح پذیر (و صالح) کبھی نہ ہو گا

چونکہ دل بے یادِ اللہ بود
کیونکہ تیرا یادِ الٰہی سے خالی دل ہو گا
دیوِ ملعوں یار و ہمراہت بود
تو ملعون نفس تیرا دوست و رفیق ہو گا

اہلِ دُنیا را چو زر سیم آیدش
اہل دنیا کے پاس چاندی اور سونا آنا چاہیئے

لقمہائے چرب و شیریں بایدش
تیرا در شیریں لقمے ہونے چاہئیں

ہر کہ او در بند سیم و زر بود
سونے اور چاندی کا اسیر شخص

در عقوبت عاقبت مضطر بود
اسکی سزا یہں (آخر کار) بیقرار و پریشان ہوتا ہے

آنکہ بہرِ آخرت کارش بود
جس نے آخرت کے لیے کام (اور مجاہد کئے) ہوں

از خدا تشریف بسیارش بود
اللہ تعالیٰ اس کا بے حد اعزاز فرمائیں گے

مالِ دنیا خاکساراں را دہند
دنیا کا مال حقیروں کو

آخرت پرہیز گاراں را دہند
(اور) آخرت (اخروی نعمت) پرہیزگاروں کو دیتے ہیں

ہست شیطاں اے برادر دشمنت
اے بھائی تیرا دشمن شیطان ہے

غُلِ آتش خواہد اندر گردنت
وہ تیری گردن میں آگ کا طوق ڈالنا چاہتا ہے

مُدبرے کو رُو بدنیا آورد
(جو) بدنصیب دنیا کی طلب میں لگا رہتا ہے

بہرہ کے از عالمِ عقبیٰ بود
اسے آخرت سے کیا حصہ ملے گا

اے پسر با یادِ حق مشغول باش
اے لڑکے یاد ربانی میں مشغول رہ

وز خلائق دُور ہمچو غول باش
اور بھوت کی طرح مخلوق سے دُوری[1] اختیار کر

[1] تنہائی کے جنگل میں رہنا ۱۲

در بیان فقر
مفلسی کا بیان

فقرِ خود را پیش کس پیدا مکن
اپنے افلاس کا کسی کے سامنے اظہار نہ کر

محنتِ امروز را فردا مکن
آنیوالی کل کی احتیاج کی خاطر پریشان مت ہو

مر ترا آنکس کہ فردا جاں دہد
تجھے کل تک زندہ رکھنے والی ذات

غم مخور آخر کہ آب و ناں دہد
غم نہ کر کہ (وہ تجھے) پانی اور روٹی (رزق) عطا کریگا

تا بکے چوں مور باشی دانہ کش
چیونٹی کی طرح کب تک دانے (رزق) اکٹھا کرے گا

گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
اگر تو مرد ہے تو بہادری سے فاقہ برداشت کر

بر توکّل گر بود فیروزیت
اگر تو صحیح معنی میں متوکل ہو جائے

حق دہد مانندِ مرغاں روزیت
تو پرندوں کی طرح اللہ تعالیٰ تجھے روزی عطا کرے

از خدا شاکر بود مردِ فقیر
درویش اللہ تعالیٰ پر شاکر (بہرصورت) ہوتا ہے

گر دہد توشش لبِ نانِ فطیر
خواہ اللہ اسے غیر خمیری روٹی کا ایک کنارہ ہی بخشے

خم مشو پیشِ توانگر ہمچو طاق
مالدار کے سامنے محراب کیطرح مت جھک

تانگردی جفت با اہلِ نفاق
تاکہ تیرا شمار اہل نفاق میں نہ ہو

مردِ رہ را نام و ننگ از خلق نیست
راہ سلوک (تصوف) میں چلنے والے کو مخلوق کی نام آوری کی پرواہ نہیں اور ذلت

نفرتش از جامہائے دلق نیست
(اور) اسے گدڑی پوشی سے نفرت نہیں

ہر کہ را ذوقِ نکو نامی بود
جسے دنیوی نیک نامی کی پروا (و ذوق) ہو

خاص مشمارش کہ او عامی بود
اسے خاص (بندگان خدا) میں مت سمجھ وہ عام شخص ہے

گر ترا دل فارغ از زینت بود
اگر تیرا دل (دنیوی) زیب و زینت سے خالی ہو

کے ہوائے مرکب و زینت بود
تو تجھے سواری اور زینت کی خواہش و آرزو کب ہو سکتی ہے

روئے دل چوں از ہوا برتافتی
جب دل خواہش (نفسانی) سے یکسو ہو جاتے

بعد ازاں می داں کہ حق را یافتی
تو یہ سمجھ لو کہ (راہ) حق کو پا لیا

در بیانِ دریافتنِ حقیقتِ نفسِ امّارہ
نفس امارہ کی حقیقت معلوم کر لینے کا بیان

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نفس امارہ شتر مرغ کی مانند ہے

نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا
کہ نہ بوجھ اُٹھا سکتا ہے اور نہ ہوا میں اُڑ سکتا ہے

گر بپر گوئیش گوید اشترم
اگر اس سے اُڑنے کیلئے کہا جاتے تو کہہ دیتا ہے میں اونٹ ہوں

در نہی بارش بگوید طائرم
اور اگر بوجھ رکھا جاتے تو کہہ دے کہ میں پرندہ ہوں

چوں گیاہِ زہر رنگش دلکش ست — لیک طعمش تلخ و بویش ناخوش ست

یہ نفس زہریلی خوش رنگ گھاس کی طرح ہے — کہ اس کا مزہ کڑوا اور نوشگوار بُو ہے

گر بطاعت خوانیش سستی کند — لیک اندر معصیت چستی کند

اگرچہ نفس اطاعت کیشی اور رب کی فرمانبرداری میں سستی برتتا ہے — مگر معصیت و نافرمانی میں چستی سے کام لیتا ہے

نفس را آں بہ کہ در زنداں کنی — ہرچہ فرماید خلافِ آں کنی

نفس کو قید خانہ میں ڈالنا ہی بہتر ہے — جو کچھ یہ کہے اس کے خلاف کرو

کامِ نفسِ بد برابر آوردن خطاست — زانکہ دشمن را بپروردن خطاست

نفس امارہ کا مقصد پورا کرنا غلطی ہے — کیونکہ دشمن کی پرورش ہی غلط ہے

نیست درمانش بجز جوع و عطش — تاکہ سازی رام اندر طاعتش

نفس کا علاج بھوک اور پیاس کے علاوہ نہیں ہے — تاکہ یہ مطیع و فرمانبردار ہو کر رہے

چوں شتر در رہ در آی و بارکش — بارِ طاعت بر درِ جبار کش

اونٹ کی مانند راہ خدا میں آئے اور (اطاعت) کا بوجھ اٹھائے — (اور) فرمانبرداری کا بوجھ اٹھا کر بارگاہِ ربانی تک لیجائے

بارِ ایزد را بجاں باید کشید — ورنہ ہمچو سگ زباں باید کشید

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا بوجھ زندگی کو کھینچنا چاہیئے — ورنہ کتے کی مانند ہانپنا ہو گا

ہر کہ گردن می کشد زیں بار ہا — باشد از نفریں برو انبار ہا

جس نے اس بارِ اطاعت سے سرکشی اختیار کی — اس پر (بالآخر) نفرت کا بوجھ ہو گا

چوں شتر مرغ آنکہ از بارش گریخت — از گلستانِ حیاتش پر بریخت

شتر مرغ کی طرح بارِ اطاعت سے بھاگنے والا — گلستانِ حیات (جنت) نہ پہنچ سکا

ہر کہ بارش را تحمل می کند — در جہاں جانش تجمل می کند

جو اطاعت ربانی کا بوجھ اٹھاتا ہے — دنیا میں بھی اپنی زندگی خوبصورت و آدیزہ بناتا ہے

۱؎ کہ اسے اسطرح کچلا جاتا ہے ۱۲
۲؎ اور اس کے دروازہ ۱۲
۳؎ مطیع ہونا چاہیئے ۱۲

کردۂ بار امانت را قبول
انسان نے بار امانت کو قبول کیا[1]

روز اوّل خود فضولی کردۂ!
ازل میں خود فضولی (انسان) نے بارِ امانت اُٹھایا

جنبشے کن اے پسر غافل مباش
اے لڑکے غافل نہ ہو عبادت میں لگ جا

ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود
اطاعت گذاری میں سستی برتنے والے کا انجام

وقتِ طاعت تیز رو چوں باد باش
اطاعت کے وقت ہوا کی طرح تیز ہو جا

راہِ پُرخوف ست و دزداں در کمیں
راہ خطرناک ہے اور چور گھات میں ہیں

منزلت دور ست و بارت بس گراں
تیری منزل دُور ہے اور بوجھ زیادہ ہے

ہر کہ در رہ از گراں باراں بود
جو شخص راستہ میں گراں بار ہوتا ہے

لاشہ داری سبک کن بارِ خویش
گدھا کمزور ہے اپنا بوجھ ہلکا کر

چیست بارت؟ جیفۂ دنیائے دوں
تیرا بوجھ کیا ہے؟ ذلیل دنیا کی لاش (کا بوجھ)

از کشیدن پس نباید شد ملول
لہٰذا یہ بارِ امانت اُٹھانے سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیئے

واں فضولی از جہولی کردۂ!
اور پھر اس فضولی نے نادانی کا مظاہرہ کیا[2]

چوں بلیٰ گفتی بہ تن تنبل مباش
جب تونے "ہاں" کہا ہے[3] تو جسم کو کاہلی میں مبتلا نہ کر

حاصلش گمراہی و خذلاں بود
گمراہی اور رسوائی ہے

وز ہمہ کارِ جہاں آزاد باش
اور دنیا کے سارے کاموں سے یکسو ہو جا

رہبرے بر تا نمانی بر زمیں
کسی راہبر[5] کا ہاتھ تھام لے تاکہ تو زمین[6] پر نہ رہے

کوششے کن پس ممان از دیگراں
کوشش کر تاکہ اوروں سے پیچھے نہ رہے

ہر دمش از دیدہ چوں باراں بود
ہر وقت اسکی آنکھ سے بارش کی طرح آنسو برستے ہیں

ورنہ در رہ سخت بینی کارِ خویش
راستہ میں تیرا کام بے حد خراب ہو گا

کز پئے آں کشتہ خوار و زبوں
کس لیے اسکی خاطر ذلیل و خستہ حال ہوا ہے

[1] قرآن کریم کی آیت انا عرضنا الامانۃ سے و حملھا الانسان تک کی جانب پورے شعر میں اشارہ کیا گیا ہے ۱۲
[2] انہ کان ظلوماً جہولاً (والآیۃ) ۱۲
[3] عہد الست قالوا بلیٰ کی جانب اشارہ ہے ۱۲
[4] عبادت سے منہ نہ موڑ ۱۲
[5] مرشد کامل ۱۲
[6] معرفت خداوندی سے محروم نہ رہے ۱۲
[7] زیادہ بوجھ اٹھائے ہوئے ۱۲

در بیانِ ترک خود رائی و خود ستائی

خود رائی اور خود ستائی کے ترک کا بیان

سرچہ آرائی بدستنار اے پسر
اے لڑکے سر کو عمامہ سے کیا آراستہ کرنا ہے
تا توانی دل بدست آر اے پسر
اے لڑکے ہو سکے تو کسی کا دل موہ لے

تا نگیری ترکِ عزّ و مال و جاہ
جسوقت تک (دنیوی) عزت و مال و مرتبہ کا خیال، ترک نہیں کریگا
از ہمہ بر سر نیاتی چوں کلاہ
سر کے کلاہ (ٹوپی) کیطرح سب سے ممتاز نہ ہو گا

نیست مردی خویش را آراستن
خود کو آراستہ کرنے والا مرد (مرد خدا) نہیں ہے
قصدِ جاں کرد آنکہ او آراست تن
جسنے جسم کو سنوارا اس نے اپنی روح ہلاک کر دی

نیست بر تن بہتر از تقویٰ لباس
جسم پر تقویٰ و پارسائی سے بہتر کوئی لباس نہیں ہے
در تکلف مرد را نبود اساس
مرد کیلئے تکلفات باعثِ مضبوطی و پائداری نہیں

ہر کہ او در بندِ آرائش بود
جسم کے سنوارنے ہی میں ڈوبا رہنے والا
در جہاں فرزندِ آسائش بود
دنیا میں آرام و آسائش کا پتلا (خوگر) ہو جاتا ہے

عاقبت جز نامرادی نبودش
انجام کار اسے سوائے نامرادی کے کچھ نہیں ملتا
بہرہ از عیش و شادی نبودش
اور عیش و نشاط کا کوئی حصہ حاصل نہیں ہوتا

خود ستائی پیشہ شیطاں بود
اپنے منہ سے اپنی تعریف شیطان کا طریقہ ہے
ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود
مرد (اور بڑا) وہ ہے جو عاجزی پسند ہو

گفت شیطاں من ز آدم بہترم
شیطان نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں
تا قیامت گشت ملعول لاجرم
تو قیامت تک کے لیے ملعون ہو گیا

از تواضع خاک مردم می شود
تواضع کے باعث مٹی (بھی) انسان بن جاتی ہے
نورِ نار از سرکشی گم می شود
آگ کا نور سرکشی کے باعث گم ہو جاتا ہے

ا؎ اس کے بجائے ۱۲
۲؎ اس کے کام آکر ۱۲
۳؎ فضل ربانی سے محرومی ۱۲
۴؎ متکبر مزاج ہو ۱۲
۵؎ کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا ہوں اور آدمؑ مٹی سے ۱۲
۶؎ ترقی نصیب ہوتی ہے ۱۲
۷؎ شعلہ کی لپٹ ۱۲
۸؎ سر ابھارنے والا ۱۲

رانده شد ابلیس از مستکبری
شیطان غرور کے باعث راندۂ درگاہِ ربانی ہوا
گشت مقبل آدمؑ از مستغفری
اور حضرت آدم علیہ السلام استغفار کی بنا پر بانصیب ہوئے

شد عزیز آدمؑ چو استغفار کرد
حضرت آدمؑ استغفار کے سبب (اللہ تعالیٰ) کے پیارے ہو گئے
خوار شد شیطاں چو استکبار کرد
شیطان غرور کی بنا پر ذلیل ہوا

دانہ پست افتد زبر دستش کنند
دانہ پست ہوتا ہے تو ابھارا جاتا ہے
خوشہ چوں برسر کشد پستش کنند
(اور) خوشہ کو سر ابھارنے کی بنا پر توڑ لیتے ہیں

در بیانِ آثارِ ابلہاں
بیوقوفوں کی علامتوں کا بیان

چار چیز آمد نشانِ ابلہی
چار چیزیں بے وقوفی کی علامت ہیں
باتو گویم تا بیابی آگہی!
میں تجھے بتاتا ہوں تاکہ تو آگاہ ہو جائے

عیب خود را بد نہ بیند در جہاں
دنیا میں اپنے عیب کو عیب نہ سمجھنا
باشد اندر جستنِ عیب کساں
(اور) دوسروں کے عیب کی جستجو میں رہنا

تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن
اپنے دل میں بخل کا بیج بونا
آنگہ امیدِ سخاوت داشتن
اور اس کے ساتھ سخاوت کی اُمید رکھنا

ہر کہ خلق از خُلقِ او خوشنود نیست
جس کے اخلاق سے مخلوق خوش نہ ہو
ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
درِ معبود اور بارگاہِ ربانی میں اسکی کوئی قدر و قعت نہیں

ہر کہ او را پیشہ بد خوئی بود
جس شخص کا وطیرہ ہی بداخلاقی و تلخ مزاجی ہو
کارِ او پیوستہ بد روئی بود
اس کا کام بدروئی و خرابی سے ہی وابستہ ہوتا ہے

خوئے بد در تن بلائے جاں بود
بری عادت جسم و روح کے لیے وبال ہوتی ہے
مردمِ بدخو نہ از انساں بود
بری عادت والے شخص کا شمار انسانوں میں نہیں ہوتا

ل‍ہ زمین میں پہنچتا ہے ۱۲ ۲ے کنجوس ہونا اور کسی کے کام نہ آنا ۱۲
۳ے دوسروں ۱۲
۴ے بداخلاق ہو ۱۲
۵ے انجام خراب ہوتا ہے ۱۲

بخل شاخے از درختِ دوزخ است
کنجوس دوزخ کے درخت کی ایک شاخ ہے
واں بخیلک از سگانِ مسلخ است
حقیر کنجوس مذبح کا کتا ہے

روئے جنت را کجا بیند بخیل
جنت کا چہرہ بخیل کہاں دیکھے گا[1]
پشہ افتادہ زیرِ پائے پیل
ہاتھی کے پاؤں کے نیچے آیا ہوا مچھر ہے

باش از بخلِ بخیلاں بر کراں
بخیلوں کے بخل سے کنارہ کش (اور یکسو) رہ
تا نباشی از شمارِ ابلہاں
تاکہ تیرا شمار بے وقوفوں میں نہ ہو

در بیانِ عافیت
عافیت کا بیان

از بلا تا رستہ گردی اے عزیز
اے عزیز مصیبت سے چھٹکارہ کی راہ
باز باید داشتن دست از دو چیز
دو چیزوں سے بے تعلق رہنا ہے

رو تو دست از نفس و دنیا باز دار
زندگی نفس اور دنیا سے الگ ہو کر گزار
تا بلا ہا را نباشد با تو کار
تاکہ تجھے مصیبتوں کا سامنا نہ ہو

گر بحرص و آز گردی مبتلا
اگر حرص و ہوس میں مبتلا ہو گا
با تو رو آرد ز ہر سو صد بلا
تو تجھ پر ہر طرف سے مصیبتوں کی یلغار ہو گی

آنکہ نبود ہیچ نقدش درمیاں
جس کی ہمیانی میں نقدی (روپیہ پیسہ) نہ ہو
ہر کجا باشد بود اندر اماں
جہاں بھی ہو گا محفوظ رہے گا[2]

نفس و دنیا را رہا کن اے پسر
اے لڑکے نفس و دنیا کا راستہ چھوڑ دے[3]
تا رہی از ہر بلا و ہر خطر
تاکہ ہر مصیبت اور ہر خطرہ سے نجات مل جائے

اے بسا کس کز برائے نفسِ زار
بہت سے لوگ ذلیل و حقیر نفس کی خاطر
در بلا افتاد و گشت از غم نزار
مصیبت میں مبتلا ہوتے اور غم سے نڈھال ہو گئے

[1] داخلہ کہاں نصیب ہوگا ۱۲
[2] کوئی گزند نہ پہنچا سکے گا ۱۲
[3] بے نیاز ہو جاؤ ۱۲

از برائے نفس مرغ نامراد
نفس کی خاطر نامراد پرند (انسان)

آمد و در دامِ صیاد اوفتاد
آکر شکاری کے جال میں پھنس گیا

تا دلت آرام یابد اے پسر
اے لڑکے تاکہ تیرا دل آرام پائے

بود و نابودِ جہاں یکسر شمر
دنیا کے (مال وغیرہ) کے ہونے نہ ہونے کو برابر سمجھ

از عذابِ قہرِ حق ایمن مباش
عذابِ خداوندی سے بے خوف نہ ہو

در پئے آزارِ ہر مومن مباش
کسی مومن (مسلم بھائی) کی تکلیف کے درپے نہ ہو

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب نہ کر

زانکہ نبود جز خدا فریاد رس
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی فریاد رس نہیں

ہر کرا رنجاندۂ عذرش بخواہ
جس کو تجھ سے تکلیف پہنچی ہو اس سے معذرت کر لے

تا نباشد خصمِ تو در عرصہ گاہ
تاکہ قیامت کے میدان میں کوئی تیرا دشمن اور مخالف نہ ہو

گر غنا خواہد کسے از ذو المنن
اگر لوگوں کا احسان مند ہونے سے بچنا چاہے

در قناعت می توانش یافتن
تو جتنا میسّر ہو اسی پر قناعت کر

در بیانِ عقلِ عاقلاں
عقلمندوں کی عقل کا بیان

ہر کرا عقل ست و دانش ای عزیز
اے عزیز! جو صاحب عقل و دانش ہے

دور باید بودنش از چار چیز
اسے چار چیزوں سے دُور رہنا چاہیئے

کارِ خود با ناسزا نکند رہا
اپنا کام نا اہل کے سپرد نہ کرے

مردمی نکند بجائے ناسزا
نالائقی پر اظہار شرافت نہ کرے[1]

عقل داری میل بدکاری مکن
تو صاحب عقل ہے تو بدکاری کی طرف مائل نہ ہو

زین چو بگذشتی سبکساری مکن
بدکاری کے ارتکاب سے خود کو ہلکا نہ کر

[1] اور کام حوالہ نہ کرے ۱۲

هر کرا از حلم دل روشن بود
جس کا دل بردباری سے روشن ہو

در زمانه با صلاحِ تن بود
(وہ) زمانہ میں سلامتی و تندرستی، جسم (و روح) کیساتھ رہتا ہے

تا شوی پیش از همه از روزگار
جہاں تک ہو زمانہ والے کے سامنے

دست بر نان و نمک بگشاده دار
کھلانے پلانے کا ہاتھ کشادہ رکھ [1]

تا تو باشی در زمانه دادگر
تاکہ تو زمانہ میں منصف مشہور ہو

زیر دستاں را نکو دار اے پسر
اے لڑکے کمزوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کر

هر که بر پندِ خود آمد استوار
جو نصیحت پر خود (بھی) عمل پیرا ہو

پندِ او را دیگراں بندند کار
اس کی نصیحت پر دوسرے عمل کرتے ہیں

هر که از گفتارِ خود باشد ملول
جس کی گفتگو خود اسے ملول و غمزدہ کرتی ہو

قولِ او را دیگرے نکند قبول
اس کا قول دوسرے قبول نہیں کرتے [2]

هر چه باشد در شریعت ناپسند
جو چیز شریعت میں [3] پسندیدہ نہ ہو

دور باش از وے چو هستی هوشمند
عقل مند ہے تو اس سے دوری اختیار کر

تا صوابِ کار بینی سر بسر
تاکہ مکمل طور پر کام ٹھیک و درست ہو

بر مرادِ خود مکن کار اے پسر
(اسلئے) اے لڑکے اپنی مراد [4] پر عمل پیرا نہ ہو

[1] سخاوت سے کام لے ۱۲
[2] قابل قبول و عمل نہیں سمجھتے ۱۲
[3] نگاہ شریعت میں ۱۲
[4] نفسانی خواہش ۱۲

در بیانِ رستگاری
چھٹکارے کا بیان

هست بیشک رستگاری در سه چیز
تین چیزیں بلاشبہ (عذاب سے) چھٹکارے کا باعث ہیں

با تو گویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز میں تجھ سے یاد رکھنے کے لیے کہتا ہوں

زاں یکے ترسیدن ست از ذوالجلال
ان میں سے ایک اللہ تعالےٰ کا خوف ہے

دوم آمد جستنِ قوتِ حلال
دوسرے حلال روزی کی تلاش

سوم رفتن بود بر راہِ راست — رستگار است آنکہ ایں خصلت وراست

تیسرے راہِ راست پر چلنا[1] — جسے یہ خصلت میسر ہو وہ ٹھیک راہ پر[2] ہے

گر تواضع پیش گیری اے جواں — دوست دارندت ہمہ خلقِ جہاں

اگر اے جوان تواضع اختیار کرے — تو تو سارے عالم کا محبوب ہو جائے

سر مکن در پیشِ دُنیا دار پست — ور کنی بیشک رود دینت زدست

دنیادار کے آگے سر نہ جھکا — اگر جھکائے گا تو تیرا دین ہاتھ سے جاتا رہے گا

ہر کہ او از حرص دُنیا دار شد — بیگماں از وے خدا بیزار شد

جس نے حرص کے باعث دنیاداری اختیار کی — بلاشبہ اس سے اللہ تعالیٰ بیزار ہو گیا

بہر زر مستائے دنیا دار را — تا چہ خواہی کردن ایں مردار را

دنیادار کی دولت کی خاطر[3] تعریف و ستائش مت کر — اس دنیوی مال و دولت کا کیا کرے گا

مُردگانند اغنیائے روزگار — اے پسر با مُردگاں صحبت مدار

دُنیا (زمانہ) کے مالدار (گویا) مُردے ہیں — اے لڑکے مردوں کی ہم نشینی اختیار نہ کر

مال و زر بیحد بدست آوردہ گیر — بعد ازاں در گور حسرت بردہ گیر

مال و دولت خواہ کتنی بھی اکٹھی کر لے — اس کے بعد[4] اس کی حسرت و آرزو قبر میں ساتھ جائیگی

در بیانِ فضیلت ذکر

ذکر کی فضیلت کا بیان

باش دائم اے پسر در یادِ حق — گر خبر داری زعدل و دادِ حق

اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ لگا رہ — اگر تو اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف سے آگاہ ہے

زندہ دار از ذکر صبح و شام را — در تغافل مگذر ایں ایّام را

صبح و شام کو ذکرِ خداوندی سے زندہ رکھ[5] — ایام حیات غفلت میں نہ گذار

[1] راہ شریعت ۱۲
[2] اور نجات یافتہ ہے ۱۲
[3] حصول دولت ۱۲
[4] بالآخر ۱۲
[5] کہ یہ حیات بخش ہے ۱۲

یادِ حق آمد غذا ایں روح را
ذکر خداوندی روح کے لیے غذا ہے

مرہم آمد ایں دلِ مجروح را
(اور) زخمی دل کا مرہم ہے

یادِ حق گر مونسِ جانت بود
اللہ تعالیٰ کی یاد اگر تیری رفیق جان ہوجائے

کے ہوائے کاخ وایوانت بود
تو محلوں کی خواہش و آرزو باقی نہ رہے

گر زمانے غافل از رحماں شوی
اگر ایک وقت تک اللہ تعالیٰ[1] سے غافل رہے

اندراں دم ہمدمِ شیطاں شوی
تو تو اسی وقت شیطان کا ساتھی ہوجاتے گا

مومنا ذکر خدا بسیار گوی
اے مومن اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کر

تا بیابی در دو عالم آبروی
تاکہ تجھے دونوں جہان میں عزت و آبرو نصیب ہو

ذکر را اخلاص می باید نخست
اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے شرطِ اول اخلاص ہے

ذکر بے اخلاص کے باشد درست
اخلاص سے خالی ذکر غلط (و بے سود) ہوتا ہے

ذکر بر سہ[2] وجہ باشد بے خلاف
ذکر کے بالاتفاق تین طریقے ہیں

تو ندانی ایں سخن را از گزاف
تو یہ بات بے سود نہ سمجھ

عام را نبود بجز ذکرِ زباں
عام لوگوں کا ذکر محض زبان سے ہوتا ہے

ذکرِ خاصاں باشد از دل بیگماں
(اور) خواص کا ذکر بلا شبہ دل سے ہوتا ہے

ذکرِ خاص الخاص ذکرِ سر بود
اللہ کے مخصوص بندوں کا ذکر پوشیدہ[2] ہوتا ہے

ہر کہ ذاکر نیست او خاسر بود
ذکر نہ کرنے والا شخص[3] ٹوٹے میں رہتا ہے

ذکر بے تعظیم گفتن بدعت است
عظمت ربانی کا پورا دھیان نہ رکھتے ہوئے ذکر اللہ باعث گناہ ہے

واندراں یک شرط دیگر حرمت است
ذکر اللہ کی شرط اس کا (پورا) احترام (بھی) ہے

ہست مر ہر عضو را ذکرے دگر

ہفت اعضا ہست ذاکر اے پسر

[1] اللہ تعالیٰ کی یاد سے ۱۲
[2] روحانی ۱۲
[3] آخرت کے اعتبار سے ۱۲

ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن
آنکھ کا ذکر خوفِ خداوندی سے رونا ہے
باز در آیاتِ او نگریستن
پھر آیاتِ ربانی میں غور و فکر کرنا ہے

یاری ہر عاجز آمد ذکرِ دست
ہاتھ کا ذکر یہ ہے کہ ہر عاجز کی مدد کرے
ذکرِ پا خویشاں زیارت کردن ست
(اور) پاؤں کا ذکر اپنوں کی ملاقات ہے

استماعِ قولِ رحمٰن ذکرِ گوش
کان کا ذکر فرمانِ رب سننا ہے
تا توانی روز و شب در ذکر کوش
دن اور رات میں جس قدر ہو سکے ذکر میں مصروف رہ

اشتیاقِ حق بود ذکرِ دلت
دل کا ذکر اللہ تعالیٰ کا اشتیاق ہے
کوش تا ایں ذکر گردد حاصلت
اسکی سعی کر تاکہ تجھے یہ ذکر میسر ہو جائے

آنکہ از جہل ست دائم در گناہ
جو شخص نادانی کی بنا پر ہمیشہ گناہ میں مبتلا رہتا ہے
کے حلاوت یابد از ذکرِ اللہ
اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اسے کب حلاوت نصیب ہو سکتی ہے

خواندنِ قرآں بود ذکرِ لساں
زبان کا ذکر تلاوتِ قرآن ہے
ہر کرا ایں نیست ہست از مفلساں
جسے یہ (دولت) حاصل نہیں مفلسوں میں اس کا شمار ہے

شکرِ نعمتہائے حق می کن مدام
ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر
تا کند حق بر تو نعمتہا مدام
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ نعمتوں سے نوازتا رہے

حمدِ خالق بر زباں دار اے پسر
اے لڑکے اللہ تعالیٰ کی تعریف وردِ زبان رکھ
عمر تا برباد ندہی سر بسر
تاکہ تیری عمر بالکل ضائع و برباد نہ ہو

لب مجنباں جز بذکرِ کردگار
اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ہونٹ مت ہلا
زانکہ پاکاں راہمیں بود ست کار
اس لیے کہ نیک لوگوں کا یہی طریقہ ہے

در بیانِ عمل چار چیز
چار چیزوں پر عمل کا بیان

له اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ۱۲

برہمہ کس نیک باشد چار چیز
چار چیزیں سب کے لیے بہتر ہیں

باتو گویم یاد گیرش اے عزیز
اے عزیز (محبوب) میں تجھ سے کہتا ہوں اسے یاد رکھ

اوّل آں باشد کہ باشی داد گر
پہلے یہ کہ تو منصف ہو

ہم ز عقلِ خویش باشی با خبر[1]
اپنی عقل سے بھی آگاہ ہو

با شکیبائی تقرب کردن ست
صبر سے کام لے کر بارگاہِ ربانی میں تقرب حاصل کرنا

حُرمتِ مردم بجا آوردن ست
لوگوں کی عزت بجا لانا

دربیانِ خصلتِ ذمیمہ
بری خصلت کا بیان

چار چیز دیگر اے نیکو سرشت
اے اچھی فطرت والے چار چیزیں اور ہیں

ہست از جملہ خلائق نیک زشت
جو کل مخلوقات میں سے بد ترین ہیں

زاں چہار اوّل حسد کینی بود
ان چار میں پہلی کینہ پروری ہے

زاں گذشتے عجب[2] و خود بینی بود
پھر غرور و خود بینی (خود ستائی) ہے

خشم[3] را دیگر فرونا خوردن ست
تیسری لوگوں پر غصہ کا اظہار ہے

خصلتِ چارم بخیلی کردن ست
چوتھی خصلت کنجوسی ہے

اے پسر کم گرد گردِ ایں خصال
اے لڑکے ان خصلتوں کے ارد گرد نہ گھوم

از برائے آنکہ زشت انداین فعال
کیونکہ یہ کام برے ہیں

غل و غش بگذار چوں زر پاک شو
میل کچیل چھوڑ کر سونے کی طرح پاک ہو جا

پیش ازاں کہ خاک گردی خاک شو[4]
(مرنے اور) مٹی میں ملنے سے پہلے مٹی بن جا

حرص بگذار و قناعت پیشہ کن
حرص کو چھوڑ کر قناعت اختیار کر

آخر از مردن یکے اندیشہ کن[5]
اور مرنے کے بارے میں سوچ

---

[1] عقل سے کام لینے کے طریقہ سے بھی
[2] انہیں مت اپناؤ
[3] کھوٹ اور کدورت ۱۲
[4] طریقہ تواضع اختیار کر ۱۲
[5] غور و فکر کر ۱۲

بامحبّاں باش دائم ہم نشیں — ناتوانی روئے اعدارا مبیں
ہمیشہ دوستوں کی ہم نشینی اختیار کر — جب تک ہو سکے دشمنوں کے چہرے مت دیکھ

دربیان سعادت ونصیحت

خوش نصیبی اور نصیحت کا بیان

برسعادت چار چیز آمد دلیل — شرح ایں ہر چار بشنو اے خلیل
چار چیزیں خوش نصیبی کی علامت ہیں — اے دوست ان چاروں کی شرح وتفسیر سن

ازسعادت ہر کرا باشد نشاں — باشدش تدبیرہا بادوستاں
جس شخص میں سعادت کی علامت ہو — اسکی مصلحتوں کا محور دوست ہوتے ہیں[1]

ہر کرا باشد سعادت رہنمائے — صبر دارد از جفائے ناسزائے
جس شخص کی رہنما سعادت (نیک بختی) ہو — نالائقوں کے ظلم پر صبر کرتا ہے

ہر کرا بخت وسعادت گشت یار — درجہاں باشد بدشمن سازگار
جس کے رفیق نصیب وسعادت ہوں — وہ دُنیا میں دشمن کے ساتھ نبھالے گا[2]

گر تو خود نارِ ہوا راکشتۂ — واں کہ از اہل سعادت گشتۂ
اگر تو نے خواہش کی آگ کو کچل دیا[3] — سمجھ لے کہ سعادت مندوں میں شامل ہو گیا

گر بود با دوستاں تدبیر تو — یار باشد دولت شبگیر تو
اگر تیری مصلحت کے محور دوست ہوں — تو شب بیداری کی دولت تیری رفیق ہو گی

از سر خود ہر کہ کارے می کند — بخت و دولت زو فرارے میکند
خود سری سے کام لینے والے شخص سے — نصیب اور دولت دونوں فرار اختیار کرتے ہیں

دشمن خود را نباید زد تبر — گر توانی کشت اورا با شکر
اپنے دشمن کو تیر سے نہ مارنا چاہیئے — اگر ہو سکے تو شیرینی سے مار دے[4]

[1] کہ ان سے مشورے لیکر عمل پیرا ہوتا ہے ۱۲
[2] یا اسے بھی اپنا موافق بنالیگا ۱۲
[3] بجھا دیا ۱۲
[4] یعنی احسان کرکے مار دے ۱۲

تا توانی جورِ نا اہلاں بکش
جب تک ہو سکے نا اہلوں کے ظلم سہہ لے

گر ہمی خواہی کہ یابی عیش خوش
اگر تو عیش و نشاط کا طلب گار ہے

چوں ترا آمد مقامے سازگار
جب تجھے کوئی مقام سازگار و موافق آجائے

بر نہ بندی رخت زانجاز نیہار
تو وہاں سے ہرگز مت جا

در نصیحت آں کہ نپذیرد سخن
نصیحت اسے مت کر جو قبول نہ کرے

با چنیں کس پندِ خود ضائع مکن
اس طرح اپنی نصیحت ضائع نہ کر

خوی بد را نیک کردن مشکل ست
بری عادت کو اچھی عادت سے بدلنا مشکل ہے

جہد کردن بہرِ او بے حاصل ست
اور اس کے لیے سعی لاحاصل ہے

بندہ را گر نیست در کارِ رضا
بندہ اگر رضائے خداوندی کے کام میں مشغول نہیں

کے تواند باز گرداند قضا
تو قضا و فیصلۂ ربانی کب ٹل سکتا ہے

ہر کہ او استیزہ با سلطاں کند
بادشاہ کے ساتھ لڑنے والا

کارِ خود را سر بسر ویراں کند
قطعاً اپنا نقصان کرتا ہے

ہر کہ او باغی شود از بادشاہ
بادشاہ سے بغاوت کرنے والے شخص کا

روز او چوں تیرہ شب گردد تباہ
دن بھی تاریک شب کی طرح تباہ ہوجاتا ہے

در بیانِ علامتِ مُدبِراں
بدنصیبی کی علامت کا بیان

چار چیز آمد نشانِ مُدبری
چار چیزیں بدنصیبی کی علامت ہیں

یاد گیرش گر تو روشن خاطری
اگر تیرا دل روشن ہے تو انہیں یاد رکھ

مُدبری باشد بابلہ مشورت
بدبخت بے وقوف سے مشورہ کرتا ہے

پس بجاہل دادنِ سیم و زرت
اور جاہل و بے وقوف کو اپنا سونا چاندی دیدیتا ہے

زاں یکے خصم ست و دیگر آتش ست
ان میں سے ایک دشمن اور دوسری آگ ہے
باز بیماری کزو دل ناخوش ست
پھر (تیسری) بیماری جس سے دل رنج محسوس کرتا ہے

چارمی دانش کہ آراید ترا
چوتھی چیز عقل ہے جو تجھے سنوارتی ہے
ایں ہمہ تا خرد ننماید ترا
ان سب کو تجھے چھوٹا نہ سمجھنا چاہیئے

ہر کہ در چشمش عدو باشد حقیر
جس شخص کی نگاہ میں دشمن حقیر ہو
از بلائے او کند روزی نفیر
اسے (ایک دن) اسکی وجہ سے بھاگنا پڑے گا

ذرۂ آتش چو شد افروختہ
آگ کا ذرہ (چنگاری) بھڑک کر
بینی از وے عالمے را سوختہ
عالم کو جلا دیتا ہے

علم اگر اندک بود خوارش مدار
علم خواہ تھوڑا ہو اسے ذلیل و حقیر مت سمجھ
زانکہ دارد علم قدرِ بے شمار
اس لیے کہ علم بے انتہا لائق قدر ہے

رنجِ اندک را بکن غمخوارگی
تھوڑی بیماری کا علاج کر لے
ورنہ بینی عجز در بیچارگی
ورنہ یہ بیماری لاعلاج ہو جائے گی

دردِ سر را گر نجوید کس علاج
اگر کوئی دردِ سر کا علاج نہ کرے
خوف آں باشد کہ برگردد مزاج
تو دیوانہ ہو جانے کا اندیشہ ہے

باش از قولِ مخالف پُر حذر
مخالفانہ بات سے احتیاط کر
پیش ازاں کز پا در آئی اے پسر
اے لڑکے اس سے پہلے کہ تو اوندھا ہو

آتشِ اندک تواں کشتن بآب
تھوڑی آگ پانی سے بجھائی جاسکتی ہے
وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب
ہائے وہ گھڑی کہ آگ لپٹیں مارنے لگے

در بیانِ مذمتِ خشم و غضب
غصہ کی برائی کا بیان

۱ اہمیت نہ ہو ۱۲
۲ نقصان اٹھانا پڑے گا ۱۲
۳ اور فتنہ انگیز ۱۲
۴ شکست کا منہ دیکھنا پڑے ۱۲
۵ پھر قابو پانا دشوار ہوتا ہے ۱۲

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز
اے لڑکے جس میں چار باتیں موجود ہوں
چار دیگر ہم شود موجود نیز
اس میں چار چیزیں اور بھی ہوں گی[۱]

عاقبت رسوائی آید از لجاج
چمٹنا اور پیچھے پڑ جانا آخر کار باعث رسوائی ہے
خشم را نکند پشیمانی علاج
غصہ کا علاج پشیمانی نہیں

بے گماں از کبر خیزد دشمنی
بلاشبہ غرور دشمنی کو ابھارتا ہے
حاصل آید خواری از کاہل تنی
ذلت، کاہلی و سستی و تن آسانی کے باعث نصیب ہوتی ہے

چوں لجوجی درمیاں پیدا شود
پیچھے پڑ جانے کی خصلت کے باعث
بندہ از شومی او رسوا شود
آدمی اس کی نحوست سے رسوا ہو جاتا ہے[۲]

خشم خود را چونکہ راند جاہلے
جب جاہل کو غصہ آتا ہے
جز پشیمانیش نبود حاصلے
تو سوائے شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا

ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش
جو شخص غرور کے باعث اپنا سر اونچا کرے
دوستاں گردند آخر دشمنش
آخر کار اس کے دوست بھی دشمن بن جاتے ہیں

کاہلی را ہر کہ سازد پیشہ
جو شخص کاہلی کو اپنا وطیرہ بنا لے
آید از خواری بپایش تیشہ
اسکے پاؤں کو ذلت کا تیشہ نصیب ہو گا

خشم خود را گر فرو نخورد کسے
اپنے غصہ پر قابو نہ پانے والا
عاقبت بیند پشیمانی بسے
انجام کار شرمندہ ہوتا ہے

ہر کہ او افتادہ و تن پرورست
پڑے رہنے اور تن پروری کا عادی
نیست آدم کمتر از گاؤ خرست
آدمی نہیں بلکہ گائے بیل اور گدھے سے کمتر ہے

[۱] یعنی پہلی چار سے ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۱۲
[۲] رسوا ہو گا ۱۲

در بیانِ بے ثباتی چہار چیز و پرہیز ازاں

چار چیزوں کے ناپائیدار رہنے اور ان سے پرہیز کا بیان

چار چیز اے خواجہ کم دارد بقا
گوش دار اے مومن نیکو لقا

اے خواجہ (صاحب) چار چیزیں ناپائیدار اور جلد فنا ہونیوالی ہیں
اے بظاہر اچھے مومن انہیں یاد رکھ

جورِ سلطاں را بقا کمتر بود
پس عتابِ اصدقا کمتر بود

بادشاہ کے ظلم کو بقا کم ہے
دوستوں کی ناراضی جلد ختم ہو جاتی ہے

دیگر آں مہرے کہ بینی از زناں
بے بقا چوں صحبتِ ناجنس داں

دوسرے عورتوں سے ظاہر ہونے والی محبت
بے میل شخص کی ہمنشینی کی طرح ناپائیدار ہوتی ہے

با رعیت چوں کند سلطاں ستم
مرورا باشد بقا در ملک کم [1]

بادشاہ جب رعایا پر ظلم پر کمر باندھتا ہے
تو اسکی سلطنت و بادشاہت جلد ختم ہو جاتی ہے

گر ترا از دوستاں آید عتاب
کم بقا باشد چو خط بر روئے آب

اگر تجھے دوستوں پر غصہ آتے گا
تو وہ پانی کی لکیر سے بھی جلد ختم ہو جاتے گا

گرچہ باشد زن زمانے مہرباں
چوں کم آید بہرہ بکشاید زباں

اگرچہ عورت (بیوی) ایک مدت تک مہربان رہے
جب گھر کے خرچ کا معاملہ پیش آئیگا زبان کھولے گی [2]

چوں بنا جنساں نشیند آدمی
کمترک بیند از ایشاں ہمدمی

بے میل لوگوں کے پاس بیٹھنے والے آدمی کی
رفاقت کم سے کم اختیار کرنی چاہیئے

زاغ چوں فارغ ز بوئے گل بود
نفرتش از صحبتِ بلبل بود

کوا کیونکہ پھول کی خوشبو سے بے نیاز ہوتا ہے
(تو) اسے بلبل کی ہم نشینی سے نفرت ہوتی ہے

صحبت ناجنس جاں کاہی بود
جملہ راز یں حال آگاہی بود

بے میل کی ہم نشینی روح کا گھلانا ہے
سب کو اس حالت و کیفیت سے آگاہ ہونا چاہیئے

چوں ترا ناجنس آید در نظر
اے پسر چوں باد از وے درگذر

جب تجھے کوئی بے میل شخص نظر آئے
اے لڑکے اس سے ہوا کی مانند گزر جا [3]

[1] کیونکہ ظلم کے باعث تختہ اُلٹ جاتاہے ۱۲
[2] اور لڑنے لگے گی ۱۲
[3] احتراز کر ۱۲

دربیانِ آنکہ چہار چیز از چہار چیز کمال می باید

چار چیزوں میں چار چیزوں سے کمال پیدا ہونے کا بیان

چار چیز از چار دیگر شد تمام
چار چیزیں چار چیزوں سے مکمل ہوتی ہیں

دانشِ مرد از خرد گیرد کمال
آدمی کی فہم عقل سے مکمل ہوتی ہے

دینت از پرہیز کامل می شود
تیرا دین پارسائی سے کامل ہوتا ہے

ہست دانش را کمالات از خرد
فہم و دانش عقل سے درجۂ کمالات حاصل کرتی ہے

شکر نعمت را کمالے مید ہد
نعمت کی شکر گذاری کمال بخشتی ہے

شکر نا کردن زوالِ نعمت است
ناشکری کرنے سے نعمت زائل ہوجاتی ہے[1]

علم را بے عقل نتواں کار بست
عقل کے بغیر علم بے سود ہے

بے خرد دانش وبال ست اے پسر
اے لڑکے بے عقل کے لیے فہم و دانش وبال ہے

ہر کہ علمے دارد و نبود بر آں
جو شخص عالم ہو مگر علم پر عمل پیرا نہ ہو

چوں شنیدی یاد میدار اے غلام
اے لڑکے انہیں سُن کر یاد رکھ

از عمل دینت ہمی یابد جمال
عمل سے تیرا دین خوب صورت بن جاتا ہے

نعمت از شکر شامل می شود
شکر گذاری سے نعمت بڑھتی ہے

بے عمل را اہلِ دیں کس نشمرد
بے عمل کو کوئی دیندار شمار نہیں کرتا

غافلاں را گوشمالے مید ہد
غافلوں کو سزا دیتی ہے

بہرۂ شاکر کمالِ نعمت است
نعمت مکمل طور پر ملنا شکر گزار کا حصّہ ہے

پیش بے عقلاں نمی باید نشست
بیوقوفوں کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیئے[2]

علم مرغ و عقل بال است اے پسر
اے لڑکے علم پرند اور عقل اسکے پر ہیں[3]

از طریقِ عقل باشد بر کراں
تقاضائے عقل اس سے کنارہ کش ہوتا ہے

---

[1] چھن جاتی ہے ۱۲

[2] یعنی زانوئے تلمذ طے نہ کرنا چاہیئے ۱۲

[3] کہ دونوں کا ہونا ضروری ہے ۱۲

در بیان آنکہ باز گردانیدن آں محالست

اس کا بیان جس کا واپس لوٹنا محال ہے

چار چیز ست آنکہ بعد از رفتنش
چار چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے چلے جانیکے بعد

از محالات ست باز آوردنش
ان کا لوٹانا ناممکن ہے

چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں
جو بات اچانک زبان پر آ گئی

یا کہ تیرے جست بیروں از کماں
یا تیر کمان سے نکل گیا

باز چوں آرد حدیثِ گفتہ را
کہی ہوتی بات لوٹ نہیں سکتی

کس نہ گرداند قضائے رفتہ را
فیصلہ ربانی کو لوٹانا کسی کے بس میں نہیں

باز کے گردد چو تیر انداختی
جو تیر چلا دیا وہ کب لوٹ سکتا ہے

ہمچنیں عمرت کہ ضائع ساختی
اسی طرح وہ عمر کیسے لوٹ سکتی ہے جو ضائع کر دی (گذر گئی)،

ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود
بے سوچے سمجھے گفتگو کرنے والا

پس ندامتہائے بسیارش بود
آخر بہت شرمندہ ہوتا ہے

تا نہ گفتی می توانی گفتنش
جو بات کہی نہ ہو وہ کہہ سکتے ہیں

چوں بگفتی کے توان بنہفتنش
جو بات کہہ دی گئی وہ کیسے چھپ سکتی ہے

در بیان غنیمت دانستن عمر

عمر کو غنیمت سمجھنے کا بیان

عمر را می داں غنیمت ہر نفس
ہر وقت اور ہر سانس عمر (زندگی) کو غنیمت سمجھ

چوں رود دیگر نیاید باز پس
جب گذر گئی پھر لوٹ کر نہیں آتی

ہیچ کس از خود قضا را رد نہ کرد
کوئی بھی فیصلہ خداوندی کو لوٹا نہیں سکتا

ہر کہ راضی از قضا شد بد نہ کرد
فیصلہ رب پر راضی ہونے والے نے برا نہیں کیا

ہر کہ می خواہد کہ باشد در اماں
جو شخص[1] امان میں رہنا چاہے
مُہر می باید نہادن بر زباں
اسے اپنی زبان پر مہر لگا لینی چاہیئے

می سزد گر عمر را داری عزیز
یہی موزوں ہے بشرطیکہ یہ لمحات عمر پیارے ہوں
چوں رود پیشش نخواہی دید نیز
جب عمر ختم ہو جائیگی پھر کچھ (آگے پیچھے) نہ دیکھے گا[2]

در بیان خاموشی وسخاوت

خاموشی اور سخاوت کا بیان

حاصل آید چار چیز از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں کے ذریعہ حاصل ہوا کرتی ہیں
یاد گیر ایں نکتہ از من اے عزیز
اے عزیز! مجھ سے اس نکتہ کو یاد رکھ

خامشی را ہر کہ سازد پیشہ
جس نے خاموشی کو اپنی عادت بنا لیا
گرددایمن[2] نبودش اندیشہ[3]
وہ ہر فکر سے محفوظ ہو گیا

گر سلامت بایدت خاموش باش
اگر سلامتی مطلوب ہے خاموش رہا کر
گشت ایمن ہر کہ نیکی کرد فاش
وہ شخص محفوظ رہا جس نے علی الاعلان نیکی کی[4]

از سخاوت مرد یابد سروری
سخاوت سے ہی آدمی کو سرداری نصیب ہوتی ہے
شکر نعمت را دہد افزوں تری
نعمت کا شکر اس میں اضافہ کرتا ہے

ہر کہ او شد ساکت و خاموش کرد
جس نے سکوت و خاموشی کو[5] اپنا یا
از سلامت کسوتے بر دوش کرد
سلامتی کا لباس اس نے کاندھے پر رکھا[6]

گر ہمی خواہی کہ باشی در اماں
اگر تو بھی امان و اطمینان کا طلب گار ہے
رو نکوئی کن تو با خلق جہاں
تو زندگی مخلوقِ عالم کے ساتھ بھلائی کرتے ہوئے گزار

ہر کرا عادت شود جود و کرم
جو سخاوت و کرم کا عادی ہو جاتا ہے
در میانِ خلق گردد محترم
مخلوق کے درمیان قابلِ احترام ہوتا ہے

---

[1] دینی و دنیوی پریشانیوں سے ۱۲
[2] چلا جائیگا ۱۲
[3] اور عمل و غور و فکر کا موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا ۱۲
[4] اور بدی سے تائب ہوا ۱۲
[5] اور شکر نعمت ۱۲
[6] محفوظ و سلامت رہا ۱۲

ہر کہ کارِ نیک یا بد می کند
جو شخص بھلا یا بُرا کام کرتا ہے
آں ہمہ می داں کہ با خود می کند
وہ سب (گویا) اپنے ہی واسطے کرتا ہے

اے برادر بندۂ معبود باش
اے بھائی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہو جا
تا توانی با سخاوت جود باش
جب تک ممکن ہو سخاوت سے کام لے

باش از بخلِ بخیلاں پُر حذر
کنجوسوں کی کنجوسی سے پرہیز کر
تا نہ سوزد مر ترا نارِ سقر
تا کہ تجھے دوزخ کی آگ نہ جلا دے

در بیان چیزے کہ خواری آرد
ان چیزوں کا بیان جن سے ذلت نصیب ہوتی ہے

چار چیزت بر دہد از چار چیز
چار چیزیں چار چیزوں سے پھل دیتی ہیں
نشنود ایں نکتہ جُز اہلِ تمیز
اس نکتہ کو اہلِ شعور کے علاوہ کوئی نہیں سنتا[۱]

ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار
جس سے یہ چار کام ظہور پذیر ہوں
بیند او چارِ دگر بے اختیار
وہ مزید چار کاموں پر مجبور ہے[۳]

چوں سؤال آورد گردد خوار مرد
سوال کریگا تو (یقیناً) آدمی ذلیل ہو گا
ماند تنہا[۲] ہر کہ استخفاف کرد
وہ اکیلا ہی رہے گا جو دوسروں کی توہین کرے گا

ہر کہ در پایانِ کارے ننگرد
جس شخص کی انجام پر نظر نہیں ہو گی
عاقبت روزے پشیمانی خورد
انجام کار ایک دن شرمندہ ہو گا

ہر کہ نکند احتیاطِ کارہا
جو اپنے کاموں میں محتاط نہ ہو گا
بر دلش آخر نشیند بارہا
آخر کار اس کے دل پر (بہت سے کام کا) بوجھ ہو گا

ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار
جو شخص بری عادت کی بنا پر لوگوں سے میل نہ کھاتا ہو
دوستاں بیشک کنند از وے فرار
بلاشبہ اس سے دوست راہِ فرار اختیار کریں گے

۱؎ یہ صحیح معنی ہیں ۱۲
۲؎ توجہ نہیں کرتا ۱۲
۳؎ یعنی نتیجتاً ان دوسرے چار سے ضرور واسطہ پڑیگا ۱۲

در بیان آنچہ آدمی را شکست آرد

ان چیزوں کا بیان جو آدمی کو شکست کا منہ دکھاتی ہیں

آدمی را چار چیز آرد شکست
چار چیزوں کی بنا پر آدمی شکست یاب ہوتا ہے
با تو گویم گوش دار اے حق پرست
اے حق پرست میں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ

دشمن بسیار و وام بے شمار
دشمنوں کی کثرت اور بے حد قرض
جرم بے حد و عیالِ پُر قطار
بے انتہا خطائیں اور کثیر العیالی

وائے مسکینے کہ غرقِ وام شد
ہائے وہ غریب و مسکین جو قرض میں ڈوب جائے[1]
ہر دمش از غصہ خوں آشام شد
وہ ہر وقت غصہ سے خون (کے گھونٹ) پیتا ہے

ہر کرا بسیار باشد دشمنش
جس شخص کے دشمن بکثرت ہوں
خیرہ گردد ہر دو چشمِ روشنش
اس کی آنکھیں بے نور ہو جاتی ہیں

ہر کرا اطفال بسیارش بود
کثیر العیال شخص
در زمانہ زاری کارش بود
زمانہ میں اس کا کام گریہ و زاری ہوتا ہے[2]

۱؎ مقروض ہو جائے ۱۲
۲؎ پریشان رہتا ہے ۱۲

در بیانِ صفتِ زنان و صبیان

عورتوں اور بچوں کی صفت کا بیان

چار چیز است از خطاہا اے پسر
اے لڑکے چار چیزوں کا شمار خطا میں ہے
گوش دارش با تو گویم سر بسر
تجھ سے میں مکمل طور پر کہتا ہوں اسے یاد رکھ

اول از زن داشتن چشمِ وفا
اول عورت سے وفا کی امید رکھنا
سادہ دل را بس خطا باشد خطا
یہ بے وقوف کی نری غلطی ہے

ایمنی از ابلہ خطائے دیگر ست
بیوقوف پر اطمینان دوسری خطا ہے
صحبتِ صبیان ازینہا بدتر ست
بچوں کے (مسلسل) ساتھ رہنا اس سے بھی زیادہ برا ہے

چارمی از مکرِ دشمن ایمنی چوتھے دشمن کی مکاری سے مطمئن ہو جانا	کے کند دشمن بغیر از دشمنی دشمن دشمنی کیے بغیر کب رہ سکتا ہے

دربیان عطائے حق
ادائیگی حق کا بیان

چار چیزست از عطاہائے کریم چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا میں ہے	با تو گویم یادگیرش اے سلیم اے سلیم فطرت میں تجھ سے کہتا ہوں اسے یاد رکھ
فرضِ حق اوّل بجا آوردن ست اوّل اللہ تعالیٰ کے حق کا بجالانا ہے	والدین از خویش راضی کردن ست (اور) ماں باپ کو اپنے سے راضی کرنا ہے
حکمِ دیگر چیست باشیطاں جہاد مزید حکم شیطان[2] کے ساتھ جہاد و نبرد آزمائی ہے	چارمی نیکی بہ خلقِ نامراد چوتھے نامراد[3] مخلوق کے ساتھ حُسنِ سلوک ہے

دربیان آنکہ عمر زیادہ کند
عمر میں اضافہ کرنے والی چیزوں کا بیان

می فزاید عمرِ مرد از چار چیز آدمی کی عمر چار چیزوں سے بڑھتی ہے	ایں نصیحت بشنو اے جان عزیز اے حیات کے پیارے یہ نصیحت سُن
اوّل آوردن بگوش آواز خوش اوّل کان میں اچھی آواز کا پہونچنا	وانگہے دیدن جمالِ ماہ وش (پھر) کسی ماہرو کا جمال دیکھنا
سوم آمد ایمنی بر مال و جاں تیسرے مال و جان کا اطمینان	می فزاید عمرِ مردم را ازاں آدمی کی عمر ان سے بڑھتی ہے
آنکہ کارش بر مرادِ دل بود جو کام آرزو کے مطابق ہو	در بقا افزونیش حاصل بود اس سے عمر بڑھتی ہے

[1] پرواہی برتنا ۱۲
[2] نفس امارہ وغیرہ ۱۲
[3] جس کی مراد پوری نہ ہوتی ہو ۱۲

در بیان آنکہ عمر را بکاہد
عمر کو گھٹانے والی چیزوں کا بیان

عمرِ مردم را بکاہد پنج چیز
آدمی کی عمر پانچ چیزوں سے گھٹتی ہے
یاد دارش چوں شنیدی اے عزیز
اے عزیز انہیں سن کر یاد رکھ

شد یکے زاں پنج در پیری نیاز
انہیں سے ایک بڑھاپے میں دنیاوی آرزو ہے
پس غریبی وانگہے رنج دراز
(اور مسلسل) مسافرت اور طویل زحمت

ہر کہ او بر مردہ انداز د نظر
ہر وقت مُردوں کو دیکھنے والے
عمرِ او بیشک بکاہد اے پسر
کی عمر اے لڑکے بلا شبہ گھٹتی ہے

پنجم آمد ترس و بیم از دشمناں
پانچویں دشمن سے ڈرنے والا
عمر را اینہا ہمی دارد زیاں
اسکی عمر کو بھی اس خوف سے نقصان پہنچتا ہے

ہر کہ اورا دشمناں ترساں بود
دشمن سے خوفزدہ شخص کی کیفیت
کارِ او لحظہ دیگر ساں بود
ہر لحظہ بدلتی رہتی ہے

از خدا ترس و مترس از دشمناں
اللہ تعالیٰ سے ڈر اور دشمنوں سے خوفزدہ نہ ہو
کز ہمہ دارد خدایت در اماں
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان سب سے محفوظ رکھے گا

در بیان باعث زوال سلطنت
سلطنت کے زوال کے سبب کا بیان

چار چیز آمد فسادِ پادشاہ
چار چیزیں بادشاہ کے لیے باعث خرابی ہیں
با تو می گویم و لے دارش نگاہ
مَیں تجھ سے کہتا ہوں انہیں یاد رکھ

اوّلؔ اندر مملکت جورِ امیر
اوّل سلطنت کے اندر سردار کا ظلم
دیگر آں غفلت کہ باشد در وزیر
دوسرے وزیر کی تغافل کیشی

رنج شہ باشد خیانت در دبیر
بادشاہ کے لیے میر منشی کی خیانت باعث رنج ہوتی ہے

بد بود گر قوتے یابد اسیر
قیدی قوت پاکر بدی پر اُتر آتا ہے

چوں کند در ملک شہ میرے ستم
جب بادشاہ کے ملک میں کوئی سردار ظلم کرتا ہے

پادشہ رازیں سبب باشد الم
بادشاہ کو اس سے رنج ہوتا ہے

چوں بود غافل وزیر بے خبر
وزیر بے خبر اور غفلت کیش ہو

ملک شہ ازوے بود زیر و زبر
تو بادشاہ کا ملک برباد و تہ وبالا ہوجاتے

گر خلل در کاتب دیواں بود
اگر دفتر کا منشی درست (وامین) نہ ہو

عاقبت رنج دل سلطاں بود
انجام کار بادشاہ کے دل کیلئے رنج کا باعث ہوگا

گر اسیراں راشود قوت پدید
اگر قیدیوں کو قوت حاصل ہو جاتے

در ولایت فتنہا گردد جدید
تو سلطنت میں نئے فتنے کھڑے ہو جائیں

چوں صلاحت در وجود شہ بود
بادشاہ اگر خود نیک (منصف) ہو

دست میراں از ستم کوتہ بود
تو سردار (بھی) ظلم سے دست کش ہو جائیں

گر نباشد واقف و دانا وزیر
اگر وزیر عقل مند اور سیاست و تدبیر سے آگاہ نہ ہو

پادشہ رازو بود رنج کثیر
بادشاہ کے لیے وہ بیحد باعث تکلیف بن جاتے

گر ندارد شہ سیاست را بکار
اگر بادشاہ سیاست و تدبیر سے واسطہ نہ رکھے

ملک ویراں گردد از ہر نابکار
تو نااہلوں سے ملک ویران و برباد ہو جاتے

لہ اور باعث نقصان ۱۲
لہ حدود سلطنت ۱۲
لہ اور سلطنت کے لیے زوال ۱۲

در بیان آنکہ آبرو نریزد
آبرو باقی رکھنے والی چیزوں کا بیان

دور باش از پنج خصلت اے پسر
اے لڑکے پانچ چیزوں سے دُوری اختیار کر

تا نہ ریزد آبرویت در نظر
تاکہ لوگوں کی نگاہ میں تیری عزت و آبرو باقی رہے

اولاً کم گوئی با مردم دروغ
اوّل لوگوں سے جھوٹ نہ بول
زانکہ گردی از دروغت بیفروغ
اس لیے کہ جھوٹ بولنے سے تو بے وقعت ہو جائیگا

ہر کہ استیزہ کند با مہتراں
جو بڑوں کے ساتھ نبرد آزما ہو
آبروئے خود بریزد بے گماں
وہ بلاشبہ اپنی عزت و آبرو گنواتا ہے

پیشِ مردم ہر کہ را نبود ادب
جو لوگوں کے سامنے متودب ہو کر اور آداب کا لحاظ کر کے نہ رہے
گر بریزد آبرو نبود عجب
کوئی تعجب نہیں اگر اس کی عزت[1] باقی نہ رہے

از سبکساراں مباش اے نیک خوی
اے اچھی عادت والے اوچھے آدمیوں میں سے نہ ہو
کز سبکساری بریزد آبروی !
اس لیے کہ اوچھے پن سے وقعت و آبرو جاتی رہتی ہے

اے پسر با مہتراں کمتر ستیز
اے لڑکے بڑوں کے ساتھ مت لڑ
وز حماقت آبروئے خود مریز
اور نادانی سے اپنی آبروریزی خود نہ کر

گر بعالم آبروی بایدت
اگر تو دنیا میں عزت و وقار کا طالب ہے
دائماً خلق نکوی بایدت
تو ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر

ہر کہ آہنگِ سبکساری کند
جو شخص اوچھا پن اختیار کرے
ز آبروئے خویش بیزاری کند
وہ اپنی آبرو کا خود مخالف ہے

جز حدیثِ راست با مردم مگوی
لوگوں کے ساتھ صرف سچ بول
تا نگردد آبرویت آبجوی
تاکہ تیری عزت نہر کا پانی نہ بن جائے[2]

از خلاف و از خیانت باش دور
اختلاف اور خیانت سے دوری اختیار کر
تا بود پیوستہ در روئے تو نور
تاکہ تیرا چہرہ نیکی کے باعث پُرنور و بارونق ہو جائے

گر ہمی خواہی کہ گویندت نکو
اگر تو یہ چاہے کہ لوگ تجھے اچھا کہیں
اے برادر ہیچ کس را بد مگو
تو اے بھائی کسی کو برا نہ کہہ

[1] لوگوں میں نہ رہے ۱۲
[2] بے وقعت نہ ہو ۱۲

تا نباشی در جہاں اندوہگیں
تاکہ تو دنیا میں مغموم نہ ہو

از حسد در روزگار کس مبیں
(اس لیے) زمانہ میں کسی کے ساتھ حسد مت کر

در بیان آنکہ آبرو بیفزاید
عزت و آبرو کو بڑھانے والی چیزوں کا بیان

می فزاید آبرو از پنج چیز
پانچ چیزوں سے عزت و آبرو بڑھتی ہے

با تو گویم بشنو اے اہلِ تمیز
میں تجھ سے کہتا ہوں اے باشعور سن

در سخاوت کوش گر داری غنا
اگر تو مالدار ہے تو سخاوت سے کام لے

تا فزاید آبرویت از سخا
تاکہ سخاوت کیوجہ سے تیری وقعت و آبرو بڑھ جائے

بردباری و وفاداری گزین
بردباری اور وفاداری اختیار کر

زانکہ آبِ روئے افزاید ازیں
اس لیے کہ ان سے (زندگی کے) چہرہ کی رونق بڑھتی ہے

ہر کہ او بر خلق بخشاید ہمی
جو مخلوق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے

بیشک آبِ روئے افزاید ہمی
بلاشبہ وہ چہرہ کی آب بڑھاتا ہے

چوں بکار خویش حاضر بودۂ
اپنے کام (سخاوت) کو انجام دینے والا

آبروئے خویش را افزودۂ
اپنی آبرو میں اضافہ کرتا ہے

از سخاوت آبرو افزوں شود
سخاوت سے آبرو وقعت میں اضافہ ہوتا ہے

وز بخیلی بے خرد ملعوں شود
اور بیوقوف کنجوسی کی وجہ سے ملعون ہوتا ہے

ہر کرا بر خلق بخشائش بود
جس شخص کی مخلوق پر بخششیں ہوں

آبروئے اُو در افزائش بود
اس کی عزت و آبرو بڑھتی ہے

باش دائم بردبار و باوفا
ہمیشہ بردبار اور باوفا رہ

تا بروئے خویش بینی صد ضیا
تاکہ تجھے اپنا چہرہ زیادہ سے زیادہ پُر نور نظر آئے

تا بماند رازت از دشمن نہاں
تاکہ تیرا راز دشمنوں سے پوشیدہ ہے
تا نگردی پیشِ مردم شرمسار
تاکہ تو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو
اے برادر پردہ مردم مدر
اے بھائی لوگوں کی پردہ داری مت کر
باہوائے دل مکن زنہار کار
خواہش[1] سے کوئی سروکار نہ رکھ
تا زبانت باشد اے خواجہ دراز
تیری زبان اے خواجہ (صاحب) کب تک دراز رہے گی
قدرِ مردم را شناس اے محترم
اے قابلِ احترام لوگوں کی قدر شناسی کر
ہر کرا قدرے نباشد در جہاں
جس کی دنیا میں قدر و وقعت نہ ہو
از قناعت ہر کرا نبود نشاں
جسے کچھ بھی قناعت نصیب نہ ہو
بر عدوئے خویش چوں یابی ظفر
جب اپنے دشمن پر فتح حاصل کرے
دائماً می باش از حق ترسگار
ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ

سرّ خود با دوستاں کمتر رساں
اپنے راز کا دوستوں پر بھی اظہار نہ کر
آنچہ خود ننہادہ باشی بر مدار
اپنے رکھے ہوئے کے علاوہ[2] کو نہ اُٹھا
تا نَدرَد پردہ ات شخصے دگر
تاکہ کوئی شخص تیری پردہ داری نہ کرے[3]
تا نیارد پس پشیمانیت بار
تاکہ بعد میں قلبی شرمندگی کا پھل نہ لگے[4]
دست کوتہ دار ہر جانب متاز
ہاتھ کھینچ لے اور ہر طرف مت گھما
تا شناسد دیگرے قدرے توہم
تاکہ دوسرے لوگ بھی تیری قدر پہچانیں
زندہ مشمارش کہ ہست از مُردگاں
اسے زندہ نہ سمجھ کیونکہ وہ مُردوں میں سے ہے
کے توانگر سازدش مالِ جہاں
اسے دنیوی مال کیسے مالدار بنا سکتا ہے
عفو پیش آر و ز جُرمش در گذر
تو اسے معاف کر دے اور اس سے درگزر کر
نیز باش از رحمتش امیدوار
اور اس کی رحمت سے اُمید بھی رکھ

[2] نہ دوسرے کے رکھے ہوتے کو ۱۲
[3] اور راز فاش نہ کرے ۱۲
[1] یا نفسانی خواہش ۱۲
[4] نادم نہ ہو ۱۲

باتواضع باش وخوکن با ادب
تواضع اختیار کر اور ادب کو عادت بنا

صحبتِ پرہیزگاراں می طلب
(اور) پرہیزگاروں کی ہم نشینی اپنا لے

برد باری جوی و بے آزار باش
بردباری تلاش کر اور کسی کو مت ستا

تاکہ گردد در ہُنر نامِ تو فاش
تاکہ (ان) اوصاف و ہُنر میں تیرا نام مشہور ہو جائے

صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند
صبر، علم اور بردباری دل کے لیے تریاق ہیں

حرص و بغض و کینہ زہر قاتل اند
لالچ، بغض اور کینہ زہر قاتل ہیں

ہمچو تریاق اند دانایانِ دہر
زمانہ کے عقل مند تریاق کی طرح ہیں

قاتل اند اے خواجہ ناداناں چو زہر
اور بے وقوف زہر کی مانند قاتل ہیں

مردم از تریاق می یابد نجات
لوگوں کے لیے تریاق باعث نجات[1] ہے

خورد کس از زہر کے یابد حیات
زہر کھانے والا زندگی کب پا سکتا ہے

فخر جملہ عملہا نان دادن ست
اعمال میں بہترین عمل فیاضی و مہمان نوازی ہے

در بروئے دوستاں بکشادن ست
(اور) دوستوں پر در[2]وازہ کھلا رکھنا ہے

گرچہ دانا باشی و اہلِ ہُنر
اگرچہ تو عقل مند و باہُنر ہو

خویش را کمتر ز ہر ناداں شمر
خود کو سب سے کم ہی سمجھ

[1] باعث حیات ہے ۱۲
[2] دروازۂ سخاوت و عنایت

در بیانِ علامت ناداں
ناداں کی علامت کا بیان

شد دو خصلت مردِ ناداں را نشاں
دو خصلتیں نادان شخص کی علامت ہیں

صحبتِ صبیاں و رغبت با زناں
بچوں سے دوستی اور عورتوں سے رغبت

در بیان صفت زندگانی
زندگی کی صفت کا بیان

ناخوشی در زندگانی اے ولید — مرد را از خوئے بد گردد پدید

اے لڑکے زندگی میں تکلیف — آدمی کو بری خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے

آنکہ نبود مرد را فعلِ نکو — مردہ میدانش کہ نبود زندہ او

جس شخص کے افعال نیک و بھلے نہ ہوں — اسے زندہ نہیں مُردہ سمجھ

ہر کہ گوید عیبِ تو اندر حضور — می نماید راہت از ظلمت بنور

جو تیرے سامنے تیرا عیب بیان کرے — وہ تیری تیرگی سے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے

مرترا ہر کس کہ باشد رہنمائی — شکر او می باید آوردن بجای

جو شخص تیری راہنمائی کرے — اس کا شکر بجا لانا چاہیئے

مر خردمندانِ عالم را شناس — خُلقِ نیکو شرم نیکو تر لباس ۱؎

دنیا کے عقل مند لوگوں کی پہچان — اچھے اخلاق اور شرم و حیا کا لباس فاخرہ ہیں

حالِ خود را از دو کس پنہاں مدار — از طبیبِ حاذق و از یارِ غار

دو آدمیوں سے اپنا حال مت چھپا — حاذق طبیب اور پُر خلوص دوست

تا توانی با زناں صحبت مجوی — رازِ خود را نیز با ایشاں مگوی

جس قدر ہو سکے عورتوں کی ہم نشینی مت تلاش کر (بچ)، — اپنے راز کا ان پر اظہار نہ کر

آنچہ اندر شرع باشد ناپسند — گردِ او ہرگز مگرد اے ہوش مند

جو کام شرعاً ناپسندیدہ ہو — اے صاحب ہوش اس کام کے قریب بھی نہ پھٹک

ہرچہ را کرد دستِ حق بر تو حرام — دور دار از خود کہ باشی نیکنام

جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دیا ہو — اس سے دوری اختیار کر تاکہ نیک نام رہے

چونکہ روزی بر تو بخشاید خدای — دل کشادہ دار و تنگی کم نمای

تجھے رزق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے — (اسلیئے)، دل کشادہ رکھ اور کنجوسی مت کر

۱؎ سخاوت کر ۱۷

تازه روی وخوش سخن باش اے اخی
اے بھائی ہنس مکھ ہو اور اچھی گفتگو کر
بر مخور اندوهِ مرگ اے بوالہوس
اے بوالہوس موت کا غم نہ کر
دل ز غلّ و غش ہمیشہ پاک دار
دل کینہ اور کھوٹ سے ہمیشہ پاک رکھ
تکیہ کم کن خواجہ بر کردارِ خویش
اپنے عمل پر بھروسہ مت کر
بہتریں چیزے بود خلقِ نکوست ۱
حُسنِ اخلاق بہترین چیز ہے
رُو فروتر باش دائم ای خلف
اے بعد میں آنیوالے ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھتے ہوئے زندگی گزار
آنکہ باشد در کفِ شہوت اسیر ۲
جو شخص ناجائز خواہش کے ہاتھ میں قید ہو
گر تو بینی ناکسے را دستگاه
اگر تو نااہلوں کو قوی (باعتبار مال وغیرہ) دیکھے
بر درِ ناکس قدم ہرگز مَنہ
نااہل کے دروازہ پر ہرگز قدم نہ رکھ
تا توانی کارِ ابلہ را مَساز
بحدِ امکان کسی نادان سے کام نہ لے

تا بود نامِ تو در عالم سخی
تاکہ تیرا نام دنیا میں سخی (مشہور) ہو جائے
چونکہ وقت آید نہ گردد پیش و پس
کیونکہ موت بلا تقدیم و تاخیر اپنے وقت پر ہی آتی ہے
تا توانی کینہ در سینہ مدار
کینہ کو بحد امکان سینہ میں جگہ نہ دے
دل بنہ بر رحمتِ جبّارِ خویش
رحمتِ خداوندی پر اعتماد کر
خلق خلقِ نیک را دارند دوست
مخلوق حُسنِ اخلاق کو پسند کرتی ہے
کیں بود آرائشِ اہلِ سلف
اسلئے کہ یہی چیز پہلے لوگوں کیلئے باعثِ زینت تھی
گرچہ آزادست اُو را بندہ گیر
اگرچہ وہ آزاد ہوا سے (باعتبار ذہنیت) غلام ہی سمجھ
حاجتِ خود را از وہرگز مخواه
تو اپنی ضرورت کا اس سے اظہار نہ کر
ور بہ بینی ہم مپرس از وے خبر
اور اگر چلا بھی گیا ہو تو اس سے ازیادہ گفتگو نہ کر
کار فرمایش ولے کمتر نواز
اور مجبور ہو تو اس پر زیادہ عنایات نہ کر

۱ اور اخلاق والے کو ۱۲
۲ غلامِ خواہشات ہو ۱۲

دربیانِ احتراز از دشمناں

دشمنوں سے بچنے کا بیان

ازدوکس پرہیز کن اے ہوشیار ۔ تا نہ بینی نکبتے از روزگار

اے صاحب ہوش دو آدمیوں سے پرہیز کر ۔ تاکہ تجھے زمانہ سے تکلیف (اور حقیر) نہ ہو

اوّل از دشمن کہ او استیزہ روست ۔ وانگہے از صحبتِ ناداں دوست

اوّل جنگ کے چہرہ والے[۱] دشمن سے احتراز ۔ اور بیوقوف دوست کی صحبت و ہم نشینی سے گریز

خویش را از نزدِ دشمن دور دار ۔ یارِ ناداں راز خود مہجور دار

خود کو دشمن کے قرب سے دُور رکھ ۔ نادان دوست کو خود سے دُور رکھ

اے پسر کم گوئی با مردم درشت ۔ ور بگوئی از تو گردانند پشت

اے لڑکے سخت مزاج لوگوں سے گفتگو کم کر ۔ اگر تو اُن سے (زیادہ) گفتگو کریگا تو وہ تجھ سے پیٹھ پھیرلیں گے

بہتریں خصلت اگر دانی کراست ۔ آنکہ داد انصاف و انصافش نخواست

اگر تو بہترین خصلت سے واقف ہونا چاہے ۔ تو وہ یہ ہے کہ انصاف کرکے اپنی مدح سرائی کا آرزومند نہ ہو

چوں حدیثِ خوب گوئی با فقیر ۔ بہ بود زانش کہ پوشانی حریر

فقیر و ضرورتمند کے ساتھ خوش اخلاقی سے گفتگو ۔ اسے ریشمی کپڑا پہنانے سے بہتر ہے

خشم خوردن پیشۂ ہر سرورست ۔ تلخ باشد وز شکر شیریں ترست

غصہ کو پی جانا ہر سردار کا طریقہ ہے ۔ غصہ پی جانا بظاہر تلخ مگر باعتبار انجام شکر سے بڑھکر شیریں[۲] ہے

ہر کہ با مردم نہ سازد در جہاں ۔ زندگانی تلخ دارد بے گماں

جو شخص دنیا میں لوگوں کے ساتھ نباہ نہ سکے[۳] ۔ بلاشبہ اس کی زندگی تلخ ہو گی (گذرے گی)

آنکہ شوخ ست و ندارد شرم نیز ۔ وانکہ او ناپاک زادست اے عزیز

بے حیا اور بے شرم شخص ۔ اے عزیز خراب نسل سے ہوتا ہے

[۱] سخت چہرہ ۱۲
[۲] صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد ۱۲
[۳] بلکہ مخالفت مول لیتا ہے ۱۲

از ملامت تا بمانی در اماں	باش دائم ہم نشینِ زیرکاں
تاکہ تو ملامت سے محفوظ رہے	ہمیشہ عقل مندوں کی ہمنشینی اختیار کر

در بیانِ آنکہ خواری آورد
ذلیل کرنے والی چیزوں کا بیان

ہشت خصلت آورد خواری بروی	با تو گویم گر ہمی گوئی بگوی
آٹھ خصلتیں ذلیل کرنے والی ہیں	میں تجھ سے بتاتا ہوں اگر تو بھی چاہے تو ذکر کر دے
اوّل آں باشد کہ مانندِ مگس	مردِ ناخواندہ شود مہمانِ کس
اوّل وہ شخص کہ مکھی کی طرح	کسی کا بن بلایا مہمان بن جاتے
ہر کہ اُو مہمانِ کس ناخواندہ شد	نزدِ مردم خوار و زار و راندہ شد
بن بلایا مہمان بننے والا	لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے[1]
دیگر آں باشد کہ نادانے رود	کدخدائے خانۂ مردم شود
دوسرے وہ نادان شخص	کہ کسی کے گھر کا مالک سا بن جاتے[2]
کار کردن بر حدیثِ آں دو مرد	کز سرِ جہل اند دائم در نبرد
دو ایسے آدمیوں کے درمیان کود پڑنا	جو جہالت کے باعث برسر پیکار ہوں
ہر کہ بنشیند زبر دستِ صدور	گر رسد خواری بروئیش نیست دور
دوسروں کی مسند اور بیٹھنے کی جگہ بلا اجازت زبردستی بیٹھنا	اگر بیٹھے گا تو رسوائی نصیب ہو گی
نیست جمعے را چو بر قولِ تو گوش	صد سخن گر باشدش یکسر بپوش
مجمع اگر تیری بات پر دھیان نہ دے[3]	اگرچہ سینکڑوں کہنے کی باتیں ہوں تو بالکل پوشیدہ[4] رکھ
حاجتِ خود را مگو با دشمناں	زیں بتر خواری نباشد در جہاں
اپنی ضرورت دشمنوں کے سامنے پیش نہ کر	دنیا میں اس سے ذلیل ترین کوئی بات نہیں

[1] اور نگاہ سے گر جاتا ہے ۱۲
[2] اور ان پر حکم چلانے لگے ۱۲
[3] توجہ سے نہ سُنے ۱۲
[4] زبان پر نہ لا کہ زبان پر لانا باعثِ ذلت ہے ۱۲

از فرومایہ مرادِ خود مجوی
کمینے سے اپنی ضرورت پوری کرنے کے بارے میں نہ سوچ

تا نیاید مرترا خواری بروی
تاکہ تجھے ذلیل نہ ہونا پڑے

بازن و کودک مکن بازی ہلا
خبردار، عورت اور بچہ کے ساتھ کوئی کھیل نہ کھیل

تا نگر دی خوار و زار و مبتلا
تاکہ ذلت و رسوائی و مصیبت کا سامنا نہ ہو

در بیانِ زندگانی خوش

اچھی زندگی کا بیان

در جہاں شش چیز می آید بکار
دنیا میں چھ چیزیں کام آتی ہیں

اوّلاً یار و طعامِ خوشگوار
اوّل دوست اور اچھا کھانا

خوش بود یارِ موافق در جہاں
دنیا میں مزاج کے مطابق دوست

باز مخدومے کہ باشد مہرباں
پھر قابلِ خدمت مہربان شخص

ہر سخن کاں راست گوئی و درست
ہر سچی اور صحیح بات

بہ ز دنیا زانکہ در وے نفعِ تست
اس دنیا سے بہتر ہے جس میں تیرا (بظاہر) نفع ہے

آنچہ ارزانست عالم در بہاش
سارا عالم بھی جس کی قیمت نہیں

عقلِ کامل داں تو زو دل شاد باش
وہ عقل کامل ہے کہ دل اس سے خوش ہوتا ہے

دشمنِ حق را نباید داشت دوست
اللہ تعالیٰ کے دشمن کیساتھ دوستی نہ رکھنی چاہیئے

بازگشتِ جملہ چوں آخر بدوست
سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے

عیبِ کس با او نمی باید نمود !
کسی کی عیب جوئی نہیں کرنی چاہیئے

زانکہ نبود ہیچ لحمے بے غدود
اس لیے کہ (کسی بھی قسم کا) گوشت بغیر غدود کے نہیں[1] ہوتا

از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر
اے لڑکے جو مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگ

نیست در دستِ خلائق خیر و شر
(اسلیئے کہ) خیر و شر[2] مخلوق کے ہاتھ میں نہیں

[1] یعنی کوئی شخص عیب سے خالی نہیں ۱۲

[2] بھلائی اور برائی اور نفع و نقصان پہنچانا ۱۲

بندگاں رانیست ناصر جز الٰہ
بندوں کا مددگار اللہ تعالٰے کے علاوہ کوئی نہیں

یاری از حق خواہ و از غیرش مخواہ
مدد اللہ تعالٰے کے علاوہ کسی سے طلب نہ کر

آنکہ از قہرِ خدا ترسد بسے
جو اللہ تعالٰے سے زیادہ ڈرتا ہے

بیگماں ترسند از وے ہر کسے
بلاشبہ اس سے سب ڈرتے ہیں[1]

از بدی گفتن زباں را ہر کہ بست
بُرا کہنے سے جس نے زبان بند رکھی

کرد شیطانِ لعین را زیر دست
اس نے ملعون شیطان کو مغلوب کر لیا

دربیان آنکہ اعتماد را نشاید
ان چیزوں کا بیان جن پر اعتماد نہ کرنا چاہیئے

کس نیابد پنج چیز از پنج کس
پانچ چیزیں پانچ آدمیوں سے حاصل نہیں ہوتیں

یاد گیر از ناصح اے صاحب نفس
اے زندہ شخص نصیحت کرنیوالے سے (سنکر) انہیں یاد رکھ

نیست اوّل دوستی اندر ملوک
بادشاہوں سے دوستی[2] نہیں پاتی جاتی

ایں سخن باور کنند اہلِ سلوک
راہ طریقت پر چلنے والے اس بات پر یقین رکھتے ہیں[3]

سفلہ را با مروّت ننگری
کمینہ آدمی بامروّت نہیں ہوتا

ہیچ بدخوئے نیابد مہتری
کسی بدخو اور بری عادت والے[4] کو سرداری نصیب نہیں ہوتی

ہر کہ بر مالِ کساں دارد حسد
جو شخص لوگوں کے مال پر حسد کرتا ہو

بوئے رحمت بر دماغش کے رسد
رحمت[5] کی خوشبو اسکے دماغ تک کیسے پہنچ سکتی ہے

آنکہ کذّاب ست و می گوید دروغ
جو شخص جھوٹا اور جھوٹ کا عادی ہو

نیست اُو را در وفاداری فروغ
اس سے وفاداری کی کچھ زیادہ اُمید نہیں

[1] اور احترام و توقیر کرتے ہیں ۱۲
[2] پرخلوص دوستی ۱۲
[3] اور بادشاہوں سے گریز کرتے ہیں ۱۲
[4] کردل موٹے ۱۲
[5] رحمت باری ۱۲

دربیانِ نصیحت و خیراندیشی
نصیحت اور اچھی بات سوچنے کا بیان

ہر کہ راستہ کار عادت باشدش
جو شخص تین کاموں کا عادی ہو
اوّلاً گر بیند او عیبِ کساں
پہلے یہ کہ اگر اسے کسی شخص میں عیب نظر آئے
ہر کرا بیند براہِ ناصواب
جسے غلط راستہ پر دیکھے
زحمت خود را ز مردم دور دار
اپنی تکلیف کو لوگوں سے دُور رکھ

در جہاں بخت و سعادت باشدش
دنیا میں صاحب نصیب اور سعادت مند ہو گا
در ملامت ہیچ نکشاید زباں
تو وہ زبانِ ملامت بالکل نہ کھولے
سر براہش آرتا یابی ثواب
اسے ثواب کی خاطر صحیح راستہ پر گامزن کر دے
بارِ خود بر کس میفگن زینہار
اپنا بوجھ کسی پر ہرگز نہ ڈال

در بیانِ تسلیم
تسلیم (و رضا) کا بیان

گر ہمی خواہی کہ باشی رستگار
اگر تو نجات پانا چاہے
اوّلاً دیدن بود حکمِ قضا
اوّل فیصلۂ ربانی کو دیکھنا
چیست سویم دور بودن از جفا
تیسرے ظلم سے باز و دُور رہنا
ہر کہ دارد دانش و عقل و تمیز
جو شخص صاحبِ عقل و دانش و شعور ہو
صدقہ کالودہ گردد با ریا
جس صدقہ میں ریا و دکھاوا ہو

رُخ مگرداں اے برادر از سہ کار
اے بھائی تین کاموں سے منہ نہ موڑ
بعد ازاں جستن بجان و دل رضا
پھر اس پر دل و جان سے راضی ہو جانا
ہر کہ ایں دارد بود اہلِ صفا
ان اوصاف والوں کا شمار پاکبازوں میں ہوتا ہے
جز براہِ حق نہ بخشد ہیچ چیز
وہ کوئی چیز راہِ خداوندی کے علاوہ میں نہیں؎ دیتا
کے بود آں خیر مقبولِ خدا
وہ عند اللہ کب مقبول ہو سکتا ہے

؎ نہ تاکہ اس کے لیے ذخیرۂ آخرت بنے ۱۲

گر عمل خالص نباشد ہمچو زر

اگر عمل سونے کی طرح خالص و بے ریا نہ ہو

قلب را ناقد نیارد در نظر

نگاہ قلب کو پرکھنے کی دولت میسر نہیں ہوتی

تا توانگر باشی اندر روزگار

اگر تو زمانہ (دُنیا) میں مالدار ہونا چاہے

نفس را از آرزوہا دُور دار

تو نفس کو تمناؤں سے دُور رکھ

در بیانِ کراماتِ حق

عنایاتِ ربانی کا بیان

چار چیز است از کرامتہائے حق

چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں ہوتا ہے

یاد دارش چوں زمن گیری سبق

مجھ سے پڑھ اور سمجھ کر انہیں یاد رکھ

اوّلاً صدقِ زبانت در سخن

اوّل زبان کی سچائی

وانگہے حفظِ امانت فہم کن

پھر امانت کی حفاظت۔ اسے سمجھ لے

پس سخاوت ہست از فضلِ الٰہ

پھر سخاوت یہ فضلِ ربانی میں سے ہے

فضلِ حق داں در نظر داری نگاہ

اسے اللہ کا فضل سمجھ اور اسکا (پورا) دھیان رکھ

تا توانی دُور باش از سود خوار

بحدِ امکان سُود خور سے دوری اختیار کر

زانکہ ہست از دشمنانِ کردگار

اسلئے کہ اسکا شمار اللہ تعالیٰ کے دشمنوں میں ہوتا ہے

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار

جسے اللہ نے یہ چار چیزیں عطا کی ہوں

باشد آنکس مومن و پرہیزگار

تو وہ شخص مومن اور پرہیزگار ہو گا

پیشِ مردم آنکہ رازت کرد فاش

جو لوگوں کے سامنے تیرا راز فاش کر دیتا ہو

ہمدمِ آں ابلہ باطل مباش

اس نرے بیوقوف کو اپنا ساتھی مت بنا

ہر کہ باشد مانعِ عُشر و زکوٰۃ

جو شخص عشر (دسواں حصہ) اور زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو

وانکہ غافل دار بگذارد صلوٰۃ

اور جو شخص لاپرواہی سے نماز چھوڑ دیتا ہو

[illegible] بُرے کو پرکھنے اور اپنے اعمال کا خود جائزہ لینے کی دولت ۱۲ [illegible] حب اطلاس ہے ۱۲

پُرحذر باش ازچناں کس زینہار
ان لوگوں سے ضرور احتیاط کر
تا نہ سوزد مر ترا آسیبِ نار
تاکہ تجھے آگ کا بھوت نہ جلائے

دربیانِ فروخوردنِ خشم

غصّہ پر قابو پانے کا بیان

لذّتِ عمرت اگر باید بدہر
زمانہ میں اگر زندگی کا لطف اُٹھانا ہو
باش دائم پُرحذر از خشم وقہر
تو ہمیشہ غضب و غصّہ سے احتیاط کر

ہست مہماں از عطاہائے کریم
مہمان اللہ تعالیٰ کی عطاؤں میں سے ایک عطا ہے
ہر کہ زو پنہاں شود باشد لئیم
جو مہمان سے چُھپ جاتے (میزبانی سے بچے) وہ کمینہ ہے

معرفت داری گرہ بر زر مبند
اللہ تعالیٰ کے ذات وصفات کی معرفت حاصل ہو تو بخل سے کام نہ لے
چوں رسد مہماں بروَیش در مبند
مہمان آئے تو اس پر گھر کا دروازہ بند نہ کر

خیز و برخوانِ کسے مہماں مشو
دوسرے کے دسترخوان پر مہمان مت بن اور اُٹھ جا
چوں رسد مہماں ازو پنہاں مشو
تیرے پاس مہمان آئے تو اس سے پوشیدہ نہ ہو (بلکہ استقبال کر)

ہر کہ مہماں را گرامی می کند
جو شخص مہمان کی عزّت کرتا ہے
کوششے در نیک نامی می کند
وہ اپنی نیک نامیؔ کی سعی کرتا ہے

ہر کہ مہمانت شود از خاص و عام
خاص وعام میں سے جو بھی تیرا مہمان ہو
پیشِ او می باید آوردن طعام
اس کے سامنے کھانا پیش کرنا چاہیئے

زانچہ داری اندک و بیش اے پسر
اے لڑکے تھوڑا یا بہت جو کچھ میسّر ہو
برد باید پیشِ درویش اے پسر
درویش کے سامنے رکھ دینا چاہیئے

ناں بدہ بر جائعاں بہرِ خدائے
بھوکوں کو اللہ کے واسطے کھانا دے
تا دہندت در بہشتِ عدن جائے
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے جنتِ عدن میں جگہ عطا فرمائے

لے بعد میں بھلائی کے ساتھ نام لیا جاتے ۱۲

باتن عور آں کہ بخشد جامۂ — حق دہد اُو را ز رحمت نامۂ

جو شخص برہنہ جسم کو کپڑا عطا کرے — اللہ تعالیٰ اسے پروانۂ رحمت عطا کرتا ہے

ہر کہ ثوبے باتن عورے دہد — در دو عالم ایزدش نورے دہد

جو شخص ننگے جسم کو کپڑا دے — اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان میں نور بخشتا ہے

گر بر آری حاجتِ محتاج را — بر سر از اقبال یابی تاج را

جو شخص ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے — تو اسے عزت کا تاج نصیب ہوتا ہے

ہر کرا باشد بدولت بخت یار — خیر ورزد در نہان و آشکار

جسے مالداری کیساتھ خوش نصیبی کی دولت حاصل ہو — وہ علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر بھلائی کرتا ہے

اے پسر ہرگز مخور نانِ بخیل — کم نشیں در عمر بر خوانِ بخیل

اے لڑکے بخیل کا کھانا ہرگز مت کھا — بخیل کے دستر خوان پر بیٹھنے سے احتراز کر

نانِ ممسک جملہ رنجست و عنا — می شود نانِ سخی نور و صفا

بخیل کا کھانا رنج و زحمت کا باعث ہے — (اور) سخی کا کھانا نور و پاکیزگی بڑھاتا ہے

تا نخوانندت بخوان کس مرو — در پئے مردار چوں کرگس مرو

جب تک تجھے بلایا نہ جائے کسی کے دستر خوان پر مت جا — مردار کے پیچھے گدھ کی طرح نہ جا

چشم نیکی از خسیس دوں مدار — سقفِ ویراں را تو بر استوں مدار

کمینہ بخیل سے نیکی کی توقع مت رکھ — تو ویران چھت پر ستون مت رکھ

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں — ہر چہ بینی نیک بین و بد مبیں

اگر تجھ سے خیر و بھلائی ظاہر ہو تو اپنی طرف سے مت سمجھ[ل] — جو کچھ کرنا ہوا اچھا کر اور بُرائی کی بات مت سوچ

ل بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ ۱۲

در بیانِ علاماتِ احمق

احمق کی علامتوں کا بیان

سہ علامت داں کہ در احمق بود
احمق کی تین علامتیں ہیں
اوّلاً غافل زیادِ حق بود
اوّل اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت ہے

گفتنِ بسیار عادت باشدش
زیادہ بولنا اس کی عادت ہوتی ہے
کاہلی اندر عبادت باشدش
(اور) عبادت میں سست ہوتا ہے

اے پسر چوں احمق وجاہل مباش
اے لڑکے جاہل اور احمق کی طرح مت ہو
یکدم از یادِ خدا غافل مباش
کسی وقت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت نہ برت

ہر کہ او از یادِ حق غافل بود
جو شخص یادِ خدا سے غفلت برتے
از حماقت در رہِ باطل بود
وہ نادانی کی بنا پر غلط راہ پر گامزن ہوگا

ہیچ از فرمانِ حق گردن متاب
کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے گردن نہ موڑ (نافرمانی نہ کر)
تانمانی روزِ محشر در عذاب
تاکہ تو قیامت کے دن عذاب (عذاب دوزخ) میں مبتلا نہ ہو

باطلے را اے پسر گردن منہ
اے لڑکے باطل کی فرمانبرداری نہ کر
نقدِ مرداں را بہر کودن منہ
فرمانبرداری احمق (باطل) کی مت کر

در قضائے آسمانی دم مزن
آسمانی فیصلہ میں چون وچرا سے کام نہ لے
ہر کسے را بیش بین وکم مزن
ہر ایک کو اپنے سے اچھا خیال کر اور کم رتبہ نہ سمجھ

دستِ خود را سوئے نامحرم میار
اپنا ہاتھ نامحرم کی جانب مت بڑھا[1]
جانبِ مالِ یتیماں ہم میار
یتیموں کے مال کی جانب بھی ہاتھ بڑھانے سے احتراز کر

تاتوانی راز باہمدم مگوئے
بحدِ امکان اپنا راز ساتھی سے نہ بیان کر
گر توانی نیز باخود ہم مگوئے
اگر ہو سکے اپنے آپ سے مت کہہ[2]

تا شوی آزاد ومقبول اے عزیز
تاکہ تو آزاد اور بارگاہ ربانی میں مقبول ہو
بے طمع می باش گر داری تمیز
اگر صاحب شعور ہے تو کسی قسم کا (کسی سے) لالچ نہ رکھ

[1] کہ اسے چھونا بھی ممنوع ہے ۱۲
[2] بہت زیادہ چھپانے کی تاکید مقصود ہے ۱۲

در بیانِ علاماتِ فاسق

فاسق کی علامتوں کا بیان

ہست فاسق را سہ خصلت در نہاد

فاسق تین خصلتوں کا خوگر ہوتا ہے

باشد اوّل در دلش حُبِّ فساد

اوّل یہ کہ اس کا دل فساد وخرابی کو پسند کرتا ہے

خصلتش آزردن خلقِ خداست

مخلوقِ خدا کو ستانا اور رنجیدہ کرنا اسکی عادت ہوتی ہے

دور دارد خویش را از راہِ راست

(اور) وہ اپنے کو سیدھے (سچے) راستہ سے دور رکھتا ہے

در بیانِ علاماتِ شقی

بدبخت کی علامتوں کا بیان

ہست ظاہر سہ علامت در شقی

بدبخت میں تین علامتیں ظاہر ہیں

می خورد دائم حرام از احمقی

وہ اپنی نادانی سے ہمیشہ حرام کھاتا ہے

بے طہارت باشد و بیگاہ خیز

ناپاک رہتا ہے اور ناوقت بیدار ہوتا ہے

ہم ز اہلِ علم باشد در گریز

(اور) اہل علم سے بھی فرار اختیار کرتا ہے

اے پسر مگریز از اہلِ علوم

اے لڑکے علم والوں سے فرار اختیار مت کر

تا نہ سوزد مر ترا نارِ سموم

تاکہ تجھے گرم ہوا نہ جلائے

تا توانی ہیچ کس را بد مگوی

بحدِ امکان کسی کو بُرا مت کہہ

پیشِ مردم عیبِ کس ہرگز مجوی

کسی کے سامنے کسی کے عیب تلاش نہ کر[1]

[1] غیبت سے احتراز کی طرف اشارہ ہے ۱۲

با طہارت باش و پاکی پیشہ کن

پاک رہ اور پاکیزگی کو اپنا لے

وز عذابِ گور نیز اندیشہ کن

اور عذاب قبر سے بھی ڈرتا رہ

در بیانِ علاماتِ بخیل

بخیل کی علامتوں کا بیان

سہ علامت ظاہر آمد در بخیل
بخیل کی تین علامتیں ظاہر ہیں
اولاً از سائلاں ترساں بود
اوّل وہ مانگنے والوں سے خوفزدہ رہتا ہے
چوں رسد در رہ بخویش و آشنا
راستہ میں کوئی اپنا واقف کار ملتا ہے
نیست از مالش کسے را فائدہ
اس کے مال سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا

باتو گویم یاد گیرش اے خلیل
میں تجھ سے کہتا ہوں اے دوست اسے یاد رکھ
وز بلائے جوع ہم لرزاں بود
اور بھوک کی مصیبت سے کانپتا رہتا ہے
بگذرد زانجا و گوید مرحبا
تو کترا جاتا ہے اور اپنے اس فعل پر خوش ہوتا ہے
کم رسد با کس زخوانش مائدہ
کسی کو اسکے دستر خوان سے کھانا نہیں ملتا

دربیان قساوت قلب
قلب کی سختی کا بیان

سخت دل را سہ علامت یافتم
سخت دل کی میں تین علامتیں پاتا ہوں
باضعیفاں باشدش جور و ستم
سخت دل کمزوروں پر ظلم و ستم ڈھاتا ہے
موعظت ہر چند گوئی بیشتر
اسے خواہ کتنی بھی نصیحت کی جائے
اہل دنیا را بمعنی مردہ داں
دنیا والوں (دنیا داروں) کو حقیقت میں مردہ سمجھ

چوں بدیدم رو از و برتافتم
جب میں دیکھتا ہوں اس سے رخ موڑ لیتا ہوں
ہم قناعت نبودش با بیش و کم
اسمیں قناعت بھی سرے سے نہیں ہوتی
در دل سختش نباشد کارگر
اس کے سخت دل پر اثر نہیں ہوتا
تا نباشی ہم نشیں با مردگاں
تاکہ تو مردوں کا ہم نشین نہ ہو

دربیان حاجت خواستن
اظہار ضرورت کا بیان

حاجتِ خود را مجوئے از زشت خوی
اپنی ضرورت کا بدمزاج سے اظہار نہ کر

آنکہ دارد روئے خوب از وے بجوی
خوش اخلاق کے سامنے اپنی ضرورت ظاہر کر

مومنے را با تو چوں افتادہ کار
کسی مسلمان کو اگر تجھ سے کام پڑ جائے

تا توانی حاجتِ او را برار
بحدِ امکان اس کی ضرورت پوری کر

حاجتِ خود را جز از سلطاں مخواہ
اپنی حاجت بادشاہ کے علاوہ کے سامنے پیش مت کر

چوں نخواہی یافت از درباں مخواہ
بادشاہ تک رسائی نہ ہو سکے تو درباں سے مت کہئے

از وفاتِ دشمناں شادی مکن
دشمنوں کے مرنے پر خوشی کا اظہار نہ کر

لہ کہ اس سے کنایہ سود ہے ۱۲

از کسے پیشِ کس آزاری مکن
کسی کو کسی کے سامنے تکلیف نہ پہنچا

در بیانِ قناعت
قناعت کا بیان

با قناعت ساز دائم اے پسر
اے لڑکے ہمیشہ قناعت اختیار کر

گرچہ ہیچ از فقر نبود تلخ تر
اگرچہ کوئی چیز فقر و مفلسی سے زیادہ کڑوی نہیں

ہر سحر برخیز و استغفار کن
ہر صبح اُٹھ کر استغفار کر

فرصتے اکنوں کہ داری کار کن
اب جو فرصت و موقعہ میسّر ہے اس سے کام لے

ہمنشینِ خویش را غیبت مکن
اپنے ہمنشین کی غیبت مت کر

غیرِ شیطاں بر کسے لعنت مکن
شیطان کے علاوہ کسی پر لعنت مت کر

چوں شود ہر روز در عالم جدید
زمانہ کا ہر دن اپنی جگہ پر نیا ہے

از گناہاں توبہ می باید گزید
اسلئے ہر دن، گناہوں سے توبہ کرنی چاہیئے

ہر کہ را ترسے نباشد از خدا
جو شخص اللہ تعالےٰ سے نہ ڈرے

حق بترساند ز ہر چیزے ورا
اللہ تعالےٰ اسے ہر چیز سے ڈرائے گا

تا توانی حاجتِ مسکیں بر آر
بحدِ امکان مسکین کی ضرورت پوری کر

تا بر آرد حاجتت را کردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری ضرورت پوری کرے

ہست مالت جملہ در کف عاریت
تیرا سارا مال تیرے ہاتھ میں عاریتاً ہے

گر بماند از تو باشد زاریت
اگر تو اکٹھا کر کے موت کی آغوش میں سو گیا تو تیرے رونے کا مقام ہے

عاریت را بازمی باید سپرد
مانگے ہوئے مال کو لوٹا دینا چاہیئے

ہیچ کس دیدی کہ زر با خود ببرد
کسی کو نہ دیکھا ہوگا کہ سونا اپنے ساتھ لے گیا ہو

حاصل از دنیا چہ باشد اے امیں
اے امانتدار دنیا سے کیا حاصل ہو گا

نہ گزے کرپاس و سہ گز از زمیں
نو گز سوتی کپڑا اور تین گز زمین

ہر چہ دادی در رہِ حق آں تست
جو تو نے راہِ حق میں خرچ کر دیا وہی تیرا ہے

آنچہ ماند از بلائے جانِ تست
اور جو رہ گیا وہ تیرے لیے وبالِ جان ہے

ہر کہ با اندک ز حق راضی شود
جو تھوڑے پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جاتے

حاجتِ او را خدا قاضی شود
اس کی ضرورت اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے

ہست دنیا بر مثالِ قنطرہ
دنیا کی مثال پل کی سی ہے

بگذر از وے گر تو داری رہ برہ
تو اسی سے گزر جائیگا اگر گزرنے کا ارادہ کر لے

ہر کہ سازد بر سرِ پل خانہ
جس نے پل کے سرے پر گھر بنا لیا

نیست عاقل او بود دیوانہ
وہ عقل مند نہیں پاگل ہے

از خدا نبود روا جستن غنا
اللہ تعالیٰ سے مالداری کی طلب درست نہیں

ہست مومن را غنا رنج و عنا
مومن کے لیے مالداری باعث رنج و زحمت ہے

فقر و درویشی شفائے مومن ست
مومن کی شفا فقر و درویشی میں ہے

زانکہ اندر وے صفائے مومن ست
اس لئے کہ اسی میں مومن کی پاکیزگی ہے

ٹ کچھ مدت کے لیے مانگا ہوا ہے ۱۲

ٹ بلکہ سب کچھ یہیں چھوڑ جاتا ہے ۱۲

مال و اولادت بمعنی دشمن اند
تیرا مال اور تیری اولاد درحقیقت دشمن ہیں

گرچہ نزدیکِ تو چشمِ روشن اند
اگرچہ تیرے نزدیک روشن آنکھ (کی طرح) ہیں

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ را یاد گیر
انما اموالکم کو یاد رکھ

مال و ملکِ ایں جہاں برباد گیر
اس دنیا کے ملک و مال کو ضائع شدہ سمجھ

مردِ رہ را بود دنیا سود نیست
سالک کیلئے دنیا (کے مال و دولت) کا ہونا بے سود ہے

ہر کہ زش اندیشۂ نابود نیست
اسے نہ ہونے کا کوئی غم نہیں ہوتا

ہر کہ از صدقش دلِ صافی بود
جس کا دل سچائی کے باعث صاف ہو

خرقہ با لقمہ کافی بود
(اس کیلئے) معمولی لباس اور تھوڑا سا کھانا کافی ہے

ہر کہ دربندِ زیادت می شود
جو شخص زیادہ کی فکر میں رہتا ہے

دُور از اہلِ سعادت می شود
وہ نیک بختوں سے دُور ہوتا ہے

بندگانِ حق چوں جاں را باختند
اللہ والے جان کی بازی لگا دیتے ہیں

اسپِ ہمت تا ثریا تاختند
ہمت کے گھوڑے کو ثریا (ستارہ) تک لیجاتے ہیں

تا نبازی در رہِ حق ہر چہ ہست
جب تک اللہ کے راستہ میں جو کچھ ہے نہ لٹا دے

انچہ می باید کجا آید بدست
جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہو وہ کہاں حاصل ہو سکتا ہے

در بیانِ نتائجِ سخا
سخاوت کے نتائج کا بیان

در سخا کوش اے برادر در سخا
اے بھائی سخاوت میں کوشش کر

تا بیابی از پسِ شدت رخا
تاکہ شدت و سختی کے بعد ترقی نصیب ہو

باش پیوستہ جوانمرد اے اخی
اے بھائی سخاوت سے وابستہ رہ

زانکہ نبود دوزخی مردِ سخی
اس لئے کہ سخی شخص دوزخی نہیں ہوتا

۱؎ قرآن شریف میں آتا ہے "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" بیشک تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں" ۱۲
۲؎ سخت ریاضت کرتے ہیں ۱۲
۳؎ بلند ہمت ہوتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لیتے ۱۲
۴؎ سخاوت کا مظاہرہ کر ۱۲
۵؎ قیامت کے روز آرام ۱۲

در رُخِ مردِ سخی نور و صفاست
سخی کا چہرہ منور روشن و پاکیزہ ہوتا ہے

زانکہ در جنّت قرینِ مصطفٰے است
اسلئے کہ وہ جنت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہوگا

حق تعالےٰ بر درِ جنّت نوشت
اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ دیا

اینکہ جائے اسخیا باشد بہشت
یہ کہ سخاوت کرنے والوں کی جگہ جنت ہے

اسخیا را با جہنّم کار نیست
سخیوں کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں

جائے ممسک جُز درونِ نار نیست
بخیل کی جگہ دوزخ کے علاوہ نہیں ہے

چوں نگردد خلق با خوئے تو راست
اگر لوگ تیری عادت و اخلاق کے سانچے میں نہ ڈھلیں

گر بخوئے مردماں سازی رواست
تو تو ہی ان کے اخلاق کے سانچے میں ڈھل جا

اے برادر تکیہ بر دولت مکن
اے بھائی دولت پر بھروسہ نہ کر

یاد دار از ناصحِ خود ایں سخن
اپنے نصیحت کرنے والے کی یہ بات یاد رکھ

سود نکند گر گریزی از قضا
فیصلۂ ربانی سے فرار بے سُود ہے

ہر چہ می آید بداں میدہ رضا
منجانب اللہ جو کچھ ملے اسی پر اظہار رضامندی کر

زاں چہ حاصل نیست دل خورسند دار
حاصل نہ ہونیوالی چیز پر ملول نہ ہو دل خود راضی رکھ

گوشِ دل را جانب ایں پند دار
اس نصیحت کی طرف کان لگالے (توجہ کر)

ہر کہ او با دوستاں یک دل بود
جو شخص دوستوں کے ساتھ متفق ہو[1]

جُملہ مقصودِ دلش حاصل بود
اس کی ساری مرادیں پوری ہوتی ہیں

[1] اور ان کی خوشی میں خوش ہو
[2] دنیوی دولت و عزت کے

در بیانِ جہانِ فانی
فنا ہونے والی دنیا کا بیان

در جہاں دانی کہ باشد معتبر
اس فنا ہونے والی دنیا میں وہ کون باعزت ہے

آں کہ او را باک نبود از خطر
کہ جسے اس کے[2] ساتھ چھوڑنے کا اندیشہ نہ ہو

کم کند باکس وفا ایں روزگار
اس زمانہ (دنیا) نے کس کے ساتھ وفا کی ہے

جور دارد نیشتش با مہر کار
دنیا نے ستم کیے ہیں (اور) مہربانی سے کوئی مطلب نہیں رکھا

آنکہ با تو روزِ غم بود ست یار
جو تیرا رنج و غم کے وقت مددگار ساتھی ہو

روز شادی ہم بپرسش زینہار
خوشی کے موقعہ پر بھی اسے یاد رکھ

روز نعمت گر تو پر دازی بہ کس
نعمت و خوشی میسّر ہونیکے وقت جس کا تو خیال رکھیگا

روزِ محنت باشدت فریاد رس
وہ تیری پریشانی کے دن کام آتے گا

چوں بیابی دولتے از مستعان
کسی کی دولت (عیش) سے مدد حاصل کرنا نفع اُٹھانا چاہے

اندر آں دولت بپرس از دوستاں
تو اپنے عیش و آرام و دولت کیوقت دوستوں کو یاد رکھ

مر ترا ہر کس کہ یارِ غم بود
تیرے رنج و غم کے وقت کا ساتھی

چوں رسد شادی ہماں ہمدم بود
تیری خوشی کے موقعہ پر (ابھی) تیرا رفیق ہو گا

در بیانِ معرفتِ اللہ

معرفت الٰہی کا بیان

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر
اے جان پدر معرفت حاصل کر

تا بیابی از خدائے خود خبر
تاکہ ذات باری اور اسکی صفات سے پوری طرح واقف ہو جائے

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را
جسے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی (کامل) پہچان ہو جاتی ہے

در فنا بیند بقائے خویش را
وہ ذات حق میں گم ہو جانے کو اپنی بقا تصور کرتا ہے

ہر کہ او عارف نباشد زندہ نیست
جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے (پورا) آگاہ نہ ہو وہ (دراصل) زندہ

قرب حق را لائق و ار زندہ نیست
اور وہ ذات باری کے تقرب کے لائق نہیں ہے

ہر کہ اُو را معرفت حاصل نشد
جسے معرفت حق حاصل نہیں ہوتی

ہیچ با مقصودِ خود و اصل نشد
وہ بالکل اپنے مقصد تک نہیں پہنچا

نفسِ خود را چوں تو بشناسی دلا
اے دل جو شخص اپنی حقیقت سے آگاہ ہوگیا

حق تعالےٰ را بدانی با عطا
اسے فضل رب سے معرفت حق (بھی) حاصل ہو جائیگی

عارف آں باشد کہ باشد حق شناس
عارف اسے کہتے ہیں جو حق شناس ہو

ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس
غیر عارف ناشکرا ہوتا ہے

ہست عارف را بدل مہر و وفا
عارف کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوتا ہے

کارِ عارف جملہ باشد با صفا
عارف کے سارے کام پاکیزہ ہوتے ہیں

ہر کہ اورا معرفت بخشد خدائے
جسے اللہ تعالیٰ دولتِ معرفت عطا کرے

غیرِ حق را در دلِ او نیست جائے
اللہ تعالیٰ کے علاوہ کی اسکے دل میں جگہ نہیں ہوتی

نزدِ عارف نیست دنیا را خطر
عارف کے نزدیک دنیا پُر خطر نہیں

بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر
عارف کی اپنے وجود پر بھی نگاہ نہیں ہوتی

معرفت فانی شدن در وے بود
معرفت اپنی ذات کو ذاتِ حق میں گُم کر دینے کا نام ہے

ہر کہ فانی نیست عارف کے بود
جو اپنی ذات کو فنا نہیں کر سکا وہ عارف بھی نہیں ہوتا

عارف از دُنیا و عقبیٰ فارغ ست
عارف (کا دل) دنیا (کی لذت) اور آخرت (کی جزا سزا) سے خالی ہوتا ہے

زانچہ باشد غیرِ مولیٰ فارغ ست
ذاتِ حق کے علاوہ اسے کسی چیز کا تصور نہیں ہوتا

ہمّتِ عارف لقائے حق بود
عارف کا ارادہ (صرف) ملاقاتِ رب تک (محدود) ہوتا ہے

زانکہ در حق فانیِ مطلق بود
اسلئے کہ وہ ذاتِ حق میں بالکل فنا (و گم) ہو جاتا ہے

در بیانِ مذمّتِ دنیا

دنیا کی بُرائی کا بیان

باچہ ماند ایں جہاں گویم جواب
یہ دنیا کس چیز سے مشابہت رکھتی ہے اسکا جواب دیتا ہوں

آنکہ بیند آدمی چیزے بخواب
دنیا ایسی ہے جیسے آدمی کوئی چیز خواب میں دیکھے

چوں شوی بیدار از خواب اے عزیز
اے عزیز خواب سے بیدار ہو کر
حاصلے نبود ز خوابت ہیچ چیز
خواب کی کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی

ہمچنیں چوں زندہ افتادہ مُرد
اسی طرح جب زندگی ختم ہو گئی اور آدمی مرجاتا ہے
ہیچ چیزے از جہاں با خود نبرد
تو کوئی چیز دنیا سے اپنے ساتھ نہیں لے جاتا

ہر کرا بود ست کردارِ نکو
جس کا عمل اچھا رہا
در رہِ عقبیٰ بود ہمراہِ او
تو وہ عمل آخرت میں اسکے ساتھ ہوگا (کام آئیگا)

ایں جہاں را چوں زنے داں خوبروی
اس دنیا کو خوبصورت عورت کی طرح سمجھ
خویش را آرایدا اندر چشمِ شوی
خود کو شوہر (طلبگار) کیلئے سنوارتی ہے

مرد را می پرورد اندر کنار
آدمی کی اپنی آغوش میں پرورش کرتی ہے
مکر و شیوہ می نماید بے شمار
(اور) بے حد ناز و انداز دکھاتی ہے

چوں بیابد خفتہ شو را ناگہاں
پھر (طلبگار) کو سویا ہوا پاکر اچانک
بے گماں سازد ہلاکش آں زماں
بغیر کوئی خیال کئے ہوتے اسی وقت اسے ہلاک کر دیتی ہے

بر تو باید اے عزیزِ پُر ہنر
اے باکمال عزیز تجھے چاہئے
کز چنیں مکارہ باشی پُر حذر
کہ اس مکار دنیا سے احتیاط برتے

در بیانِ ورع

پارسائی کا بیان

در ورع ثابت قدم باش اے پسر
اے لڑکے پارسائی میں ثابت قدم رہ
گر ہمی خواہی کہ گردی معتبر
اگر تو باعزت ہونا چاہے

خانۂ دیں گردد آباد از ورع
دین کا گھر پرہیزگاری سے آباد ہوتا ہے
لیک می گردد خرابی از طمع
لیکن طمع و لالچ سے اس میں خرابی آتی ہے

ہر کہ از علم و ورع گیرد سبق
جو شخص علم اور پرہیزگاری سے سبق لے

دور باید بودنش از غیرِ حق
اسے غیر اللہ سے دوری اختیار کرنی چاہئے

ترسگاری از ورع پیدا شود
خدا ترسی پرہیزگاری سے پیدا ہوتی ہے

ہر کہ باشد بے ورع رُسوا شود
پرہیزگاری اختیار نہ کرنے والا رسوا ہوتا ہے

با ورع ہر کس کہ خود را کرد راست
جس نے پرہیزگاری سے خود کو درست کر لیا

جنبش و آرامش از بہرِ خداست
اس کا ہلنا اور اس کا آرام و سکون اللہ کیلئے[2] ہو گا

آنکہ از حق دوستی دارد طمع
لالچ[1] کے باعث اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھنا

در محبت کاذبش دال بے ورع
جھوٹی اور پرہیزگاری سے خالی محبت ہے

[1] جنت و دوزخ وغیرہ کے ۱۲
[2] بلکہ ایمان و اخلاص درجہ کمال کو پہنچ جاتے ۱۲
[3] بندۂ خدا ۱۲

در بیانِ تقوای
پرہیزگاری کا بیان

چیست تقوای ترکِ شبہات و حرام
پرہیزگاری مشتبہ اور حرام چیزوں کے ترک کا نام ہے

از لباس و از شراب و از طعام
چاہے وہ پہننے کی چیزیں ہوں اور (خواہ) کھانے پینے کی

ہر چہ افزونست اگر باشد حلال
ضرورت اور احتیاج سے زیادہ چاہے حلال ہی کیوں نہ ہو

نزدِ اصحابِ ورع باشد وبال
اہل تقویٰ کے نزدیک وبال ہے

چوں ورع شد یار با علم و عمل
علم و عمل کے ساتھ پرہیزگاری کی دولت مل جائے

حُسنِ اخلاص ترا ناید خلل
تو تیرے حُسنِ اخلاص میں خلل نہ آئے

ناگہاں اے بندہ گر کردی گناہ
اے[3] بندہ اگر اچانک تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے

توبہ کُن در حال و عذرِ آں بخواہ
تو فوراً توبہ کر کے عذر خواہ ہو جا

چوں گناہِ نقد آمد در وجود
سرزدشدہ فوری گناہ کی

توبۂ نسیہ ندارد ہیچ سود
ادھار (تاخیر سے) توبہ بے سود ہے

در انابت کاہلی کردن خطاست	بر امیدِ زندگی کاں بیوفاست
رجوع الی اللہ میں سستی کرنا غلطی ہے	زندگی کی امید پر[1] سستی اگر زندگی بیوفا[2] ہے

در بیانِ فوائدِ خدمت
خدمت کے فائدوں کا بیان

تا توانی اے پسر خدمت گزیں	تا شود اسپ مرادت زیرِ زیں
اے لڑکے جب تک ہو سکے خدمت کر	تاکہ تیری مراد کا گھوڑا زین کے نیچے رہے
بندہ چوں خدمتِ مرداں کند	خدمتِ او گنبدِ گرداں کند
بندہ جب نیک لوگوں کی خدمت کرتا ہے	تو دنیا اس کی خدمت کرتی ہے
بہرِ خدمت ہر کہ بر بندد میاں	باشد از آفاتِ دنیا در اماں
جو شخص خدمت پر کمر بستہ ہو جائے	وہ دنیا کی پریشانیوں سے محفوظ رہے گا
ہر کہ پیشِ صالحاں خدمت کند	ایزدش با دولت و حرمت کند
جو شخص اللہ کے نیک بندوں کی خدمت بجا لاتا ہے	اللہ تعالیٰ اسے عزت و دولت عطا کرتا ہے
خادماں راہست در جنت مآب	روزِ محشر بے حساب و بے عقاب
خدمت گزاروں کا ٹھکانہ جنت ہے	قیامت کے دن بے حساب اور عقاب (عذاب) بری ہونگے
خادماں باشند اخواں را شفیع	جائے ایشاں در جہاں باشد رفیع
خدمت گزار قیامت میں بھائیوں کی شفاعت کریں گے	دنیا میں ان کا مقام بلند ہو گا
گرچہ خادم عاصی و مفلس بود	بہتر از صد عابدِ ممسک بود
اگرچہ خدمت گزار گناہگار اور مفلس ہو	سیکڑوں بخیل عبادت گذاروں سے بہتر ہے
می دہد ہر خادمے را مستعان	اجر و مزدِ صائمان و قائمان
اللہ تعالیٰ ہر خدمت گزار کو عطا کرتا ہے	اجر و مزدوری روزہ داروں اور رات کو جاگ کر عبادت گذاروں کی

[1] اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۱۲
[2] یعنی بے قابو نہ ہو ۱۲

بہر خدمت ہر کہ بر بندد کمر
جو شخص خدمت گزاری پر کمر بستہ ہوجائے
از درخت معرفت یابد ثمر
وہ معرفت کے درخت سے پھل پاتا ہے

ہر کہ خادم شد جنانش میدہند
خدمت گزار کو جنت ملتی ہے
ہم ثوابِ غازیانش میدہند
(اور) غازیوں کا ثواب بھی ملتا ہے

دربیانِ صدقہ
صدقہ کا بیان

تا اماں باشی ز قہرِ کردگار
تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے غصہ سے محفوظ رہے
صدقہ میدہ در نہان و آشکار
علی الاعلان اور پوشیدہ طور پر صدقہ دے[1]

صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ
صبح و شام صدقہ دے
تا بلاہا از تو گرداند اللہ
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے مصیبت کو دُور رکھے

ہر کہ اُورا خیر عادت می شود
جسے نیکی اور بھلائی کی عادت ہوجاتی ہے
بے گماں عمرش زیادت می شود
اس کی عمر بلاشبہ بڑھتی ہے

آنکہ نیکی می کند در حقِ ناس
جو شخص لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے
بہترینِ مردماں اورا شناس
اسے لوگوں میں بہترین سمجھنا چاہیئے

آنکہ از وے ہست مردم را ضرر
جس سے لوگوں کو نقصان پہنچے
درمیانِ خلق زو نبود بتر
مخلوق میں اس سے بدتر اور بُرا کوئی نہیں

دیں ندارد ہر کہ نبود ترسگار
جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ دیندار بھی نہیں
نیست عقل آنرا کہ باشد نابکار
جو نالائق ہو وہ عقل مند (بھی) نہیں ہوتا

با ورع باش اے پسر گر مومنی
اے لڑکے اگر مومن (کامل) ہے تو پرہیزگاری اختیار کر
کافری از قہرِ حق گر ایمنی
اگر اللہ کے غصہ کا خوف نہیں تو کافر ہے

[1] حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کی آگ کو بجھاتا ہے ۱۲

ہر کرا نبود ورع ایمانش نیست	ہر کرا نبود حیا احسانش نیست
جو شخص پرہیزگار نہ ہو وہ مومن (کامل) نہیں	بے حیا شخص کامل مومن نہیں ہے
توبہ نبود ہر کرا توفیق نیست	حق نا بیند ہر کرا تحقیق نیست
جسے اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے وہ تائب بھی نہیں ہوتا	جو تحقیق و جستجو سے کام نہیں لیتا اسے حق دکھائی نہیں دیتا

در بیان تعظیم مہمان

مہمان کی تعظیم کا بیان

اے برادر میہماں را نیک دار[1]	ہست مہماں از عطائے کردگار
اے بھائی مہمان کیساتھ اچھی طرح پیش آ[1]	مہمان (دراصل) عطائے خداوندی ہے
میہماں روزی بخود می آورد	پس گناہِ میزباں رامی برد
مہمان اپنی روزی اپنے ساتھ لاتا ہے	اور میزبان کے گناہ[2] معاف ہو جاتے ہیں
ہر کرا جبار دارد دشمنش	باز دارد میہماں از مسکنش
جس شخص سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے	مہمان کو اس کے گھر سے دُور رکھتا ہے
اے برادر دار مہماں را عزیز	تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
اے بھائی مہمان کی عزت کر	تاکہ تو اللہ کے نزدیک باعزت ہو جائے
مومنے کو داشت مہماں را نکو	حق کشاید بابِ جنت را برو
جو مومن مہمان کے ساتھ بھلا برتاؤ کرے	اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے
ہر کرا شد طبع از مہماں ملول	از وے آزردہ خدا و ہم رسول ﷺ
جس کے برتاؤ سے مہمان رنجیدہ ہو	اللہ و رسول اس سے رنجیدہ (و ناراض) ہو جاتے ہیں
بندۂ کو خدمتِ مہماں کند	خویش را شایستۂ رحماں کند
جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے	خود کو لطفِ خداوندی کا مستحق بناتا ہے

[1] خاطر تواضع کر ۱۲
[2] اسکی مہمانی کے باعث ۱۲

ہر کہ مہماں را بروئے تازہ دید
جس نے مہمان کا خندہ پیشانی وخوش روئی سے استقبال کیا

از خدا الطافِ بے اندازہ دید
اسے اللہ کی بے حد مہربانیاں حاصل ہو گئیں

از تکلف دور باش اے میزباں
اے میزبان تکلف سے کام نہ لے

تا گرانی نبودت از میہماں
تاکہ تجھے مہمان کے آنے سے گرانی نہ ہو

میہماں را اے پسر اعزاز کن
اے لڑکے مہمان کا اعزاز و احترام کر

گر بود کافر بروِ در باز کن
اگرچہ مہمان کافر ہو اسکے لیے گھر کا دروازہ کھول دے

کارِ اہل بخل را تلبیس دال
کنجوسوں کے کام کو فریب سمجھ

در جہنم ہمدمِ ابلیس دال
دوزخ میں شیطان کا ساتھی سمجھ

ہیچ ممسک نگذرد سوئے بہشت
کوئی بخیل جنت کی طرف سے نہیں گزرے گا

بلکہ با اُو کے رسد بوئے بہشت
تو اس تک جنت کی خوشبو کیسے پہنچے گی

آنکہ می خوانند مرا اُو را سقر
اس کے ٹھہرنے کا مقام خاص طور پر دوزخ ہے

اہلِ کبر و بخل را باشد مقر
یہی مغروروں اور بخیلوں کا ٹھکانہ ہو گا

اے پسر در مردمی مشہور باش
اے لڑکے سخاوت میں شہرت حاصل کر (واقعی سخی بن جا)

از بخیلی وز تکبر دور باش
اور کنجوسی وغیرہ سے (پرہیز کر اور) دوری اختیار کر

باسخا باش و تواضع پیشہ گیر
سخاوت اور تواضع کا طریقہ اختیار کر

تا شود روئے دلت بدرِ منیر
تاکہ تیرا دل روشن چاند (کی طرح) ہو جائے

دربیانِ کارہائے شیطانی
شیطانی کاموں کا بیان

چار خصلت فعلِ شیطانی بود
چار خصلتیں شیطانی فعل ہیں

داند اینہا ہر کہ رحمانی بود
اللہ والا انہیں جانتا ہے

عطسہ مردم چو بگذشت از یکے
ایک سے زیادہ مرتبہ چھینکنا

باشد آں از فعلِ شیطاں بیشکے
بے شک شیطانی کاموں میں سے ہے

خونِ بینی نیز از شیطاں بود
نکسیر بھی شیطان (کے اثر) سے ہوتی ہے

آنکہ ظاہر دشمنِ انساں بود
شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے

خامیازہ فعلِ شیطاں ست و قے
انگڑائی اور قے شیطان کے فعل (و اثر) سے ہوتے ہیں

اے پسر ایمن مباش از مکرِ وے
اے لڑکے شیطان کے مکر سے بے خوف نہ ہو

دربیانِ علاماتِ منافق
منافق کی علامتوں کا بیان

دُور باش اے خواجہ از اہلِ نفاق
اے خواجہ (صاحب) اہل نفاق سے دُوری اختیار کر

در جہنّم داں منافق را وثاق
منافق کو یقیناً دوزخ میں سمجھ[1]

سہ علامت در منافق ظاہر ست
منافق کی تین کھلی ہوتی علامتیں ہیں

زاں سبب مقہورِ قہرِ قاہر ست
اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے غصّہ کا شکار رہے

وعدہ ہائے او ہمہ باشد خلاف
اس کے وعدے سب جھوٹے ہوتے ہیں

قولِ او نبود بغیر از کذب و لاف
اسکی گفتگو جھوٹ اور ڈینگوں سے خالی نہیں ہوتی

مومناں را کم اعانت می کند
جو مومنوں کی اعانت نہیں کرتا

ہم امانت را خیانت می کند
امانت میں بھی خیانت کرتا ہے

نیست در وعدہ منافق را وفا
منافق وعدہ پورا نہیں کرتا

زاں نباشد در رخش نور و صفا
اس واسطے اس پہ نور و پاکیزگی کی تابندگی نہیں ہوتی

تا نہ پنداری منافق را امیں
منافق کو (کبھی) امانت دار نہ سمجھ

نیست باد اشترش از روئے زمیں
اللہ کرے زمین کے چہرہ پر اس کا شر باقی نہ رہے[2]

[1] یا دوزخ میں منافق کے پاؤں میں بیڑی ہوگی ۱۲
[2] یعنی وہ خود فنا ہوتے بغیر نہ رہے گا بانس نہ بجے بانسری ۱۲

از منافق اے پسر پرہیز کن
اے لڑکے منافق سے پرہیز کر
تیغ را از بہرِ قتلش تیز کن
تلوار اس کے قتل کے لئے تیز کر

با منافق ہر کہ ہمرہ می شود
جو شخص منافق کا ساتھ دیتا ہے
منزلِ او در تگِ چہ می شود
اسکی منزل کنوئیں کی گہرائی ہے (یعنی قعر مذلت میں ڈوب جانا ہے)

در بیانِ علاماتِ متقی

پرہیزگاری کی علامتوں کا بیان

سہ[۳] علامت باشد اندر متقی
پرہیزگاری کی تین علامتیں ہیں
کے بود نسبت تقی را با شقی
پرہیزگار کو بدبخت سے کیا نسبت ہوسکتی ہے

پُر حذر باش اے تقی از یارِ بد
اے پارسا بُرے دوست سے پرہیز کر
تا نیند ازد ترا در کارِ بد
تاکہ تجھے بُرے کام میں مبتلا نہ کر دے

کم رود ذکرِ دروغش بر زباں
پرہیزگار کی زبان جھوٹ و غلط بات سے آلودہ نہیں ہوتی
از طریقِ کذب باشد برکراں
وہ جھوٹ کے راستہ سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے

از حلال و پاک ہم گیرند کام
پرہیزگار پاک و حلال ہی سے مطلب رکھتے ہیں
تا نیفتند اہل تقویٰ در حرام
تاکہ یہ پارسا حرام میں مبتلا نہ ہوں

در بیانِ علاماتِ اہلِ جنت

اہل جنت کی علامتوں کا بیان

ہر کرا باشد سہ[۳] خصلت در سرشت
تین خصلتیں جس کی سرشت بن چکی ہوں
باشد آنکس بیشک از اہلِ بہشت
وہ بے شک اہل جنت میں سے ہے

شکر[۱] در نعما و صبر[۲] اندر بلا
نعمتوں[۱] پہ شکر اور مصیبت میں صبر[۲]
می دہد آئینہ دل را جلا
دل کے آئینہ کو صاف کرتے اور جلا بخشتے ہیں

ہر کہ مستغفر بود اندر گناہ
جو کہ گناہ پر استغفار کرے
حق ز نارِ دوزخش دارد نگاہ
اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے

ہر کہ ترسد از الٰہِ خویشتن
جو اپنے خدا سے ڈرتا ہو
خواہد او عذرِ گناہِ خویشتن
وہ اپنے گناہ کا عذر خواہ ہوتا ہے

معصیت را ہر کہ پے در پے کند
جو لگاتار گناہ کا ارتکاب کرے
ایزدش از اہلِ جنت کے کند
اللہ تعالیٰ اسے اہلِ جنت میں کب کرے گا[1]

اے پسر دائم باستغفار باش
اے لڑکے ہمیشہ استغفار کرتا رہ
وز بداں و مفسداں بیزار باش
اور بروں و فساد پسندوں سے دوری اختیار کر

گر کنی خیرے بدستِ خویش کن
اگر خیر خیرات کر سکے تو خود کر
خیرِ خود را وقف ہر درویش کن
اپنے خیر خیرات کو ہر درویش کے لیے وقف کر دے

یک درم کاں از دستِ خود دہند
اپنے ہاتھ سے دیا ہوا ایک درھم
بہ بود زاں کز پسِ او صد دہند
پسماندگان کے اسکی طرف سے سو درہم دینے سے بہتر ہے

گر بہ بخشی خود یکے خرمائے تر
اگر اپنے ہاتھ سے ایک تر کھجور عطا کر دے
بہتر از بعدِ تو صد مثقالِ زر
تیرے بعد سو مثقال سونا دینے سے بہتر ہے

ہر چہ بخشیدی مکن با او رجوع
جو کچھ دیدے اسے واپس نہ لے
گر ز پا افتادہ از دستِ جوع
خواہ بھوک سے بیتاب ہی کیوں نہ ہو جائے

ایں بداں ماند کہ شخصے قے کند
دے کر واپس لینا قے کر کے
باز میلِ خوردنِ آں می کند
اسے چاٹنے کی (اور قے لوٹانیکی) طرح ہے

با پسر گر چیزے بخشد پدر
باپ اگر لڑکے کو کوئی چیز دے
می رسد گر باز گیرد زاں پسر
تو اسکے لیے لڑکے سے واپس لینے میں حرج نہیں

[1] یعنی گناہوں پر جری کا انجام برا ہے ۱۲

اے پسر شادی زمال و زر مجوی	انچہ کس را دادہ دیگر مجوی
اے لڑکے مال و دولت سے (کسی کی) خوشی کی جستجو نہ کر	اور کسی کو عطا کردہ چیز مت لوٹا (کر لوٹا کر دوسرے کو دیدے)

دربیان آنکہ در دنیا از آں خوش نباید بود

اس کا بیان کہ دنیا میں دنیا سے خوش نہ ہونا چاہیئے

شادیٔ دنیا سراسر غم بود
دنیا کی خوشی سراسر غم ہوتی ہے
سودِ او را در عقب ماتم بود
اس کے فائدہ و نفع کا انجام ماتم ہے

نہیِ لاتفرح ز دنیا گوش دار
دنیا سے مسرور نہ ہو اسے یاد رکھ
جائے شادی نیست دنیا ہوش دار
اے صاحب ہوش! دُنیا خوشی کی جگہ نہیں

شادمانی را ندارد دوست حق
دنیوی مال و دولت پر خوشی اللہ کو پسند نہیں
ایں سخن دارم ز استاداں سبق
مَیں نے استادوں سے یہ سبق سیکھا ہے

اے پسر با محنت و غم خوئے کن
اے لڑکے تکلیف و مشقت کی عادت ڈال
روئے دل را جانبِ دلجوئے کن
دل کا چہرہ اللہ کیطرف کر (یعنی ہمہ تن متوجہ ہو)

گر فرح داری ز فضل حق رواست
اگر اللہ تعالیٰ کے فضل پر مسرور ہو تو درست ہے
لیک از دنیا فرح جستن خطاست
لیکن دنیا سے فرحت کی طلب غلط ہے

حزن واندوہ ہست قوتِ بندگاں
رنج و غم بندوں کی روزی ہے
غم شود یارِ فرح جویندگاں
(دنیوی) فرحت کے متلاشی لوگوں کو غم نصیب ہوتا ہے

از چہ موجودی بیندیش اے پسر
اے لڑکے یہ سوچ تیری تخلیق کس لیے ہوئی ہے
ہر کسے دارد غم خویش اے پسر
اے لڑکے ہر ایک کو اپنا غم ہوتا ہے

کرد ایزد مر ترا از نیست ہست
تیرا وجود نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے وجود بخشا
از برائے آنکہ باشی حق پرست
یہ اسوجہ سے کہ تو حق پرست ہو اور حق پرستی اختیار کرے)

ا؎ لہٰذا اس بات کا غم اور فکر بھی ہونا چاہیئے ۱۲

تاتو باشی بندۂ معبود باش
جتنا بھی ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا (سچا) بندہ بنا رہ

با حیاؤ باسخاؤ جود باش
حیا اور سخاوت کو شیوہ بنا لے

در بیان نصائح و نتائج دینی و دنیوی

نصیحتوں اور اس کے دینی و دنیوی نتائج کا بیان

خواب کم کن اوّلِ روز اے پسر
اے لڑکے دن کے آغاز میں (صبح صبح) مت سویا کر

نفس را بد خو میاموز اے پسر
اے لڑکے اپنے نفس کو بُری عادت مت ڈال

آخرِ روزت نکو نبود منام
دن کے آخری حصہ میں سونا اچھا نہیں

بیشتر از شام خواب آمد حرام
شام (رات) سے قبل سونا حرام ہے

اہلِ حکمت را نمی آید صواب
عقل مند وں کے نزدیک ٹھیک نہیں

درمیان آفتاب و سایہ خواب
دھوپ اور سایے میں سونا

اے پسر ہرگز مرو تنہا سفر
اے لڑکے ہرگز تنہا سفر نہ کر

با شدت رفتن سفر تنہا خطر
سفر میں تنہا جانا خطرناک ہوتا ہے

دست را بر رُخ زدن شومست شوم
کسی کے چہرہ پر طمانچہ مارنے کا شمار نحوست میں ہے

استماعِ علم کن ز اہلِ علوم
اہل علم سے علمی باتیں سن

شب در آئینہ نظر کردن خطاست
رات کو آئینہ دیکھنا غلطی ہے

روز اگر بینی تو روئے خود رواست
دن میں اگر اپنا چہرہ دیکھے تو درست ہے

خانہ گر تنہاؤ تاریکت بود
گھر اگر تنہا اور تاریک ہو

مونسے باید کہ نزدیکت بود
کوئی غم خوار اور مونس نزدیک ہونا چاہیے

دست را کم زن تو در زیرِ زنخ
ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر مت بیٹھا کر

نزدِ اہلِ علم سرد آمد چو یخ
اہل علم کے نزدیک یہ موزوں نہیں

چار پایاں را چو بینی در قطار
چار پایوں کو قطار میں دیکھے تو

تا فزاید قدر و جاہت را خدا
تاکہ اللہ کے یہاں تیری قدر و رتبہ میں اضافہ ہو

تا شود عمرت زیادہ در جہاں
تاکہ دنیا میں تیری عمر بڑھے

تا نہ کاہد روزیت در روزگار
تاکہ دُنیا میں تیرا رزق نہ گھٹے

ہر کہ رُو در فسق و در عصیاں کند
جو گناہ اور نافرمانی کی طرف متوجہ رہتا ہے

کم شود روزی زگفتارِ دروغ
جھوٹ بولنے سے رزق میں کمی آتی ہے

فاقہ آرد خواب بسیار اے پسر
اے لڑکے زیادہ سونا فاقہ و تنگدستی کا سبب ہے

ہر کہ در شب خوابِ عریاں مے کند
جو شخص رات میں ننگا ہو کر سوتا ہے

بولِ عریاں ہم فقیری آورد
مکمل برہنہ ہو کر پیشاب کرنا مفلسی لاتا ہے

در جنابت بد بود خوردن طعام
ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا بُرا ہے

درمیانِ شاں نیائی زینہار
ان کے بیچ میں ہرگز نہ گھس

روز و شب می باش دائم در دعا
دن و رات ہمیشہ دُعا میں مصروف رہ

رو نکوئی کن نکوئی در نہاں
پوشیدہ طور پر بھلائی کرتے ہوئے زندگی بسر کر

معصیت کم کن بعالم زینہار
دُنیا میں ہرگز نافرمانی نہ کر

ایزد اندر رزقِ اُو نقصاں کند
اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں کمی کر دیتا ہے

در سخن کذّاب را نبود فروغ
جھوٹے کی گفتگو میں رونق نہیں ہوتی

خواب کم کن باش بیدار اے پسر
اے لڑکے کم سویا کر اور زیادہ بیدار رہا کر

در نصیبِ خویش نقصاں می کند
اپنے حصّہ (حصّہ خیر) میں کمی کرتا ہے

اندوہِ بسیار و پیری آورد
(اور) بہت غم و بڑھاپے کا سبب ہوتا ہے

ناپسند ست ایں بنزدِ خاص و عام
عام و خاص دونوں کے نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے

۱؎ کیونکہ یہ عمل اللہ کے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے ۱۲

۲؎ کہ غسل کی ضرورت ہو ۱۲

ریزۂ ناں رامیفگن زیرِ پائے
روٹی کا ٹکڑا پاؤں کے نیچے مت ڈال[1]
شب مزن جاروب ہرگز خانہ در
رات کو گھر و دروازہ میں جھاڑو نہ دے
گر بخوانی باپ و مادر را بنام
اگر والدین کا نام لے کر بلائے
گر بہر چوبے کنی دنداں خلال
اگر ہر قسم کی لکڑی سے دانتوں میں خلال کرے
دست را ہرگز بخاک و گِل مشوئے
ہاتھ (پانی کے بجائے) مٹی اور گارے سے مت دھو
اے پسر بر آستانِ در مشیں
اے لڑکے گھر کے دروازہ پر مت بیٹھ
تکیہ کم کن نیز در پہلوئے در
دروازہ کے پہلو و بازو پر بھی ٹیک مت لگا
در خلا جا گر طہارت می کنی
اگر پاخانہ کے قدمچہ پر تو طہارت کرتا ہے
جامہ را بر تن نشاید دوختن
کپڑے کو پہنے ہوئے نہ سینا چاہیے
گر بدامن پاک سازی روئے خویش
اگر دامن سے اپنا چہرہ صاف کرے گا

گر ہمی خواہی تو نعمت از خدائے
اگر تجھے نعمتِ خداوندی کی طلب ہے
خاک روبہ ہم منہ در زیرِ در
دروازہ کے قریب کوڑا کرکٹ مت جمع کر
نعمتِ حق بر تو می گردد حرام
نعمتِ خداوندی تجھ پر حرام ہو جائے گی[2]
بینوا گردی و افتی در وبال
تو بے نوا ہوگا اور مصیبت میں پڑ جائے گا
از برائے دست شستن آبجوئے
بلکہ ہاتھ دھونے کے لیے پانی کی جستجو کر
کم شود روزی ز کردارِ چنیں
اس عمل سے رزق ختم ہو جاتا ہے[3]
باش دائم از چنیں خصلت بدر
اس خصلت سے ہمیشہ احتراز کر[4]
وقتِ خود را داں کہ غارت می کنی
تو سمجھ لے تو اپنے وقت کو برباد کر رہا ہے[5]
باید از مرداں ادب آموختن
(در موز آشنا) لوگوں سے ادب سیکھنا چاہیے
روزیت کم گردد اے درویش بیش
تو اے درویش تیرا رزق بہت کم ہو جائے گا

[1] کہ یہ رزق کی توہین و بے ادبی ہے ۱۲
[2] اس لیے کہ یہ انتہائی بے ادبی اور امرِ رب کی خلاف ورزی ہے ۱۲
[3] اور افلاس کا سامنا ہوتا ہے ۱۲
[4] یا اس خصلت کی بنا پر ہمیشہ باہر ہی رہے گا گھر میں رہنا نصیب نہ ہوگا ۱۲
[5] کیونکہ پاخانہ کی چھینٹوں سے پاک جگہ بھی ناپاک ہو گی اور ناپاکی میں اضافہ ہوگا ۱۲

دیر رو بازار و بیروں آئی زور
بازار کمی کے ساتھ جا اور عجلت سے لوٹ آ

زانکہ رفتن رانیابی ہیچ سود
کیونکہ بازار جانے میں کوئی فائدہ نہیں[1]

نیک نبود گر کشی از دم چراغ
پھونک مار کر چراغ بجھانا اچھا نہیں

رہ مدہ دودِ چراغ اندر دماغ
کیونکہ پھونک مار کر بجھانے سے دھواں دماغ میں گھس جائے گا

کم زن اندر ریش شانہ مشترک
داڑھی (یا سر میں) دوسرے کا کنگھا نہ کر

زانکہ آں خاصِ تو باشد خوشترک
وہی کنگھا استعمال کر جو تیرے لیے مخصوص ہو

از گدایاں پارہائے ناں مخر
فقیروں سے روٹی کے ٹکڑے مت خرید

زانکہ می آرد فقیری اے پسر
اس لیے کہ یہ اے لڑکے فقیری لاتا ہے[2]

دُور کن از خانہ تارِ عنکبوت
اپنے گھر سے مکڑی کے جالے صاف کر

باشد اندر ماندنش نقصانِ قُوت
ان جالوں کے رہنے سے روزی میں کمی آتی ہے

خرچ را بیروں ز اندازہ مکن
بے اندازہ خرچ سے گریز کر (اسراف سے بچ)

خشک ریشِ خویش را تازہ مکن
اپنے خشک شدہ زخم کو ہرا مت کر[3]

دسترس گر باشدت تنگی مکن
اگر قدرت ہو تو خرچ میں تنگی مت کر[4]

چونکہ رہواری برہ لنگی مکن
تیز رفتار گھوڑے کو لنگڑا نہ کر

دربیانِ فوائدِ صبر

صبر کے فائدوں کا بیان

تا شوی در روزگار از صابراں
تاکہ تیرا اشمار زمانہ کے صبر کرنے والوں میں ہو

غم مکن از دیدنِ سختی گراں
تو شدید سختی (و آزمائش) کا غم نہ کر[5]

گر ترش سازی تو رُو اندر بلا
اگر تو مصیبت کے وقت ترش روی اختیار کرے اور منہ بنائیگا

خویش را از صابراں مشمر ہلا
تو تیرا اشمار مصیبت پر صبر کرنیوالوں میں ہرگز نہ ہوگا

[1] اس لیے ضرورت پوری کرکے فوراً لوٹ آنا چاہیئے ۱۲
[2] یعنی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں ۱۲
[3] یعنی بے اندازہ خرچ تازہ زخم کی طرح تکلیف دہ بن جاتا ہے ۱۲
[4] میانہ روی سے کام لے ۱۲
[5] اور مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کر

در بلا وقتے کہ صابر نیستی

مصیبت کے وقت جس نے صبر نہیں کیا

نزدِ اہلِ صدق شاکر نیستی

اللہ تعالیٰ سے سچی دوستی رکھنے والوں (اہلِ صدق) کے نزدیک شکرگزار نہ ہوگا

بے شکایت صبر تو باشد جمیل

کسی شکوہ شکایت کے بغیر تیرا صبر اچھا ہو گا[1]

با کسے کم کن شکایت از خلیل

دوست (اللہ تعالیٰ) کی شکایت کسی سے مت کر

گر نباشد فخر از درویشیت

اگر تیرے لیے درویشی قابلِ فخر نہ ہو گا

کے باہلِ فقر باشد خویشیت

تو تو درویشوں میں کیسے شامل و شمار ہو گا

گر ہمہ جنبش بفرماں باشدت

اگر تیرا ہر عمل فرمانِ خداوندی کے مطابق ہو

حرمتت از حد فراواں باشدت

تو تیری عنداللہ عزت بے حد ہو گی

بندہ از خدمت بعقبیٰ می رسد

بندہ خدمت گزاری کے سبب اچھے انجام تک پہنچتا ہے

لیکن از حرمت بمولیٰ می رسد

اگر فرمانِ خداوندی کے مطابق عمل سے اللہ تک پہنچ جاتا ہے[3]

حرمتت در خدمت آرامِ دلست

خدمت گزاری میں حرمتؔ کا لحاظ دلی آرام کا باعث ہے

ہر کہ خدمت کرد مردِ مقبل ست

خدمت گزار (اللہ) کا مقبول بندہ ہے

گر نگردی اے پسر گردِ خلاف

اے لڑکے اگر آدمی اختلاف کی راہ سے گریز کرے

آنگہے زیبد ترا در صبر لاف

تب (یہ معنی ہیں) اسے صبر کرنے والا کہنا زیب دیتا ہے

گر ہمی داری فرح را انتظار

اگر تو فرحت و فراخی کا انتظار کرنا چاہے

در بلا جز صبر نبود ہیچ کار

تو مصیبت کے وقت صبر کے علاوہ چارہ نہیں

۱؎ جیسا کہ حضرت یعقوبؑ کا صبر جس کے بارے میں ہے "فصبرٌ جمیل" ۱۲

۲؎ اور سر مو انحراف نہ کرنے سے ۱۲

۳؎ اور انتہائی مقرب بن جاتا ہے ۱۲

۴؎ پوری عزت ۱۲

در بیانِ تجرید و تفرید

ماسوی اللہ سے اپنا ذہن خالی کرنے اور دنیوی آلائشوں سے یکسو کر لینے کا بیان

گر صفا می بایدت تجرید شو

اگر پاکیزگی (باطن) مطلوب ہو تو اللہ کے علاوہ سے اپنے ذہن کو خالی کر

ور خبر داری ز اہلِ دید شو

اگر ہوشیار ہے تو مشاہدہ حق کرنے والوں میں سے ہو جا

ترکِ دعویٰ ہست تجرید اے پسر

اے لڑکے تجرید اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنے کا نام ہے

اصل تجریدت وداعِ شہوت ست

تجرید کی اصل شہوت کا ترک ہے

گر دہی یکبار شہوت را طلاق

اگر ایک مرتبہ شہوت (خواہش نفسانی) کو چھوڑ دے

گر تو بیزاری زغیرش اعتمید

اگر تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دے

اعتمادت چوں ہمہ بر حق بود

جب تیرا کُلی اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہو

ترکِ دُنیا کن برائے آخرت

دنیا کو آخرت کے واسطے ترک کر دے

گر بیابی از سعادت ایں مقام

اگر تو سعادت کی بنا پر یہ مقام حاصل کر لے

گر ز دنیا دست شوئی بہرِ حق

اگر تو دنیا سے اللہ کے لیے دست کش و بے نیاز ہو گا

رَو مجرّد باش دائم مرد باش

زندگی میں ہمیشہ کے لیے تجرید اختیار کر اللہ والا ہو جا

گرد کبر و عُجب و خود راتی مگرد

غرور و تکبر و خودراتی کے ارد گرد مت پھر

فہم کن معنیٰ تفرید اے پسر

اے لڑکے تفرید (دنیوی آلائشوں سے یکسو کرنے) کے معنی سمجھ

بلکہ کلّی انقطاعِ شہوت است

بلکہ پوری شہوت (آرزوئے نفسانی) سے علیحدگی ہے

آں زماں گردی تو در تفرید طاق

تو تو زمانہ میں تفرید کے اندر بے نظیر ہو گا

آنگہ از تجرید گردی با اُمید

تو تیری تجرید نفع رساں ہو گی

آں دمت تفرید جاں مطلق بود

تو اس وقت زندگی مکمل تفرید حاصل ہو گی

ور نہ بدن برکش لباسِ فاخرت

اور جسم سے لباس فاخرہ اتار دے

صاحبِ تجرید باشی والسلام

تو تو صاحبِ تجرید ہو گا

وانگہ از تفرید گویندت سبق

تو تجھ کو سبق تفرید حاصل ہو جائے گا

تا بہر فرقے نشینی گرد باش

کب تک ہر سر پر بیٹھے گا گرد ہو جا

قدرِ خود بشناس و ہر جائی مگرد

اپنی قدر پہچان اور مارا مارا نہ گھوم

۱ے رفعت کا تصور رہے گا ۱۲

۲ے بے حقیقت شے ۱۲

۳ے اللہ کے در کو چھوڑ کر ۱۲

ہر کہ گردِ کورۂ انگشت گشت
کوئلوں کے اردگرد پھرنے والا
جامہ از دودش سیاہ وزشت گشت
اس کے دھوئیں سے کپڑے کالے اور خراب کرتا ہے
وانکہ باعطّار میگردد قریب
عطر فروش سے قریب شخص
اُو ہمہ یابد زبوئے خوش نصیب
ہمہ وقت اچھی خوشبو کا حصہ حاصل کرتا ہے
ہمنشینِ صالحاں باش اے پسر
اے لڑکے نیک لوگوں کی ہم نشینی اختیار کر
دور باش از رند وقلّاش ای پسر
مست اور خیر سے خالی سے دور رہ
جانبِ ظالم مکن میل اے عزیز
اے عزیز ظالم کی طرف مائل نہ ہو
ور کنی گردی ازاں خیل اے عزیز
ورنہ تیرا شمار بھی اسی جماعت میں سے ہوگا
رَو ز اہلِ ظلم بگریز اے فقیر
اے درویش زندگی ظلم کرنیوالوں سے بچ کر گذار
تانسوزی ز آتش تیز اے فقیر
تاکہ تجھے تیز آگ (دوزخ کی آگ) نہ جلاتے
صحبتِ ظالم بسانِ آتش است
ظالم کی ہمنشینی آگ کی طرح ہے
زانکہ خلق آزار تند وسرکش است
اسلئے کہ وہ مخلوق کو تکلیف پہنچانیوالا بدمزاج اور سرکش ہوتا ہے
از حضورِ صالحاں صالح شوی
صالح ونیک لوگوں کی حضوری سے تو نیک ہو جائیگا
ور نشینی با بداں طالح شوی
اور بُروں کی صحبت سے بُرا ہو جاتے گا
ہر کہ اُو با صالحاں ہمدم شود
جو شخص نیک لوگوں کا رفیق ہو جاتا ہے
در حریم خاص حق محرم شود
خاص دربار ربانی کا درباری بن جاتا ہے
اے پسر مگذار راہِ شرع را
اے لڑکے راہِ شریعت مت چھوڑ
اصل یابی گر بگیری فرع را
توحقیقت پائیگا اگر شریعت پر عمل پیرا ہوگا
از شریعت گرنہی بیروں قدم
اگر شریعت سے باہر قدم رکھے گا
در ضلالت افتی و رنج و الم
تو گمراہی اور رنج والم میں مبتلا ہوگا

ہر کہ در راہِ ضلالت می رود — از جہالت با بطالت می رود

جو شخص گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے — جہالت سے گمراہی تک پہنچ جاتا ہے

حق طلب و ز کارِ باطل دور باش — در سخاوت و مردمی مشہور باش

حق طلب کر اور باطل سے دوری اختیار کر — سخاوت و انسانیت میں شہرت یافتہ ہو جا

ہر کہ نگزیند صراطِ مستقیم — در عذابِ آخرت ماند مقیم

جو شخص سیدھے راستہ پر نہیں چلتا — وہ عذابِ آخرت میں مبتلا رہے گا

در رہِ شیطاں منہ گام اے اخی — تا نگردی خوار و بدنام اے اخی

اے میرے بھائی شیطان کے راستہ میں قدم مت[1] رکھ — تاکہ تو رسوا و بدنام نہ ہو

ہر کہ در راہِ حقیقت سالک است — روز و شب خائف ز قہرِ مالک است

جو شخص در حقیقت سالک ہے — وہ شب و روز قہرِ خداوندی سے ڈرتا رہتا ہے

بر خلافِ نفس کن کار اے پسر — تا نیفتی زار در نارِ سقر

اے لڑکے نفسِ امارہ کے خلاف کام کر — تاکہ ذلیل ہو کر دوزخ کی آگ میں نہ گرے

در بیانِ کرامتِ الٰہی

اللہ تعالیٰ کی بخششوں کا بیان

چار چیز است از کرامتہائے حق — مقبل ست آنکس کہ گیرد ایں سبق

چار چیزوں کا شمار اللہ تعالیٰ کی بخششوں میں ہے — وہ شخص نیک بخت ہے جو انہیں یاد رکھے

اوّل آں باشد کہ باشد راست گوی — با سخاوت باشد و ہم تازہ روی

اوّل یہ کہ آدمی سچا ہو — سخی اور خوش اخلاق ہو

بعد ازاں حفظِ امانت باشدش — ہم نظر پاک از خیانت باشدش

اس کے بعد امانت کی حفاظت — (اور) نگاہ خیانت و بد دیانتی سے پاک

[1] مت اختیار کر ۱۲

ہر کرا حق دادہ باشد ایں چہار	باشد آں کس مومن و پرہیز گار
اللہ تعالیٰ نے جسے یہ پانچ چیزیں عطا کی ہوں	وہ شخص مومن اور پرہیز گار ہو گا

دربیانِ آنکہ دوستی را نشاید

جن سے دوستی مناسب نہیں ان کا بیان

دوست بد باشد زیاں کار اے پسر	تو طمع زاں دوست بردار اے پسر
اے لڑکے بُرے دوست سے نقصان پہنچتا ہے	اے لڑکے تو اس دوست سے کوئی توقع نہ رکھ
ہر کہ می گوید بد ہمائے تو فاش	دوست مشمارش بد و ہمدم مباش
جو تیری برائی علی الاعلان بیان کرتا ہو	اسے دوست مت سمجھ اسے ساتھی نہ شمار کر
دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار	از چناں کس خویشتن را دور دار
شرابی سے ہرگز دوستی نہ رکھ	ایسے شخص سے اپنے کو دُور رکھ
مُنعمے گرمی کند ترکِ زکوٰۃ	دور از وے باش تا داری حیوٰۃ
مالدار اگر زکوٰۃ دینا چھوڑ دے	اس سے تا زندگی دوری اختیار کر
دُور شو زاں کس کہ خواہد از تو سُود	گر سرِ خود بر قدمہائے تو سُود
اس شخص سے دُور رہ جو تجھ سے سُود چاہے	اگرچہ اپنا سر تیرے قدموں پر بطور سود ہی کیوں نہ رکھے[۱]
اے پسر از سُود خواراں کُن حذر	خصم ایشاں شد خدائے دادگر
اے لڑکے سُود خوروں سے پرہیز کر	منصف خدا تعالیٰ ان کا دشمن ہے
آنکہ از مردم ہمی گیرد ربا	زینہار اُو را نگوئی مرحبا
جو لوگوں سے سُود لیتے ہیں	انہیں کبھی شاباشی نہ دے (بلکہ انکے فعل پر ملامت کر)

[۱] یعنی مکمل طور پر احتراز کر ۱۲

دربیانِ غم خواریِ مردم

لوگوں کی غم خواری کا بیان

بر سرِ بالینِ بیماراں گذر
بیماروں کی عیادت کیا کر
تا توانی تشنہ را سیراب کن
بحدِ امکان پیاسے کو سیراب کر
خاطرِ ایتام را دریاب نیز
یتیموں کی بھی مزاج پرسی کر[1]
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں
اچانک یتیم کے رونے پر
چوں یتیمے را کسے گریاں کند
جو شخص یتیموں کو رُلاتا ہے
آنکہ خنداند یتیمِ خستہ را
جو شخص زخمی ٹوٹے ہوتے دل یتیم کو ہنساتے
ہر کہ اسرارت کند فاش اے پسر
اے لڑکے جو شخص راز فاش کر دے
در جوانی دار پیراں را عزیز
جوانی میں بوڑھوں سے محبت کر[2]
بر ضعیفاں کر بخشائی رواست
کمزوروں کے ساتھ بخشش ہی درست ہے
بر سرِ سیری مخور ہرگز طعام
کھانا منہ تک (یعنی بہت زیادہ) نہ کھا

زانکہ ہست ایں سنتِ خیر البشرؐ
اس لیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ہے
در مجالس خدمتِ اصحاب کُن
مخلوق میں ساتھیوں کی خدمت کر
تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسکی وجہ سے عزیز رکھے
عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
عرش باری حرکت میں آجاتا ہے
مالک اندر دوزخش بریاں کند
داروغہ دوزخ اسے دوزخ میں جلاتے گا
باز یابد جنتِ دربستہ را
وہ جنت کا دروازہ (اپنے لیے) کھلا ہوا پائیگا
از چناں کس دُوری باش اے پسر
ایسے شخص سے دُوری اختیار کر
تا عزیزِ دیگراں باشی تو نیز
تاکہ تو بھی دوسروں کا پیارا بن جلتے
کیں ز سیرت ہائے خوبِ اولیاست
یہ اولیاء اللہ کی اچھی عادت ہے
تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام
تاکہ اے لڑکے تیرا دل مُردہ نہ ہو جائے

[1] اور نرمی و حُسنِ سلوک سے پیش آ ۱۲
[2] اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آ ۱۲

گرچہ خویشانِ تو باشند از بداں
اگرچہ تیرے رشتہ دار برُے ہوں
بدتر از قطعِ رحم چیزے مداں
قطع رحمی سے زیادہ کوئی چیز بُری نہ سمجھ

ہر کہ اُو از خویشِ خود بیگانہ شد
جو اپنے رشتہ داروں سے بیگانگی اختیار کرے
نامش از روئے بدی افسانہ شد
اس کا نام بدمزاجی میں مشہور ہو جاتا ہے

در بیانِ فتوّت

جوانمردی کا بیان

چیست مردی اے پسر نیکو بداں
جوانمردی کیا ہے اے لڑکے اچھی طرح سمجھ
اوّلاً ترسیدن از حق در نہاں
اوّل پوشیدہ وتنہائی میں اللہ سے ڈرنا

عذر خواہد مرد پیش از معصیت
اللہ والا معصیت سے عذر خواہ ہوتا ہے[۱]
باشدش طاعات بیش از معصیت
اسکی فرمانبرداریاں (نیکیاں) گناہوں سے زیادہ ہوتی ہیں

آنکہ کارِ نیک مرداں می کند
جو شخص نیک لوگوں کے سے کام کرتا ہے
با ضعیفاں لطف و احساں می کند
کمزوروں کے ساتھ لطف و احسان کرتا ہے

ہر کہ اُو باشد ز مردانِ خدا
جو شخص اللہ کے نیک بندوں میں سے ہو گا
باشد اندر تنگدستی با سخا
وہ تنگدستی میں بھی سخی ہو گا

اے پسر در صحبتِ مرداں درآی
اے لڑکے اللہ والوں کی ہمنشینی اختیار کر
تا نظر ہا یابی از فضلِ خدای
تاکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی نگاہ پڑے

ہر کہ از مردانِ حق دارد نشاں
جس میں اللہ والوں کی علامت موجود ہو
نگذراند عیبِ دشمن بر زباں
وہ دشمن کا عیب (کبھی) زبان پر نہیں لاتا

خود نخواہد مرد خصماں را ہلاک
اپنے مخالفین کی (بھی) ہلاکت نہیں چاہتا
از غمِ ایشاں شود اندوہناک
ان دشمنوں (مخالفین) کی تکلیف سے بھی اسے غم ہوتا ہے

[۱] معصیت کا ارتکاب نہیں کرتا ۱۲

می نجوید مرد انصاف از کسے
اللہ کا نیک بندہ کسی سے انصاف کا طلبگار نہیں ہوتا

گر رسد ظلم و جفا با اُو بسے
خواہ ظلم و جفا میں وہ کتنا ہی مبتلا ہو

ہر کہ پا اندر رہِ مرداں نہاد
جو شخص اللہ والوں کے راستہ میں قدم رکھتا ہے[1]

کے رود ہرگز بدُنبالِ مراد
وہ (دنیوی) مراد و مقصد کے پیچھے نہیں جاتا

اے پسر ترکِ مرادِ خویش گیر
اے لڑکے اپنی مراد و خواہش ترک کر دے

وانگھے راہِ سلامت پیش گیر
اور سلامتی کی راہ اختیار کر

[1] انکی راہ پر گامزن ہوتا ہے ۱۲

در بیانِ فقر
فقر و درویشی کا بیان

فقر میدانی چہ باشد اے پسر
اے لڑکے تو جانتا ہے فقر کیا ہے

با تو گویم گر نداری زاں خبر
اگر تجھے اس کی خبر نہیں تو میں بتاتا ہوں

گرچہ باشد بینوا در زیرِ دلق
اگرچہ وہ گدڑی کے نیچے بے سر و ساماں (مفلس) ہو

خویش را مُنعم نماید پیشِ خلق
خود کو مخلوق کے سامنے مالدار ظاہر کرتا ہے

گرسنہ باشد ز سیری دم زند
بھوکا ہو کر شکم سیر ہونا ظاہر کرتا ہے

دوستی با دشمنانِ خود کند
اپنے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرتا ہے

گرچہ باشد لاغر و زار و ضعیف
اگرچہ انتہائی کمزور و ضعیف ہو

وقتِ طاعت کم نباشد از حریف
اطاعت خداوندی کے وقت مقابل سے پیچھے نہیں رہتا

خونِ دل پُر دارد و دستِ تہی
دل قوی اور ہاتھ خالی ہوتا ہے

می نُماید در نزاری فربہی
دُبلا ہو کر فربہی (موٹاپے) کا اظہار کرتا ہے

اے پسر خود را بدرویشاں سپار
اے لڑکے خود کو درویشوں کے سپرد کر دے

تا نگہدارد ترا پروردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے

با فقیراں ہر کہ ہمدم می شود
جو شخص درویشوں کا ساتھی ہو جاتا ہے
در سرائے خُلد محرم می شود
ہمیشہ رہنے والے مکان (جنت) میں رازدار ساتھی بن جاتا ہے

در بیانِ انتباہ از غفلت

غفلت سے بیداری کا بیان

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
مصیبت میں کسی سے مدد طلب مت کر
زانکہ نبود جز خُدا فریاد رس
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار اور فریاد رس نہیں

از خدائے خویشتن غافل مباش
اپنے اللہ سے (کسی لمحہ) غافل نہ ہو
غافلانہ در رہِ باطل مباش
لاپرواہی سے باطل راستہ اختیار نہ کر

جائے گریہ است ایں جہاں دروے مخند
یہ دنیا رونے کی جگہ ہے یہاں مت ہنس
چشمِ عبرت برکشا و لب بہ بند
عبرت کی آنکھ کھول اور لب بند رکھ

ہمچو مور از حرص ہر سوئے مرو
چیونٹی کی طرح لالچ میں ہر طرف مت دوڑ
پندِ ناصح را بگوشِ جاں شنو
نصیحت کرنے والے کی نصیحت زندگی کے کان سے سُن

اے پسر کودک نۂ بازی مکن
اے لڑکے تو بچہ نہیں مت کھیل کُود
کار با شیطان بانبازی مکن
اپنے کام میں شیطان کو شریک نہ کر

نفسِ بدرا در گنہ یاری مدہ
نفسِ امارہ کا گناہ میں مدد گار نہ بن
عمر برباد از تبہ کاری مدہ
تباہ کرنے والے کاموں میں عمر برباد مت کر

ہر کجا تہمت بود آنجا مرو
تہمت کی جگہ پر (ہرگز) نہ جا
راہِ حق را ہمچو نابینا مرو
حق کے راستہ میں نابینا کی طرح مت چل

دشمنے داری از و ایمن مباش
اپنے سے دشمنی رکھنے والے سے بیخوف نہ ہو
زیرِ سقفِ بے ستوں ساکن مباش
بے ستون چھت کے نیچے مت ٹھہر

لے توجہ سے
سُن ۱۲
ئے بلکہ سوچ
سمجھ کر چل ۱۲

در رہِ فسق و ہوا مرکب متاز
گناہ اور نفسانی خواہش کے راستہ میں سواری مت دوڑا[1]

خویشتن را مسخرۂ شیطاں مساز
خود کو شیطان کے مسخرے پن کی چیز نہ بنا

چوں سفر در پیش داری زاد گیر
جب سفر درپیش ہو تو توشہ (زادِ راہ) لے لے

عمر خود را سر بسر برباد گیر
اپنی عمر کو بالکل برباد شدہ سمجھ[2]

اے پسر اندیشہ از اغلال کن
اے لڑکے دوزخیوں کے گلے میں ڈالے جانے والے طوق سے ڈر

نفسِ بد را از لگد پامال کن
نفس امارہ کو لاتوں سے کچل دے پامال کر دے

تا نسوزی سازگاری پیشہ کن
تاکہ دوزخ کی آگ نہ جلائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا طریقہ اپنا لے

از عذابِ قہرِ حق اندیشہ کن
اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب سے ڈر

جملہ را چوں ہست بر دوزخ گذر
سب کو دوزخ[3] پر سے گزرنا ہے

جائے شادی نیست با چندیں خطر
ان خطرات کے ساتھ خوشی کا موقع (ہرگز) نہیں

آتشے در پیش داری اے فقیر
اے درویش تیرے سفینہ میں یاد و حب الٰہی کی آگ ہے

ہیچ خوفت نیست از نارِ سعیر
تجھے دوزخ کی آگ سے کوئی خطرہ نہیں

عقبہ در راہ ہست و بارت بس گراں
راہ میں گھاٹی ہے اور تیرا بوجھ بہت زیادہ ہے

نگذرد بارت بسعیِ دیگراں
دوسروں کی سعی سے تیرا بوجھ ہلکا نہیں ہو سکتا

داری اندر پیش روزِ رستخیز
دار و گیر والے قیامت کے دن

از خدایت نیست امکانِ گریز
تیرا اپنے اللہ سے بھاگنا ممکن نہیں

اے پسر راہِ شریعت پیش گیر
اے لڑکے شریعت کا راستہ اپنا لے

زود تر ترکِ ہوائے خویش گیر
خواہشات نفسانی کو بہت جلد چھوڑ دے

اے برادر باش در فرمانِ حق
اے بھائی فرمان باری کا اطاعت گزار ہو جا

تا بیابی جنّت و رضوانِ حق
تاکہ تجھے جنت اور رضائے خداوندی حاصل ہو

[1] مبتلا نہ ہو
[2] تاکہ باقی ماندہ زندگی میں اطاعت رب کی طرف توجہ دے ۱۲
[3] پل صراط مراد ہے ۱۲

گردن از حکمِ خدایت بر متاب
اللہ کے حکم سے گردن نہ موڑ (انحراف و سرتابی نہ کر)
تا نمانی روزِ محشر در عذاب
تاکہ تو حشر (قیامت) کے دن عذاب میں مبتلا نہ ہو

تا بیابی در بہشتِ عدن جای
تاکہ تجھے جنت عدن میں جگہ ملے
شفقتے بنمائے با خلقِ خدائے
مخلوقِ خدا کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کر

تا دہندت جائے در دار السلام
تاکہ تجھے سلامتی کے گھر (جنت) میں جگہ دی جائے
با فقیراں روز و شب می دہ طعام
فقیروں کو شب و روز کھانا کھلا

شاد اگر داری درونِ خستہ را
اگر تو زخمی دل کو خوش رکھے
باز یابی جنتِ در بستہ را
تو اپنے لیے جنت کا دروازہ کھلا پائے گا

ہر کہ آرد ایں نصیحت را بجای
جو شخص اس نصیحت کو جگہ دے (عمل پیرا ہو)
در دو عالم راحتش بخشد خدای
اللہ تعالیٰ اسے دونوں جہان کی راحتیں بخشے گا

یا الٰہی رحم کن بر ما ہمہ
اے اللہ ہم سب پر رحم فرما
عفو کن جملہ گناہِ ما ہمہ
ہمارے سارے گناہ معاف کر دے

عاجزیم و جرم ہا کردہ بسے
ہم عاجز اور بہت سے جرموں کے مرتکب ہیں
نیست ما را غیرِ تو دیگر کسے
ہمارا تیرے علاوہ کوئی نہیں

گر بخوانی ور برانی بندہ ایم
چاہے دھتکار دے چاہے بلا لے ہم تیرے بندے ہیں
ہر چہ حکمِ تست زاں خرسندہ ایم
جو تیرا حکم ہو ہم اس پر خوش ہیں (راضی برضائے تو)

رحمتِ حق باد بر جانِ کسے
اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو
کیں نصائح را بخواند او بسے
جس نے یہ بہت سی نصیحتیں کیں (مراد مصنف ؒ ہیں)

خاتمہ
خاتمہ

رحمتے ماند بسے از ذو الجلال
اللہ تعالیٰ کی اس پر بہت سی رحمتیں ہوں
بر روانِ پاکِ آں صاحب کمال
اس صاحب کمال پاک روح (مصنف ؒ پر)

کیں ہمہ درہا بنظم آوردہ است
جنہوں نے یہ سب موتی نظم کی لڑی میں پروتے
غوطہا در بحرِ معنیٰ خوردہ است
(اور) معنیٰ کے سمندر میں غوطے لگاتے

یادگارے در جہاں بگذاشتہ
دُنیا میں اپنی یادگار (یہ کتاب) چھوڑ گئے
ہیچ پندے را فرو نگذاشتہ
(اور) کوئی نصیحت بیان کیے بغیر نہیں چھوڑی

اہلِ دیں را ایں قدر کافی بود
اہلِ دیں کے لیے اسی قدر کافی ہے (اور)
اہلِ دُنیا را ہمیں وافی بود
دُنیا والوں کے لیے بھی یہ پوری و مکمل ہے

ہر کہ اینہارا بداند عاقل است
جو شخص ان نصیحتوں کو سمجھ لے وہ عقلمند ہے
وانکہ اینہا کار بندد کامل است
اور جو ان پر عمل پیرا ہو وہ کامل (ہو جاتا) ہے

در جوارِ انبیاء دار السّلام
جنّت میں انبیاء کے پڑوس میں
ہمنشینِ اولیاء باشد مدام
اولیاء کا ہمیشہ ہمنشین ہو گا

یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد
اے پروردگار جب جانکنی کا وقت ہو
جسمِ پژمردہ بتاب و تب رسد
پژمردہ جسم سکڑ اور پھیل رہا ہو (اضطراب میں ہو)

شربتِ شہدِ شہادت نوشیم
میں کلمۂ شہادت کا شربت پیوں
خلعتِ راہِ سعادت پوشیم
(اور) نیک بختی کے راستہ کا خلعت زیبِ تن کروں (پہنوں)

چوں ندارم در دو عالم جز تو کس
میرا تیرے علاوہ دونوں جہان میں کوئی نہیں
ہم تو می باشی مرا فریاد رس
تو ہی میرا فریاد رس (مددگار) ہو گا

صد پندِ لقمانِ حکیم بصاحبزادہ ذو الاحترام والتکریم

اوّل آنکہ اے جان پدر خدائے عزّوجل را بشناس، و ہر چہ از پند و
اوّل یہ کہ اے جان پدر (باپ) اللہ بزرگ و برتر کو پہچان جو کچھ وعظ و نصیحت

نصیحت گوئی نخست[۱] براں کار کن، سخن[۲] باندازۂ خویش گوئی، قدر[۳] مردم
کرے پہلے اس پر خود عمل کر ، اپنے اندازہ (اور مخاطب کے مرتبہ) کے مطابق گفتگو کر، لوگوں
بداں حق[۴] ہمہ کس رابشناس۔ راز[۶] خود رانگہدار۔ یار[۷] راوقت سختی بیازمائے،
کے مراتب پہچان، سب لوگوں کے حقوق پہچان، اپنے راز کی حفاظت کر، دوست کو سختی کے وقت آزما۔
دوست[۸] رابسود و زیاں امتحان کن، ازمردم ابلہ[۹] و ناداں بگریز، دوست[۱۰]
دوست کا نفع و نقصان میں امتحان کر، بیوقوف نادان آدمی سے فرار اختیار کر، عقلمند
زیرک و داناگزیں۔ در کار خیر[۱۱] جد و جہد نمای۔ بر زناں[۱۲] اعتماد مکن، تدبیر[۱۳]
و ہوشیار شخص کو دوست بنا، اچھے کام میں جد و جہد کر، عورتوں پر اعتماد نہ کر، عقل مند
بامردم مصلح و دانا کن، سخن[۱۴] بحجت گوئی، جوانی[۱۵] راغنیمت داں، بہنگام[۱۶]
اور اصلاح کرنیوالے سے مشورہ کر، مدلل گفتگو کر، جوانی کو غنیمت سمجھ، جوانی کے زمانہ
جوانی کار دو جہانی راست کن، یاراں[۱۷] و دوستاں راعزیز دار،
میں دونوں جہان کے کام ٹھیک کرلے، دوستوں اور دوستوں کے دوستوں کو محبوب رکھ۔
بادوست[۱۸] و دشمن ابرو کشادہ دار، مادر[۱۹] و پدر راغنیمت داں، استاد[۲۰]
دوست اور دشمن کیساتھ خوش اخلاق رہ، ماں باپ کو غنیمت سمجھ، استاذ کو
رابہترین پدر شمر، خرچ[۲۱] را باندازۂ دخل کن، در ہمہ[۲۲] کار میانہ رو باش،
بہترین باپ سمجھ، آمدنی کے مطابق خرچ کر، ہر کام میں میانہ روی اختیار کر،
جوانمردی[۲۳] پیشہ کن، خدمت[۲۴] مہماں بواجبی ادا کن، در[۲۵] خانہ کسیکہ در آئی
شرافت کو وطیرہ بنا، مہمان کی ضروری خدمت بجالا، جس کے گھر میں پہنچے (اپنی)
چشم و زبان رانگاہ دار، جامہ[۲۶] و تن راپاک دار، باجماعت[۲۷] یار باش،
آنکھ اور زبان کی حفاظت کر (دونوں کو قابو میں رکھ) بدن اور کپڑے کو پاک رکھ، دوستوں کیساتھ دوستانہ برتاؤ کر

فرزند[۲۸] را علم و ادب بیاموز، واگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز،

بچہ کو علم و ادب سکھا، اور اگر ممکن ہو سواری اور تیر اندازی کی تعلیم دے، .....

کفش[۲۹] و موزہ کہ پوشی ابتدا از پائے راست کن و بدر آوردن از چپ گیر،

جوتہ اور موزہ پہنے تو دائیں جانب سے اور نکالے تو بائیں جانب سے ابتدا کر۔

با ہر[۳۰] کس کار باندازۂ او کن، بشب[۳۱] چوں سخن گوئی آہستہ و نرم گوئی و بروز

ہر ایک کا کام اسکے اندازے کے مطابق کر۔ رات میں گفتگو کرے تو نرمی اور آہستگی سے کر اور دن

چوں گوئی ہر سو نگاہ بکن، کم خوردن[۳۲] و خفتن و گفتن عادت انداز، ہر چہ[۳۳]

میں گفتگو کرتے ہوتے ہر طرف کا خیال رکھ، کم کھانے اور کم سونے کی عادت ڈال، جو چیز

بہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ کار[۳۴] با دانش و تدبیر کن، ناآموختہ[۳۵]

اپنے لیے پسند نہ کرے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کر، کام عقل اور تدبیر کیساتھ کر، بغیر

استاذی مکن، با زن[۳۶] و کودک راز مگو، بر چیز[۳۷] کساں دل منہ، از بد[۳۸]

سیکھے استاذ مت بن، عورت اور بچہ سے راز مت کہہ، کسی شخص کی چیز سے دل مت لگا، کمینوں

اصلاں چشم وفا مدار، بے اندیشہ در کار مشو۔ ناکردہ[۴۰] را کردہ مشمر۔ کار امروز[۴۱]

سے وفا کی امید مت رکھ، بے سوچے کام نہ کر، جو کام نہ کیا ہو اسے کیا ہوا نہ خیال کر، آج کا کام

بفردا میفگن، با بزرگ[۴۲] تر از خود مزاح مکن، با مردم[۴۳] بزرگ سخن دراز

کل کے لیے مت چھوڑ، اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق مت کر، بڑے آدمی کے ساتھ لمبی گفتگو نہ کر،

مگو، عوام[۴۴] الناس را گستاخ مساز، حاجتمند[۴۵] را نومید مکن، خیر کساں[۴۶] بخیر خود

عام لوگوں کو گستاخ و بے باک مت بنا، ضرورت مند کو ناامید مت کر، دوسروں کی

میامیز، مال خود[۴۷] را بدوست و دشمن منمائی، خویشاوندی[۴۸] از خویشاں مبر،

بھلائی کو اپنی بھلائی سے نہ ملا، اپنا مال دوست اور دشمن کو مت دکھا، اپنوں سے اپنائیت کا رشتہ مت توڑ،

کساں[49] راکہ نیک باشند بہ غیبت یاد مکن، بخود[50] منگر، جملہ[51] عتے کہ ایستادہ باشند

نیک لوگوں کی غیبت مت کر، خود بیں مت بن، لوگ کھڑے ہوتے ہوں تو تو

تو نیز موافقتِ ہمہ کن، انگشتاں بہمہ نگذاراں، در پیشِ[53] مردم خلال دنداں

بھی کھڑا ہو جا، لوگوں پہ انگلیاں نہ اُٹھا (تنقید نہ کر) لوگوں کے سامنے دانتوں میں

مکن، آبِ[54] دہن و بینی باآواز بلند مینداز، در فاژہ[55] دست بر دہن بنہ،

خلال نہ کر، بلغم اور ناک کی ریزش بلند آواز کے ساتھ مت صاف کر، جماہی میں ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

بروی[56] مردم کاہلی مکش انگشت[57] در بینی مکن سخن[58] ہزل آمیختہ مگو

لوگوں کے سامنے کاہلی کا اظہار نہ کر ناک میں انگلی مت دے ہجو پر مشتمل گفتگو مت کر

مردم[59] را پیشِ مردم خجل مکن سخنِ گفتہ[60] دیگر بار مخواہ از سخنے[61] کہ

کسی کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ کر کہی ہوئی بات دوبارہ نہ کہلوا (ایک دفعہ میں سمجھ لے) وہ بات

خندہ آید حذر کن ثنائے خود[62] و اہلِ خود پیشِ کس مگو خود[63] را چوں زناں

جس سے ہنسی آتے پرہیز کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی تعریف کسی کے سامنے مت کر اپنے کو عورتوں

میارای ہرگز بمراد[64] از فرزنداں مباش زباں[65] را نگاہ دار وقتِ[66]

کی طرح مت سنوار ہرگز اپنی مراد اولاد سے نہ طلب کر (انکے سہارے زندگی نہ گزار) زبان کی حفاظت کر، بات

سخن دست مجنباں حرمتِ[67] ہمہ کس را پاس دار بہ بد آیدِ کساں

کرتے ہوئے ہاتھ نہ ہلا ہر شخص کی عزّت ملحوظ رکھ لوگوں کے ساتھ برا برتاؤ

ہمدستاں مشو مردہ[69] را بہ بدی یاد مکن کہ سود ندارد تا توانی[70] جنگ و

کرنے میں ساتھ مت دے مردہ کو بدی کے ساتھ یاد نہ کر کہ بے فائدہ ہے جب تک ہو سکے لڑائی اور

خصومت مساز قوت[71] آزمائے مباش آزمودہ[72] کس را بصلاح گماں

دشمنی سے بچ اپنی قوّت مت آزما ایک آزماتے ہوتے (اور خراب ثابت ہونیوالے کو)

میر   ناںِ خود را بر سفرۂ دیگراں مخور   در کارِ بد تعجیل مکن   برائے
اچھا مت سمجھ، اپنا کھانا دوسرے کے دسترخوان پر نہ کھا   بُرے کام میں جلدی نہ کر   دنیا کے لیے
دنیا خود را در رنج میفگن   ہر کہ خود را بشناسد او را بشناس   در
خود کو تکلیف میں مبتلا نہ کر   جو اپنا قدرداں ہو تو بھی اس کی قدردانی کر   غصہ
حالتِ غضب سخن فہمیدہ گوئی   بآستیں آبِ بینی پاک مکن   بوقت
میں بات سمجھ کر (سنبھل کر) کہہ   ناک کی ریزش آستین سے صاف نہ کر   سورج طلوع
بر آمدنِ آفتاب مخسپ   پیشِ مردم مخور   از بزرگاں براہ پیش مرو
ہونے کے وقت مت سو   لوگوں کے سامنے مت کھا   راستہ میں بزرگوں (بڑوں) سے آگے نہ چل
درمیانِ سخن مردم میا   پیشِ مردم سر بہ زانو منہ۔ چپ و راست منگر
لوگوں کی گفتگو میں دخل مت دے   لوگوں کے سامنے سر گھٹنے پر مت رکھ   دائیں بائیں مت دیکھ
بلکہ نظر بہ سوئے زمین بدار   اگر توانی بر ستور برہنہ سوار مشو   پیشِ مہماں
بلکہ نگاہ زمین کی طرف رکھ   اگر ہو سکے سواری کی برہنہ پیٹھ پر سوار نہ ہو   مہمان کے سامنے
بکسے خشم مکن   مہماں را کار مفرمائے   با دیوانہ و مست سخن مگوئے   با قلاشاں
غصہ نہ ہو   مہمان سے کام نہ لے   پاگل اور مست سے گفتگو نہ کر   مفلسوں اور
واو باشاں بر سر محلہا منشیں   بہر سود و زیاں آبروئے خود مریز   فضول و
آوارہ لوگوں کے ساتھ گلیوں اور کوچوں کے نکڑ پر نہ بیٹھ   نفع و نقصان کے لیے اپنی عزت مت گنوا   فضول
متکبر مباش   خصومتِ مردم بخویش مگیر   از جنگ و فتنہ برکراں باش
بات کرنیوالا اور مغرور نہ ہو   دوسروں کی دشمنی اپنے سر نہ لے   لڑائی اور فتنہ سے کنارہ کش رہ
بے کارد و انگشتری و درم مباش   مراعات کن چنداں کہ خوار نہ سازی
چھری اور انگوٹھی اور درہم کے بغیر مت رہ   مراعات برت مگر دوسروں کیلئے اپنے کو حقیر نہ کر

فروتن[۹۶] باش زندگانی[۹۵] کن بہ خدائے تعالےٰ بہ صدق بہ نفس بہ قہر
تواضع اختیار کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی سچائی نفسِ امارہ پر قہر
باخلق بانصاف بہ بزرگاں بخدمت بخرداں بہ شفقت
مخلوق کے ساتھ انصاف بزرگوں کی خدمت چھوٹوں پر شفقت درویشوں
بدرویشاں بہ سخاوت بدوستاں و یاراں بہ نصیحت بدشمناں
کے ساتھ سخاوت دوست و احباب کو نصیحت دشمنوں کے
بہ حلم بہ جاہلاں بخاموشی بہ عالماں بہ تواضع بایں[۹۷] طریق بہ سر
ساتھ بردباری جاہلوں کے ساتھ خاموشی عالموں کے ساتھ تواضع کرتے ہوئے گزارنی چاہیئے زندگی
برمالِ کسے طمع مکن وچوں پیش آید منع مکن لیکن چوں بیش آید جمع
اس طرح بسر کر کہ کسی کے مال کی طمع نہ ہو اور سامنے آجائے تو منع بھی نہ کر لیکن ضرورت
مکن وگفت[۹۸] سہ ہزاراں کلمہ درنصیحت نوشتہ ام سہ کلمہ ازاں
سے زیادہ ہو جائے تو اکٹھا نہ کر اور فرمایا نصیحت کے تین ہزار کلمات میں نے لکھے ہیں ان
برگزیدہ ام دو کلمہ ازاں یاددار ویک را فراموش گرداں ، یعنی
میں سے تین کلمے چنتا ہوں اور ان میں سے دو یاد رکھ اور ایک بھول جا یعنی اللہ
خدائے تعالےٰ ومرگ را یاد دار ونیکی را فراموش کن
تعالےٰ اور موت کو یاد رکھ اور کی ہوتی نیکی کو بھول جا
ونیز[۹۹] فرمودہ اند کہ خاموشی ہفت خاصیت دارد زینت است
نیز فرماتے ہیں کہ چپ رہنے کی سات خصلتیں ہیں زیب و زینت کی چیز نہ ہونے کے باوجود
بے پیرایہ ہیبت بے سلطنت عبادت بے محنت حصارِ
زینت دار ہے خاموشی بے سلطنت کے ہیبت بے محنت عبادت بے دیوار

بے دیوار بے نیازی بے حذر فراغ از کراماً کاتبین پوشیدن عیبہا

کے شہر پناہ بے احتیاط کی بے نیازی کراماً کاتبین سے (اچھائی اور برائی لکھنے والے فرشتے) فراغت عیبوں کو چھپانیوالی ہے

بیت

به طبعم هیچ مضمون به زلب بستن نمی آید خموشی معنیٔ دارد که در گفتن نمی آید

خاموش رہنے کیلئے کوئی اچھا مضمون ذہن میں نہیں آتا خاموشی کے معنی کی تعبیر سمجھ میں نہیں آتی

فرد

سینہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند یاد دارم از صدف این نکتۂ سربستہ را

خاموشی کے باعث سینہ گوہروں کا خزانہ بن جاتا ہے میں نے سیپ سے یہ نکتہ سربستہ یاد کیا ہے

نقل است :۔ کہ از وے پرسیدند از معنی بلوغ چیست! فرمود دو معنی دارد

حکایت ہے حضرت لقمان سے پوچھا گیا کہ بالغ ہونے کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ فرمایا دو معنی

یکے آں کہ از مرد منی بیروں آید دوم آں کہ مرد از منی بیروں آید

ہیں ایک یہ کہ آدمی کا مادۂ منویہ باہر آنے لگتا ہے، دوسرے یہ کہ آدمی کی خود سری کا فور ہو جاتی ہے

خـتم شُد

الهدية المرضيّة

فی ترجمة

الطّريقة العصريّة

الجزء الاوّل

مترجم

عبد المنان فاضل جامعہ مدنیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین

سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ سمجھ پیدا کریں دین میں

کمپیوٹر ایڈیشن

اشرف الہدایہ

شرح اردو

ہدایہ

از کتاب البیوع تا باب الاستحقاق

تالیف : مولانا جمیل احمد صاحب سکروڈھوی مدرس دارالعلوم دیوبند

تسہیل و عنوانات : حافظ محبوب احمد خان

نظرِ ثانی : مولانا عبدالروف علوی استاذ جامعہ عثمانیہ ماڈل ٹاؤن لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

اشراق نوری

ترجمہ اردو

قدوری



مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

تحریر سنبٹ

مع

التحفۃ الخادمیہ

للادیب الکامل والاریب الفاضل العریف
الماہر المولوی حافظ محمد شعیب صاحب

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

الحمد للّٰہ ذی الآلاء الکافیۃ والنعماء الشافیۃ علی ان ہذا الکتاب المسمّٰی بالفوائد الضیائیۃ اعنی

الفوائد الضيائيه

المعروف به

شرح ملا جامی

محشّٰی

للشيخ نور الدين عبد الرحمٰن بن أحمد الجامی

مكتبه علوم اسلاميه

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Ph:7224228-7221395